A-PDF Watermark DEMO: Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark
perfect24u.com

اسلامیات (لازمی)

برائے جماعت ہشتم

FREE FROM GOVERNMENT
NOT FOR SALE

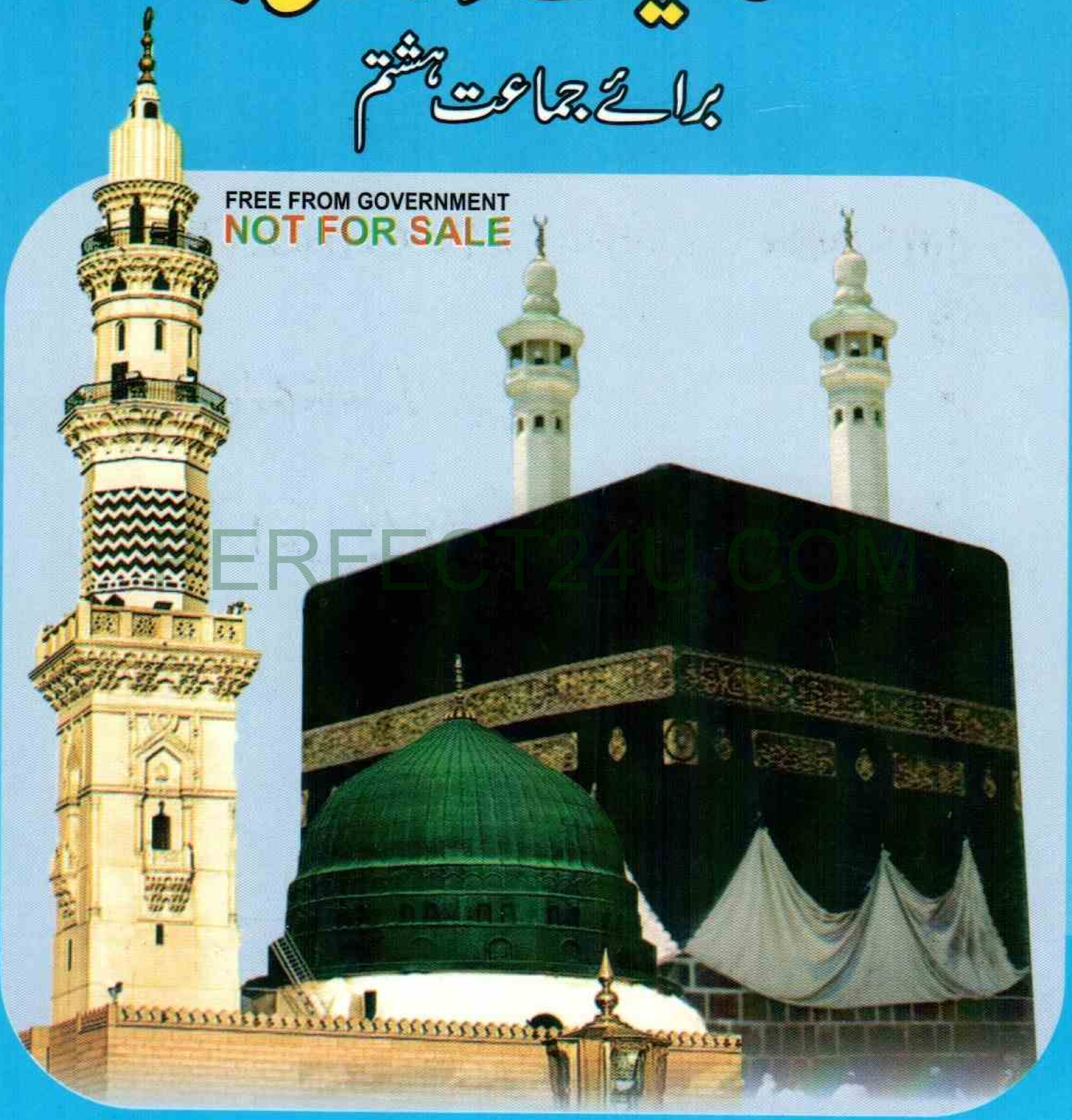

PERFECT24U.COM

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

perfect24u.com

perfect24u.com

فہرست

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب اوّل: قرآن مجید	1
ا۔ ناظرہ قرآن	1
ب۔ حفظ قرآن	2
ج۔ حفظ و ترجمہ	3
باب دوم: ایمانیات اور عبادات	5
(الف) ایمانیات: عقیدہ آخرت اور تعمیر سیرت میں اس کا کردار	5
(ب) عبادات: ۱۔ روزہ، فضیلت اور معاشرتی اثرات	12
۲۔ حج اور اس کی عالمگیریت	17
باب سوم: سیرتِ طیبہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	
۱۔ خلق عظیم	22
۲۔ صبر و تحمل	28
۳۔ اخلاص و تقویٰ	33
۴۔ عدل و احسان	43

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE
perfect24u.com

perfect24u.com

۵۔ حسنِ معاشرت	47
۶۔ اندازِ گفتگو	53
۷۔ گھریلو زندگی	58
بابِ چہارم: اخلاق و آداب	
۱۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر	63
۲۔ کسبِ حلال	69
۳۔ حقوق العباد (یتیم، بیوہ، معذور، مسافر)	74
۴۔ کاروبار میں دیانت	82
۵۔ نظم و ضبط اور قانون کا احترام	87
۶۔ اتحادِ ملی	94
۷۔ جہاد	98
بابِ پنجم: ہدایت کے سرچشمے / مشاہیرِ اسلام	
۱۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	102
۲۔ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ	110
۳۔ بو علی سینا	115
۴۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	121

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

پیش لفظ

پاکستان دو قومی نظریے کی بنیاد پر وجود میں آیا۔ پاکستان بنانے کا مقصد یہ تھا کہ اس خطہ زمین میں اسلامی احکامات نافذ کیے جائیں گے اور ایسے اقدامات کیے جائیں گے کہ لوگ اپنی انفرادی، اجتماعی اور ملی زندگی قرآن و سنت کے مطابق ڈھال سکیں۔ اس مقصد کے لیے اس علاقے کے لوگوں نے عظیم جانی اور مالی قربانیاں دیں۔ بالآخر ان کی قربانیاں رنگ لائیں اور 1947ء میں اسلامی نظریے کے تحت پہلی ریاست معرضِ وجود میں آئی۔

ایک اسلامی ملک اور بحیثیت مسلمان ہماری یہ کوشش ہے کہ طلبہ و طالبات میں اسلامی اقدار راسخ کریں۔ اس مقصد کے لیے حکومت خیبر پختونخواہ نے اسلامیات جماعت ہشتم کے نصاب کو جدید دور کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ترتیب دیا ہے۔

PERFECT24U.COM

زیرِ نظر کتاب کی ترتیب و تدوین اس طرح کی گئی ہے کہ ہمارے طلبہ و طالبات کی شخصیت متوازن ہو اور ان میں دینی تشنگی نہ رہے اور طلبہ و طالبات مفید شہری بن سکیں۔ زیرِ نظر کتاب کو جماعت ہفتم کی کتاب کو بنیاد بنا کر ترتیب دیا گیا۔ اس میں ناظرہ قرآن ۲۱ تا ۳۰ پارے شامل کرنے کے ساتھ ساتھ چند سورتیں حفظ و ترجمہ کے لیے دی گئی ہیں۔ تاکہ طلبہ و طالبات کی قرآن سے محبت بڑھے اور اس آفاقی والہامی کتاب کے معنی و مفہوم کو کسی حد تک سمجھ سکیں۔ زیرِ نظر کتاب میں ایمانیات و عبادات کو شامل کرنے کا مقصد طلبہ و طالبات میں ایمانیات سے واقفیت کے ساتھ ساتھ اُن پر عمل بھی کرنا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں سیرت طیبہ کے درخشاں پہلوؤں کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ و طالبات اس کو اپنے لیے مشعل راہ بنا سکیں۔ کتاب کے آخر میں مشاہیر اسلام کے تحت اس امت کی عظیم شخصیات کے کارناموں، فتوحات اور کامیابیوں کا ذکر کر کے طلبہ و طالبات کو یہ بات ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ جہد مسلسل و سعی پیہم کی بدولت اب بھی دنیا کی سعادت و سیادت حاصل کر سکتے ہیں۔

perfect24u.com

perfect24u.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"سچا اور دیانت دار تاجر
انبیاء، صدیقین اور شہدا
کے ساتھ ہو گا"

(سنن ترمذی)

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE
perfect24u.com

perfect24u.com

بابِ اوّل

قرآنِ مجید

ناظرہ قرآن: پارہ نمبر ۲۱ تا ۳۰

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ (۲۱)

وَمَنْ یَّقْنُتْ (۲۲)

وَمَا لِیَ (۲۳)

فَمَنْ اَظْلَمُ (۲۴)

اِلَیْهِ یُرَدُّ (۲۵)

حٰمٓ (۲۶)

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ (۲۷)

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ (۲۸)

تَبٰرَكَ الَّذِیْ (۲۹)

عَمَّ (۳۰)

PERFECT24U.COM

یہ حصہ قرآن پاک سے باقاعدہ تجوید کے ساتھ پڑھایا جائے۔ ناظرہ اور حفظ والے حصہ کا سال کے دوران امتحان لیا جائے۔ اس میں حاصل کردہ نمبر رزلٹ شیٹ میں الگ سے درج کیے جائیں۔ اسلامیات کے سو نمبروں میں سے چالیس نمبر ناظرہ کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ اسلامیات میں پاس ہونے کے لیے اس حصے میں کامیابی حاصل کرنا لازمی ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

① سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿٢﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿٣﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿٤﴾ فَوَسَطْنَ
بِهٖ جَمْعًا ﴿٥﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴿٦﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿٧﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ
لَشَدِيْدٌ ﴿٨﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ﴿٩﴾ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ﴿١٠﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ
يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿١١﴾

PERFECT24U.COM

② سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾
كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿٧﴾ ثُمَّ
لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ ③

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۨ ﴿١﴾ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿٢﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ﴿٣﴾ كَلَّا
لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى
الْاَفْـِٕدَةِ ﴿٧﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

حفظ و ترجمہ

آيَةُ الْكُرْسِىِّ ①

PERFECT24U.COM

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا
یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ (البقرہ:۲۵۵)

ترجمہ: شروع اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ زندہ، ہمیشہ رہنے والا۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

کچھ زمین پہ ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے۔ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے۔ ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم کرا دیتا ہے) اس کی بادشاہی (اور علم) آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں۔ وہ بڑا عالی رتبہ (اور) جلیل القدر ہے۔

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ (2)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ
ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

PERFECT24U.COM

ترجمہ: شروع اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

(اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور تمہارا ذکر بلند کیا۔ پس بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔ (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔ تو جب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

باب دوم

ایمانیات اور عبادات

عقیدۂ آخرت اور تعمیرِ سیرت میں اس کا کردار

عقیدۂ آخرت:

"عقیدہ" سے مراد وہ پختہ نظریہ اور یقین ہے جس کو کوئی شخص اپنے دل اور دماغ میں راسخ کر کے مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم رہے جبکہ آخرت اس عارضی زندگی کے بعد آنے والی دوسری ابدی زندگی کا نام ہے۔ چنانچہ عقیدۂ آخرت سے مراد ہے کہ:

انسان اس بات کا پورا پورا یقین رکھے کہ اس زندگی کے خاتمے کے بعد ایک اور زندگی آنے والی ہے جس کا آغاز ہر انسان کی موت سے ہو جاتا ہے۔

PERFECT24U.COM

قیامت کے دن پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے پر تمام مخلوقات موت سے ہمکنار ہو جائیں گی اور کائنات فنا ہو جائے گی۔ دوبارہ صور پھونکے جانے پر تمام مخلوقات کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور میدانِ حشر میں اللہ کے حضور اعمال کا حساب و کتاب لیا جائے گا۔ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنت کا حقدار ٹھہرے گا اور جس کی برائیاں بڑھ جائیں گی وہ جہنم کا مستحق ہوگا اور یہ زندگی ابدی اور کبھی نہ ختم ہونے والی ہوگی۔

قرآن کریم میں موت و حیات کی تفصیل خود اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمائی ہے:

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

(سورۃ البقرۃ: آیت نمبر ۲۸)

ترجمہ: کیسے تم اللہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم پہلے مردہ تھے پھر تم کو اس نے زندہ کیا (انسان بنا کر پیدا کیا) پھر تم کو مار دے گا پھر تم کو زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

عقیدۂ آخرت کے متعلق تفصیلی تصور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے دیا گیا ہے۔ جو کہ بعد از موت قبر والی زندگی، بعث بعد الموت، حساب کتاب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کبریٰ، اعمال کا تولا جانا، حوض کوثر پر حاضری اور اس سے فیض یاب ہونا، پل صراط سے گذرنا، جنتیوں کا جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں جانا، تمام انبیاء و رسل کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے (لواء الحمد) تلے جمع ہونا۔ یہ سب خاتم النبیین کی احادیث مبارکہ میں عقیدہ آخرت کے حوالے سے تفصیلاً بیان کئے گئے ہیں اور یہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب ختم نبوت کا فیضان ہے۔ منصب ختم نبوت پر فائز ہونے کی وجہ ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء و رسل علیہم السلام پر فضیلت عطاء کی گئی ہے جس کا اقرار ایمان اور انکار کفر ہے۔

عقیدۂ آخرت کی عقلی توجیہ کے قرآنی دلائل:

۱۔ موت اور حیات کا سلسلہ ازل سے ابھی تک قائم ہے۔ کوئی مرتا ہے اور کوئی پیدا ہو جاتا ہے۔ کیا یہ سلسلہ کسی دن ختم ہوگا یا نہیں؟ کائنات میں موجود ہر چیز اشارہ کرتی ہے کہ ہر چیز اپنی بلندی پر پہنچنے کے بعد زوال پذیر ہونا شروع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ فنا ہو جاتی ہے۔

PERFECT24U.COM

۲۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ (سورۃ المؤمن: آیت نمبر ۲۱)

NOT FOR SALE

ترجمہ: کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا کیسا انجام ہوا جو ان سے قوت اور زمین میں یادگاروں کے لحاظ سے کہیں بڑھ کر تھے۔

۳۔ دنیا میں اچھے اور برے ہر دو طرح کے انسان پائے جاتے ہیں۔ انسانی عقل اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اچھے انسانوں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ ملے اور برے انسان اپنے برے اعمال کا برا انجام دیکھیں۔ موجودہ زندگی میں ایسا نہیں ہوتا۔ اسی بنا پر دوسری زندگی کا ماننا ضروری ہے تاکہ ہر ایک کو جزا یا سزا مل سکے اور اس کا فیصلہ وہ مطلق العنان اور عالم الغیب ہستی کرے جس کے پاس مکمل اور صحیح علم اور قدرت ہو۔

perfect24u.com

perfect24u.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِۣالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ (سورۃ الاعراف: آیت نمبر ۹-۷)

ترجمہ: پھر ہم اپنے علم سے احوال سنائیں گے۔ اور ہم کہیں غائب نہ تھے، اور وزن اس دن حق ہے پھر جن لوگوں کے (اعمال) کے وزن بھاری ہوں گے پس یہی لوگ کامیاب ہوں گے اور جن کے (اعمال کے) وزن ہلکے ہوں گے پس یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اس لیے کہ ہماری آیتوں کے بارے میں ناانصافی کرتے تھے۔

انسان کی پیدائش بیکار اور بے مقصد نہیں اسی لیے اس کے تمام اعمال کا مواخذہ ہونا ضروری ہے تاکہ خیر اور شر، نیکی اور بدی کا امتیاز کیا جائے۔

PERFECT24U.COM

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ (سورۃ المومنون: آیت نمبر ۱۱۵)

ترجمہ: (اے لوگو!) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو بے کار پیدا کیا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہ جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ نے اس تمام کائنات اور اس میں موجود ہر چیز کو ایک خاص مقصد کے لیے تخلیق کیا ہے اور یہ سب کا سب انسان کے لیے مسخر کر دیا۔ انسان کو نیکی اور بدی کی دونوں راہیں دکھا دیں اور اسے اختیار دے دیا کہ وہ جس راہ کو چاہے اپنا لے لیکن یاد رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ یومِ جزاء (آخرت) کا مالک ہے اور اس دن وہ ہر انسان کو اس کے نیک اعمال پر انعام دے گا یعنی جنت میں داخل کرے گا اور برے اعمال پر سزا دے گا یعنی دوزخ میں داخل کرے گا اور وہ زندگی کبھی ختم نہ ہوگی۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

تعمیرِ سیرت میں عقیدۂ آخرت کا کردار

عقیدۂ آخرت کا یقین انسانی کردار کو یکسر بدل کر رکھ دیتا ہے۔ انسان کو ہر لمحہ اور ہر لحظہ اپنے ایک ایک عمل کی جزاء وسزا کا احساس رہتا ہے۔ یہ احساس انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بہترین اثرات ڈالتا ہے۔ یہ اثرات کچھ اس طرح سے ہوتے ہیں:

۱۔ احساسِ ذمہ داری:

عقیدۂ آخرت پر ایمان و یقین مسلمان کو ایسے اعمال پر ابھارتا ہے جو اسے آخرت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو کر سکیں اور ایسے اعمال سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے جو خالق کائنات کی ناراضگی کا سبب بنیں اس طرح بحیثیت مسلمان وہ ایک ذمہ دار شخص بن جاتا ہے۔

۲۔ نیکی اور بدی کی تمیز:

یومِ آخرت کا احساس انسان کے اندر ایک ایسا شعور پیدا کرتا ہے جس سے وہ اچھائی اور برائی کے درمیان فرق کرنا سیکھ لیتا ہے۔ اور نیک اعمال کی طرف خوشی سے بڑھتا ہے اور بدی سے بچنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس دنیا میں موجود رکاوٹیں اور ناکامیاں اسے مایوس نہیں کرتیں بلکہ اسے یومِ آخرت کی امید نیکی کی طرف گامزن رکھتی ہے۔

PERFECT24U.COM

۳۔ ذوقِ عبادت:

یومِ آخرت اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کا احساس انسانوں کو یہ یاد دلاتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ کہ دنیا دار العمل ہے چنانچہ وہ لگن اور محبت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حق ادا کرنے کی سعی کرتا ہے اور اسے احساس رہتا ہے کہ اس کی زندگی کا کوئی عمل بھی اس عبادت سے باہر نہیں ہے۔

۴۔ سیرت و کردار کی پختگی:

قیامت کے دن کے محاسبے کا احساس انسان کو مسلسل نیکیوں کی طرف ابھارتا ہے حتیٰ کہ تمام اچھی عادات اس کے کردار اور شخصیت کا مستقل خاصہ بن جاتی ہیں۔ وہ نیکی کی راہ میں آنے والی تکالیف اور مصائب کو صبر سے برداشت کرنا سیکھ لیتا ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۵۔ انسانیت کی بھلائی کا جذبہ:

ایک مسلمان اسلامی تعلیمات کے ذریعے یہ جان لیتا ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اور یہ کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اور یہ کہ اس دنیا میں کیا جانے والا ہر ہر عمل اسے جنت یا دوزخ کی طرف لے جانے والا ہے۔ اسی بنا پر اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی بھلائی کا کام کرے اور حتیٰ کہ ایسے جاری رہنے والے نیک کام کرے جو اس کے مرنے کے بعد بھی پھلتے پھولتے رہیں۔ اس کا یہ رویہ نہ صرف خود اس کی ذات کے لیے بلکہ اس کے ماحول و معاشرے اور پوری انسانیت کے لیے فائدہ مند بن جاتا ہے۔

عقیدۂ آخرت کا درس یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید و جملہ انبیاء و رُسل علیہم السلام پر ایمان لانے والوں کو اطاعت کے بدلے جنت ملے گی اور ایمان نہ لانے اور نافرمانی کرنے والوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔

مشق

PERFECT24U.COM

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ عقیدۂ آخرت سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

ii۔ ''جزاء اور سزا کا تصور انسانی عقل کے مطابق ہے۔'' قرآنی دلائل کی روشنی میں تشریح کریں۔

iii۔ تعمیر سیرت میں عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ تفصیل سے لکھیں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ ''عقیدہ'' سے کیا مراد ہے؟

ii۔ دو دفعہ مرنے اور دو دفعہ جینے کا تذکرہ سورۃ البقرہ کی کس آیت کریمہ میں ہے؟ ترجمہ لکھیں۔

iii۔ زمین میں بسنے والے طاقت ور نافرمان لوگوں کا انجام ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

iv۔ یوم جزا سے مراد کون سا دن ہے؟

v۔ صور پھونکنے سے کیا مراد ہے؟

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۳۔ درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ آخرت کی زندگی ہے۔

(ا) عارضی (ب) ازلی (ج) فانی (د) ابدی

ii۔ قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا۔

(ا) ایک مرتبہ (ب) چار مرتبہ (ج) تین مرتبہ (د) دو مرتبہ

iii۔ انسان کی پیدائش کا مقصد کرنا ہے۔

(ا) غور و فکر (ب) جستجو (ج) عبادت (د) انصاف

iv۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے۔

(ا) نیکی کا (ب) بدی کا (ج) زندہ رہنے کا (د) نیکی اور بدی کا

v۔ دنیا میں موجود رکاوٹیں عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والے کو نیک اعمال سے کرتی ہے۔

(ا) پرامید (ب) ناامید (ج) دور (د) نزدیک

PERFECT24U.COM

۴۔ کالم ملائیے اور جملے درست کریں۔

کالم الف	کالم ب
کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے	تمام مخلوقات زندہ کی جائیں گی
پہلی دفعہ صور پھونکے جانے پر	عالم الغیب اور مطلق العنان ہستی کرے گی
دوسری دفعہ صور پھونکے جانے پر	مواخذہ ہونا ضروری ہے
جزا و سزا کا فیصلہ	کہ ان سے پہلوں کا انجام کیسا ہوا
انسانوں کے تمام اعمال کا آخر میں	تمام مخلوقات موت سے ہمکنار ہو جائیں گی
عقیدۂ آخرت	خالق کائنات کی ناراضی کا سبب ہے
	مسلمان کو ذمہ دار بناتا ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۵۔ درست الفاظ سے خالی جگہیں پر کریں۔

ا۔ عقیدہ سے مراد ________ ہے۔

۲۔ انسان کی تخلیق ________ نہیں ہے۔

۳۔ احساسِ ذمہ داری بیدار کرنے میں عقیدۂ ________ اہم کردار ادا کرتا ہے۔

۴۔ وقوعِ قیامت کے وقت ________ پھونکا جائے گا۔

۵۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی کثرت والا انسان ________ میں جائے گا۔

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

سورۃ التکاثر کا باترجمہ چارٹ بنا کر کلاس میں آویزاں کریں۔

PERFECT24U.COM

ہدایات برائے اساتذہ

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات کے موضوع پر طلبہ/طالبات کے درمیان مباحثہ کرائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

روزہ: فضیلت اور معاشرتی اثرات

معنی اور مفہوم:

روزہ اسلام کا چوتھا بنیادی رکن ہے۔ روزے کو عربی زبان میں "صوم" کہتے ہیں۔ لغت میں صوم کسی چیز سے رکنے اور چھوڑ دینے کو کہتے ہیں۔ روزہ دار کو صائم کہتے ہیں کیونکہ وہ کھانے، پینے اور عمل مباشرت سے خود کو روک لیتا ہے۔

شریعت کی اصطلاح میں "اہلِ عبادت کا عبادت کی نیت سے طلوع فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے، پینے اور مباشرت سے رکے رہنے کو روزہ کہتے ہیں۔"

رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

(سورۃ البقرۃ: ۱۸۳)

PERFECT24U.COM

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے مہینے کی آخری تاریخ کو ایک خطبہ دیا جس میں آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو ایک بڑی عظمت اور بڑی برکت والا مہینہ تم پر سایہ فگن ہونے والا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں روزہ رکھنا فرض قرار دیا ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کے روزے رکھو۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

روزے کی فضیلت:

قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بے شمار فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت کو تقویٰ کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم اور رمضان المبارک کے روزوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اسی مقدس مہینے میں قرآن کریم کا نزول ہوا جب کہ رسول اللہ ﷺ غار حرا میں معتکف تھے۔ روزے اس عظیم نعمت کے ملنے پر شکرانے کا اظہار ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

حدیثِ قدسی کا مفہوم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نیک عمل کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے ایسے کہ ایک نیکی کا ثواب دس سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔"

رمضان المبارک کے مہینے میں ہر نیک عمل کا ثواب دس گنا سے بڑھا کر ستر گنا تک کر دیا جاتا ہے۔ ایمان اور احتساب سے رکھے گئے روزوں کے باعث پچھلے تمام گناہوں سے معافی مل جاتی ہے۔

PERFECT24U.COM

رسول اللہ ﷺ نے روزے کی اہمیت و فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ روزہ شہوت کو توڑنے اور کم کرنے کا بہترین علاج ہے۔ روزے کی بدولت انسان اپنی حیوانی خواہشات پر قابو پالیتا ہے اور نیکی اور تقویٰ کو اختیار کرنے میں سہولت ہو جاتی ہے۔

"روزہ" اور "قرآن مجید" دونوں روزِ آخرت میں بندے کے لیے شفاعت کریں گے۔ جو شخص خالصتاً اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے روزہ کی مشقت برداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی افطاری کے وقت دعا کو قبول فرماتا ہے جو وہ روزہ کھولنے سے پہلے کرتا ہے۔

روزہ دار شخص گناہوں، نفس اور شیطان کے حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اخلاقِ رذیلہ مثلاً غیبت، بدنظری، بہتان، چغلی، جھوٹ، بے ایمانی اور وعدہ خلافی وغیرہ سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ اس طرح سے انسانی نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔

رمضان المبارک کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔ گویا اس پورے ماہ کے روزے رکھنے سے ایک انسان اچھی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور نیکی کا خُوگر ہو جاتا ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "ریان" کہا جاتا ہے۔ قیامت کے روز اس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے اور اس کے علاوہ کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا۔"

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ایک روزے کی وجہ سے اس شخص کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال (کی مسافت) دور کر دیتا ہے۔

رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس مقدس مہینے میں تیز چلنے والی آندھیوں سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیواؤں، یتیموں، محتاجوں اور سوال کرنے والوں پر خرچ کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے روزہ داروں کے لیے دو خوشیاں رکھی ہیں۔ ایک خوشی تو اسے روزہ افطار کرتے وقت حاصل ہوتی ہے اور ایک خوشی اسے اپنے رب سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی۔

PERFECT24U.COM

روزہ کے معاشرتی اثرات:

ایک ہی مقررہ مہینے میں مل کر روزے رکھنے سے مندرجہ ذیل معاشرتی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

۱۔ عام مسلمان رمضان المبارک میں روزے رکھتے ہیں جس سے اجتماعی نیکی، رواداری اور محبت کی سوچ پروان چڑھتی ہے، اجتماعیت کو فروغ ملتا ہے اور مسلمان ایک دوسرے کے غم خوار بن جاتے ہیں۔

۲۔ روزہ رکھنے سے تقویٰ اور دل کی پرہیزگاری پروان چڑھتی ہے۔ اخلاقی تربیت حاصل ہوتی ہے اور روزہ دار اپنے روزہ کی صحت کی خاطر خود غرضی، بے حیائی، بغض، غصے اور جھوٹ جیسے رذائل اخلاق سے مکمل طور پر بچنے کی مشق کرتا ہے۔

۳۔ روزے کی حالت میں بھوک اور پیاس کی کیفیت میں انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر و قیمت جان لیتا ہے اور وہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا شعور بھی حاصل کر لیتا ہے۔

۴۔ روزہ رکھ کر ایک مسلمان نہ صرف روحانی طور پر اپنے نفس کو پاک صاف کر لیتا ہے بلکہ وہ بہت سی جسمانی بیماریوں سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۵۔ روزہ دار سحری اور افطاری کے مقررہ اوقات میں روزہ رکھتا اور افطار کرتا ہے۔ اس طرح اسے وقت کے صحیح استعمال اور وقت کی پابندی کی عادت پڑ جاتی ہے۔

گویا رمضان المبارک میں روزے رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور بخششوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام کی مغفرت کا مہینہ بنا دیا ہے۔ ہم اہلِ پاکستان کے لیے رمضان المبارک کی اہمیت ایک اور سبب سے بھی ہے اور وہ یہ کہ اس مہینے کی 27 تاریخ لیلۃ القدر میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عظیم مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان عطا فرمائی۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ قرآن اور رسول اللہ ﷺ کو ہی اپنا پیشوا اور ہادی بنایا جائے۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ شرعی اصطلاح میں "صوم" سے کیا مراد ہے؟ نیز قرآن مجید کی روشنی میں روزہ کی فرضیت پر نوٹ لکھیں۔

ii۔ روزہ کی فرضیت احادیث نبویہ کی روشنی میں لکھیں۔

PERFECT24U.COM

iii۔ روزہ کی ہمہ گیر انفرادی اور اجتماعی اثرات قلمبند کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ ایمان اور احتساب سے رکھے گئے روزہ کی کیا جزا ہے؟

ii۔ لغت میں "صوم" سے کیا مراد ہے؟

iii۔ روزہ کس طرح جسمانی بیماریوں سے بچنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے؟

iv۔ کون سی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور کیوں؟

v۔ رمضان المبارک کے تین عشروں کے نام بتائیں۔

vi۔ رمضان المبارک کے مہینے میں ہر ایک نیک عمل کا ثواب کتنا ہے؟

۳۔ خالی جگہ پر کریں۔

i۔ اے ایمان والو تم پر روزے ________ کیے گئے ہیں۔

ii۔ قرآن مجید کا نزول ________ کے مقدس مہینے میں ہوا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

iii۔ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام __________ ہے جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔

iv۔ روزہ دار کو ایک خوشی __________ کے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔

v۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا __________ دوں گا۔"

۴۔ درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ روزے کو عربی میں کہتے ہیں۔

(ا) صوم (ب) صلوٰۃ (ج) زکوٰۃ (د) سبیل

ii۔ روزے کا بنیادی مقصد ہے۔

(ا) صدق (ب) عدل (ج) تقویٰ (د) تزکیہ

iii۔ رمضان میں زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

(ا) انسانوں کو (ب) جانوروں کو (ج) جنوں کو (د) شیاطین کو

iv۔ لیلۃ القدر بہتر رات ہے۔

(ا) ایک مہینے سے (ب) سو مہینے سے (ج) پانچ سو مہینے سے (د) ایک ہزار مہینے سے

PERFECT24U.COM

v۔ رمضان کا پہلا عشرہ کہلاتا ہے۔

(ا) رحمت (ب) مغفرت (ج) فرصت (د) نجات

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

طلبہ/طالبات آنے والے رمضان المبارک میں اپنے روز مرہ کاموں اور عبادات (مثلاً قرآن کی تلاوت، اذکار، نمازوں) کی مناسبت سے اپنا اپنا ٹائم ٹیبل مرتب کریں اور آپس میں تبادلہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

"روزہ ایک جسم ہے جس کی روح اخلاصِ نیت اور تقویٰ ہے" معاشرتی زندگی سے مثالیں دے کر طلبہ/طالبات کی معلومات بڑھائیں اور اخلاص کی رغبت دلائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ج۔ حج اور اسکی عالمگیریت

حج کا مفہوم:

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے اس کے معانی ''ارادہ کرنا'' اور ''قصد کرنا'' ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں ۸ ذوالحجہ سے ۱۳ ذوالحجہ کے مقررہ دنوں میں عبادت کی نیت سے مکہ مکرمہ میں کعبۃ اللہ کی زیارت اور شعائر اللہ کو ادا کرنا حج کہلاتا ہے۔

حج کی فرضیت اور اہمیت:

حج کی اہم عبادت ہر عاقل، بالغ اور صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی بھر میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہے۔ حج کی فرضیت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط (سورۃ آل عمران: ۹۷)

PERFECT24U.COM

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ جو بھی بیت اللہ شریف تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ حج کرے۔

یعنی حج فرض ہونے کے لیے ''استطاعت'' کا ہونا شرط ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ راستے کے اخراجات پورے کر سکتا ہو اور پیچھے گھر والوں کے لیے بھی خرچ چھوڑ سکتا ہو۔ وہ صحت مند اور آزاد ہو اور اس کا راستہ بھی پر امن ہو۔ استطاعت رکھتے ہوئے بھی حج ادا نہ کرنے والے کو رسول اللہ ﷺ نے یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے جیسا قرار دیا ہے۔

حج کی فرضیت پر رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔''

''حج مبرور کرنے والے کی جزا جنت ہے۔''

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

''جس نے حج اس طرح ادا کیا کہ جس میں گناہ اور برائیوں سے بچا رہا وہ ایسے پاک وصاف ہو کر واپس لوٹے گا جیسے وہ پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک پیدا ہوا تھا۔''

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

رسول اللہ ﷺ نے حج کی اہمیت یوں بیان فرمائی کہ اسے ایمان اور جہاد کے بعد سب سے افضل عبادت قرار دیا۔

حج کے ایام میں ۹ ذوالحجہ عرفہ کے دن کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عرفہ کا دن شیطان کے ذلیل اور رسوا ہونے کا دن ہے اور اس دن اللہ تعالیٰ کی رحمت خوب برستی ہے اور مومنوں کو گناہوں کی معافی مل جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان عرفہ کا دن احرام کی حالت میں گزارتا ہے تو اس دن کا سورج اس کے گناہوں کو لے کر ڈوبتا ہے۔

حج کے بارے میں احادیث نبویہ کا نچوڑ یہ ہے کہ حج کی عبادت دراصل توبہ اور بندگی کا پھل لاتی ہے۔ یہ انسان کو گناہوں سے پاک کر کے ایک نئی پر امید زندگی کی راہ دکھاتی ہے۔ اس طرح انسان اپنے سابقہ گناہوں سے مبرا ہوجاتا ہے اور اب زیادہ سے زیادہ نیکیوں پر نظر رکھنا اس کی ہمت کو جوان کر دیتا ہے۔

مناسکِ حج:

مناسک، منسک کی جمع ہے اور اس کا مطلب عبادت کا طریقہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

PERFECT24U.COM

لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا (سورۃ الحج: ٦٧)

ترجمہ: ہم نے ہر ایک امت کے لیے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے۔

مناسکِ حج میں کچھ فرائض، کچھ واجبات اور بقیہ سنتیں ہیں۔

مناسکِ حج میں سے احرام باندھنا، نیت کرنا، وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت فرض ہیں۔

سعی کرنا، رمی کرنا، طوافِ وداع کرنا، بال منڈوانا اور مزدلفہ میں رات کا قیام کرنا واجباتِ حج ہیں۔

حج میں تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں یکجا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً نماز ذکر الٰہی کی صورت میں، زکوٰۃ مالی قربانی کی صورت میں، روزہ نفسانی خواہشات سے دور رہنے کی صورت میں اور جہاد تزکیۂ نفس کی صورت میں۔ انہیں محنتوں کے باعث رسول اللہ ﷺ نے خواتین کا حج کرنا گویا جہاد کرنا قرار دیا ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

حج کی عالمگیریت:

حج کی عبادت دین اور دنیا کی جامع ہے۔ ملتِ اسلامیہ سے تعلق رکھنے والے افراد جو مختلف ملکوں اور خطوں سے آتے ہیں۔ ان کی زبانیں، لباس اور تمدن مختلف ہوتے ہیں لیکن سب اسلام کے باعث متحد ہو جاتے ہیں اور اکٹھے ایک ہی جگہ ایک ہی طریقہ سے ایک جیسے کلمات اور شعائر ادا کرتے ہوئے عالمگیر اسلامی مرکزیت قائم کرتے ہیں۔

مساوات:

تمام حجاج کرام ایک ہی طرح احرام میں ملبوس ہوتے ہیں۔ رنگ نسل اور ملک کی تخصیص مٹ جاتی ہے، کوئی امیر یا غریب نہیں ہوتا۔

عربی زبان سے واقفیت:

حج کے دوران مختلف ذکر، اذکار اور سعودی عرب میں چند دنوں قیام کی صورت میں سب مسلمانوں کو اپنی دینی زبان عربی کو بولنے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح عربی زبان امت کے اتحاد کا سبب بنتی ہے۔

PERFECT24U.COM

اخوت اسلامی کی عملی تربیت:

تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ حج کے دوران مختلف ملکوں، زبانوں اور لباسوں کے پہننے والے لوگ ایک جگہ پر اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت، رواداری اور عفوودرگزر کرتے ہیں۔ اس طرح آپس میں اخوت کے جذبات مضبوط ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی تربیت ہوتی ہے۔

بین الاقوامی تجارت:

حج کے موقع پر دنیا بھر سے لاکھوں لوگ مکہ مکرمہ میں جمع ہو جاتے ہیں ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بین الاقوامی تجارت حرکت میں آتی ہے اور مسلمانوں کی معیشت پھلتی پھولتی ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اسلامی تنظیموں کی ملاقات:

حج عالمی اسلامی تنظیموں کو آپس میں مل بیٹھنے کا موقع فراہم کرتا ہے اور وہ سب مل کر باہمی دلچسپی کے امور پر فیصلے کرتے ہیں۔

شہر مکہ کی عظمت کا اظہار:

حج کے موقع پر دنیا بھر سے میڈیا مکہ مکرمہ، حاجیوں اور حج کے انتظامات کی کوریج کرتا ہے اور پوری دنیا میں مکہ مکرمہ کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ حج کی فرضیت اور اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

ii۔ مناسک حج کون کون سے ہیں؟

iii۔ حج کی عالمگیریت کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

PERFECT24U.COM

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ حج کا معنی اور مفہوم کیا ہے؟

ii۔ حج کس طرح ایک جامع عبادت ہے؟

iii۔ استطاعت سے کیا مراد ہے؟

iv۔ قدرت رکھنے کے باوجود حج نہ کرنے والے کے لیے کیا وعید ہے؟

v۔ حج کرنے والا گناہوں سے کس طرح پاک ہو جاتا ہے؟

vi۔ حج کے فرائض لکھیں۔

۳۔ درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ حج اسلام کا رکن ہے۔

(ا) دوسرا (ب) تیسرا (ج) پانچواں (د) چوتھا

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ii- حج میں فرض ہوا۔

(ا) ۸ ہجری (ب) ۹ ہجری (ج) ۱۰ ہجری (د) ۷ ہجری

iii- رسول اللہ ﷺ نے حج کو ______ کے بعد افضل عمل قرار دیا۔

(ا) نماز اور جہاد (ب) ایمان اور جہاد (ج) روزہ اور جہاد (د) توحید اور جہاد

iv- صفا و مروہ کے درمیان کی جاتی ہے۔

(ا) طواف وداع (ب) سر منڈانا (ج) طواف زیارت (د) سعی کرنا

v- حج کے لیے جانے والا احرام باندھتا ہے۔

(ا) گھر سے (ب) میقات سے پہلے (ج) مکہ مکرمہ میں (د) میقات کے بعد

۴- خالی جگہ پر کریں۔

i- حج کی عبادت ہر عاقل ______ اور صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہے۔

ii- حاجی راستے کے اخراجات پورے کر سکتا ہو اور پیچھے ______ کے لیے بھی خرچ چھوڑ سکتا ہے۔

iii- حج ______ کرنے والے کی جزا جنت ہے۔

iv- حج کے ایام میں 9 ذوالحجہ ______ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

v- حج کی عبادت دراصل ______ کا پھل لاتی ہے۔

vi- حج میں تمام قولی، فعلی اور ______ عبادتیں یکجا ہو جاتی ہیں۔

vii- حج کی عبادت کے دوران مسلمانوں کو اپنی دینی زبان ______ کو بولنے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

PERFECT24U.COM

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

طلبہ/طالبات گروہوں کی صورت میں مل کر کعبۃ اللہ کا ماڈل بنائیں اور اس پر اس کے مختلف حصوں کے نام چسپاں کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ تلبیہ یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کا ترجمہ طلبہ/طالبات کو سکھائیں اور انہیں مل کر آواز بلند تلبیہ پڑھائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

باب سوم

سیرت طیبہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ا۔ خُلق عظیم

عمدہ افعال اور پسندیدہ خصائل کو با آسانی، رغبت اور بے تکلفی سے ادا کرنے کو "خُلق" کہتے ہیں جس طرح آنکھ بے تکلف دیکھتی ہے، زبان بے تکلف بولتی ہے اس طرح تواضع، ایفائے عہد، حق گوئی، رحمت وشفقت، عفوودرگزر، مساوات، تقویٰ وغیرہ جیسی صفات کا بغیر کسی رکاوٹ اور تردد کے ظاہر ہونا اخلاق شمار کیا جاتا ہے۔ عظیم سے مراد بہت بڑا اور بلند ہے۔ یعنی جس کی بلندی کو دوسرے نہ پہنچ سکیں۔ چنانچہ خُلق عظیم سے مراد اچھی اور بلند عادات اور پسندیدہ افعال ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تمام کمالات کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلند کردار کی تعریف میں فرمایا:

PERFECT24U.COM

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ (القلم:۴)

ترجمہ: اور بے شک آپ عظیم الشان خُلق کے مالک ہیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق قرآن تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جن مکارمِ اخلاق اور اوصاف کو اپنانے کا حکم قرآن پاک میں دیا وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود ہیں۔

ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقریباً ۲۵ برس تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہیں۔ آغاز وحی میں انہوں نے آپ کو پریشان اور متفکر دیکھ کر آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی قسم، اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی غمگین نہ کرے گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلہ رحمی کرتے ہیں، مقروضوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، غریبوں کی مدد کرتے ہیں، مہمانداری کرتے ہیں، حق کی حمایت کرتے ہیں اور مصیبتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اپنے ہاتھ سے کام کرنا پسند کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کپڑوں میں اپنے ہاتھ سے پیوند لگا لیتے، گھر میں جھاڑو دے لیتے، دودھ دوہ لیتے، بازار سے سودا خرید لاتے، اپنا جوتا مرمت کر لیتے، جانوروں کو چارہ دیتے اور غلام کے ساتھ مل کر آٹا گوندھ لیتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسروں کے کاموں میں بھی مدد فرما دیا کرتے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کو کسی غزوہ پر بھیجا، ان کے گھر میں کوئی اور مرد نہ تھا، اس بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز ان کے گھر جاتے اور دودھ دوہ دیا کرتے۔

شرم و حیا ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایک ادا سے شرم و حیا ظاہر ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کے ساتھ تلخ کلامی نہ کی، کبھی اونچی آواز میں قہقہہ لگا کر نہ ہنسے، اگر کسی کی کوئی بات بری لگ جاتی تو زبان سے اظہار نہ فرماتے بلکہ صحابہ کرامؓ چہرہ سے ہی جان لیتے۔ عرب رفع حاجت کے وقت پردہ نہ کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حرکت کو ناپسندیدہ قرار دیا اور خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ رفعِ حاجت کے لیے آبادی سے بہت دور نکل جایا کرتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناز و نعمت، تکلف اور عیش پرستی کو خود بھی ناپسند فرماتے اور دوسروں کو بھی ان سے دور رہنے کو کہتے۔ ایک دفعہ ایک انصاری صحابی نے بہت اونچا گنبد والا مکان بنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا اور کہا کہ ضروری عمارت کے سوا ہر عمارت انسان کے لیے وبال ہے۔

PERFECT24U.COM

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہبانیت کو ناپسند فرماتے تھے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ یہ عہد کر لیا کہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھیں گے اور رات بھر عبادت کریں گے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ تم پر تمہارے جسم کا حق ہے، آنکھ کا حق ہے، بیوی کا حق ہے، مہینہ میں تین دن کے روزے کافی ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے حق میں سہولت اور آسانی والا عمل پسند فرماتے تھے۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں شکایت کی کہ وہ جب نماز عشاء میں امامت کرواتے ہیں تو لمبی لمبی سورتیں (سورۃ البقرہ اور سورۃ نساء) پڑھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سنا تو بہت غضبناک ہوئے اور لوگوں سے خطاب فرمایا کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو لوگوں کو دین سے دور کر دیتے ہیں۔ جو شخص تم میں سے نماز پڑھائے، مختصر پڑھائے، کیونکہ نماز میں بوڑھے، کمزور، کام والے سبھی طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا: کہ عشاء کی نماز میں "سورۃ الشمس، سورۃ اللیل یا سورۃ الاعلیٰ" پڑھ لیا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ نام لے

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

بغیر فرماتے کہ لوگ ایسا کرتے ہیں یا لوگ ایسا کہتے ہیں تاکہ غلطی کرنے والا سمجھ بھی جائے اور دوسروں کے سامنے اس کی بے عزتی بھی نہ ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ عدل وانصاف سے کام لیتے۔ ایک دفعہ ایک مخزومی عورت نے چوری کی، قریش خود کو بے عزتی سے بچانا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سفارش کے لیے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناراض ہوکر فرمایا کہ بنی اسرائیل اسی کی بدولت تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں پر حد جاری کرتے تھے اور امراء کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی بھر کبھی اپنی ذات کے لیے غصہ کیا نہ ہی انتقام لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی غصہ کا اظہار فرماتے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کسی کو برا بھلا کہنے کی نہ تھی، برائی کے بدلہ میں برائی نہیں کرتے تھے بلکہ معاف فرمادیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں ہنستے مسکراتے تشریف لاتے۔ دوستوں میں پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ باتیں ٹھہر ٹھہر کر اس طرح فرماتے تھے کہ کوئی یاد رکھنا چاہے تو رکھ لے۔

PERFECT24U.COM

اخلاق کا سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ انسان اپنے لیے جن اخلاق کو پسند کرے اس پر مستقل عمل بھی کرتا رہے۔ یہاں تک کہ وہ کام اس کی فطرت بن جائے۔ اسی کو استقامت کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی کے تمام کاموں میں خلق عظیم پر استقامت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

> اِنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهٗ وَاِنْ قَلَّ (بخاری، حدیث: ۶۴۶۴)

ترجمہ: اللہ کے نزدیک سب سے محبوب وہ عمل ہے جسے انسان ہمیشہ کرے اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

ہماری خوش نصیبی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا کوئی پہلو بھی ہماری پہنچ سے دور نہیں ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حسنہ کی روشنی میں زندگی گزاریں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق عظیم کے مالک ہیں۔ مفصل نوٹ لکھیں۔

ii۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں کیا فرمایا؟ تفصیل سے لکھیں۔

iii۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کی روشنی میں آج کے مسلمان کو کس طرح زندگی گزارنی چاہیے؟ مضمون لکھیں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ خلق عظیم کا معنی و مفہوم بتائیں۔

PERFECT24U.COM

ii۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادب سکھانے والی ذات کون ہے؟

iii۔ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے کام کرنا پسند فرماتے تھے؟ کوئی سے تین مثالیں دیں۔

iv۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے شرم و حیا کی کوئی مثال دیں۔

v۔ غیر ضروری عمارات کی تعمیر پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟

vi۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسانی والا عمل چھوڑ کر سختی والا عمل پسند تھا؟ کوئی ایک مثال دیں۔

vii۔ سیرتِ پاک سے عدل و انصاف کا کوئی ایک واقعہ بتائیں۔

۳۔ درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ ______ قریباً ۲۵ سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں۔

(ا) سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا　　(ب) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا　　(د) سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ii- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہینے میں ______ دن کے نفلی روزے کافی ہیں۔

(ا) 3 (ب) 6 (ج) 9 (د) 12

iii- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ______ کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

(ا) یاسیت (ب) رہبانیت (ج) غربت (د) ملاوٹ

iv- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے حق میں ______ والا عمل پسند فرماتے تھے۔

(ا) رغبت (ب) عزیمت (ج) سہولت (د) برکت

v- ایک دفعہ ایک ______ عورت نے چوری کی۔

(ا) مخزومی (ب) تمیمی (ج) سعدیہ (د) اسدی

vi- ______ اسی بدولت تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں پر حد جاری کرتے تھے اور امراء کو چھوڑ دیتے تھے۔

(ا) عاد (ب) ثمود (ج) بنی اسرائیل (د) بنی اسماعیل

vii- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ نام لیے بغیر ______ فرماتے۔

PERFECT24U.COM

(ا) تنقید (ب) تہدید (ج) تردید (د) تادیب

vii- ضروری عمارت کے سوا ہر عمارت انسان کے لیے ______ ہے۔

(ا) جنجال (ب) بے کار (ج) وبال (د) ناپسندیدہ

۴- خالی جگہ پر کریں۔

i- پسندیدہ عادات کو بے تکلفی سے ادا کرنے کو ______ کہتے ہیں۔

ii- آغاز وحی میں پریشان اور متفکر دیکھ کر ______ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اچھی عادات بتا کر تسلی دی۔

iii- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ______ کے گھر جاتے اور دودھ دوہتے۔

iv- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع حاجت کے لیے ______ سے دور نکل جایا کرتے۔

v- ناز ونعمت، تکلف اور ______ ناپسندیدہ عادات ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

vi۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر تمہارے جسم کا حق ہے، آنکھ کا حق ہے، ________ کا حق ہے۔

vii۔ پسندیدہ اخلاق پر ہمیشہ قائم رہنے کو ________ کہتے ہیں۔

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

طلبہ/طالبات اچھی عادات کی فہرست بنائیں اور اپنے اندر موجود عادات کا ان سے مقابلہ کریں اور بہتری کی صورت سوچ کر بڑوں سے رائے لیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ طلبہ/طالبات کو سیرت کی کوئی سی دو کتابوں سے روشناس کرائیں اور ان میں سے خلقِ عظیم کے بارے میں پڑھنے کا موقع دیں۔

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۲۔ صبر و تحمل

مفہوم:

صبر کے لغوی معنی رکنے اور برداشت کرنے کے ہیں اور تحمل کے معنی بھی برداشت اور بردباری کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں صبر و تحمل کے معنی نیک عمل پر دوام، گناہوں سے پرہیز، مصائب و تکالیف برداشت کرنا، دل کو خوف اور گھبراہٹ سے دور رکھنا حتیٰ کہ خوشی کے موقع پر بھی فخر و غرور اور بے قدری سے بچنا اور ہر حالت میں دل کو مضبوط رکھنا ہے۔

صبر و تحمل کی اہمیت وفضیلت:

قرآنِ مجید اور احادیث نبویہ میں صبر و تحمل کو بہت پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ صبر و تحمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا اہم جزو ہے اور صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب کہا گیا ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

PERFECT24U.COM

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (آل عمران: ۱۴۶)

ترجمہ: اور اللہ صبر کرنے والوں (ثابت قدم رہنے والوں) کو محبوب رکھتا ہے۔

صبر کرنے سے مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو نماز اور صبر کی طرف رغبت دلائی ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝
(البقرۃ: ۱۵۳)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ترجمہ: اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو، بے شک اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سورۂ العصر میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ہر انسان خسارے میں ہے لیکن وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد نیک عمل کرتے ہیں اور آپس میں حق کی تلقین کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے ہیں وہ لوگ خسارے سے نکل جاتے ہیں۔ اسی بنا پر مسلمان کو صبر کو اس طرح اپنا لینا چاہیے کہ وہ اس کے اندر بلاتکلف رچ بس جائے لیکن یہ بھی یاد رہے کہ صبر خود کو روکنے اور برداشت کرنے کو تو کہتے ہیں لیکن اس کا معنی بے بسی اور بے کسی اور کسی مجبوری کی وجہ سے انتقام نہ لے سکنا نہیں ہے بلکہ صبر تو دل کی مضبوطی، اخلاقی جرأت اور ثابت قدمی کا نام ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (سورۃ الاحقاف: ۳۵)

PERFECT24U.COM

ترجمہ: صبر کیجئے جیسا کہ صاحبِ عزم رسولوں نے صبر کیا۔

صبر کے مختلف مفاہیم قرآنِ پاک کی روشنی میں

قرآن پاک سے صبر کے جو معنی معلوم ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنا اور اپنے مقصد پر جمے رہ کر کامیابی کا انتظار کرنا۔

۲۔ مصائب اور مشکلات میں بے قراری اور اضطراب سے بچنا۔

۳۔ مقصد کے حصول کی راہ میں آنے والے خطرات، دشمنوں اور مخالفین کے طعن وطنز کو خاطر میں نہ لانا۔

۴۔ برائی کرنے والے کو اس کی برائی اور بدخواہی کے باوجود معاف کرنا، بردباری اور تحمل سے کام لینا۔

۵۔ میدانِ جنگ میں ثابت قدمی اور بہادری کا مظاہرہ کرنا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

صبر وتحمل اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہمارے لیے صبر وتحمل کا بہترین نمونہ نظر آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلانِ بعثت سے پہلے مکہ معظمہ کی پسندیدہ شخصیت کے طور پر جانے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق نے ہر ایک کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گرویدہ بنا رکھا تھا۔ اعلانِ نبوت فرماتے ہی کفار مکہ کا رویہ بالکل بدل گیا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا، مذاق اڑایا اور طرح طرح سے اذیتیں دیں۔ خانہ کعبہ میں حالتِ سجدہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اوجھڑی ڈالی گئی۔ ابولہب اور اس کی بیوی نے ہر طرح دشمنی کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھائے۔ طائف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گندگی پھینکی گئی، مجنون اور دیوانہ کہا گیا، کنکروں اور پتھروں سے زخمی کیا گیا مگر ان تمام تکالیف کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر وتحمل سے دعوت دین کا کام آگے بڑھایا۔

شعب ابی طالب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پورے خاندان اور بنو ہاشم سمیت تین سال تک کفار مکہ کے معاشرتی اور معاشی بائیکاٹ کا شکار رہے۔ اسیری اور فاقہ کشی کی تکالیف اٹھائیں مگر ان حالات میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر اور استقامت کا دامن تھامے رکھا اور اپنی امت کے لیے بہترین اسوہ کی مثال قائم فرما دی۔

PERFECT24U.COM

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہجرت فرمائی اور اپنا وطن مکہ معظمہ چھوڑا۔ یہود ومنافقین کی سازشوں کا شکار ہوئے۔ دین کی سربلندی اور تبلیغ کے لیے اللہ کی راہ میں کفار سے جہاد کیا۔ غزوہ احد میں دندانِ مبارک شہید ہو گئے۔ غزوہ احزاب میں بھوک کی وجہ سے پیٹ پر دو، دو پتھر باندھے۔ غرض دینِ اسلام کی تبلیغ میں ہر قسم کے مصائب کو صبر وتحمل سے برداشت فرمایا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذاتی زندگی میں بھی صبر وتحمل کی بہترین مثالیں قائم کی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی دودھ پینے کی عمر میں تھے کہ وفات پا گئے۔ اس غم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے لیکن صبر وضبط سے کام لیا اور زبان پر کوئی شکوہ جاری نہ ہوا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ مومن پر جب بیماری، پریشانی، غم یا رنج آئے یہاں تک کہ اسے کانٹا بھی چبھے اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ اسوہ حسنہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں صبر کی خوبی اپنائیں اور ہر قسم کی جسمانی، مالی آزمائشوں پر صبر کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پا لیں اور زندگی کے ہر میدان میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ صبر وتحمل کی اہمیت اور فضیلت پر مفصل مضمون لکھیں۔

ii۔ صبر وتحمل کو سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں تفصیل سے بیان کریں۔

iii۔ قرآن پاک کی روشنی میں صبر کے مختلف مفہوم بیان کریں۔

۲۔ درجِ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ صبر وتحمل کا مفہوم کیا ہے؟

ii۔ سورۃ العصر کے مطابق کون سے لوگ خسارے میں نہیں ہیں؟

iii۔ کفارِ مکہ کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کیا تھیں؟

PERFECT24U.COM

iv۔ شعب ابی طالب میں کیا ہوا؟

v۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے کی وفات پر کیا کیا؟

vi۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندانِ مبارک کس غزوے میں شہید ہوئے؟

vii۔ خوشی کی حالت میں کس طرح صبر وتحمل کیا جائے؟

۳۔ درجِ ذیل سوالات کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ تحمل کا مفہوم ہے:

(ا) غرور وفخر کا اظہار کرنا (ب) گھبراہٹ اور خوف ہونا

(ج) بردباری اور استقامت دکھانا (د) روکنا اور خاموش رہنا

ii۔ اللہ تعالیٰ نے مدد حاصل کرنے کا حکم دیا۔

(ا) نماز اور روزہ سے (ب) قرآن اور نماز سے (ج) روزہ اور قرآن سے (د) صبر اور نماز سے

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

iii- بے بسی کے باعث انتقام نہ لینا۔

(ا) مجبوری ہے (ب) صبر ہے (ج) رواداری ہے (د) بے بسی ہے

iv- میدانِ جنگ میں صبر

(ا) ڈٹ کر بہادری اور ثابت قدمی دکھانا (ب) مال و دولت دکھانا

(ج) خطرات دیکھ کر معاف کر دینا اور پیچھے ہٹ جانا (د) رک کر انتظار کرنا

v- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت دین پر دشمنی کی۔

(ا) ابو جہل نے (ب) ابو لہب اور اسکی بیوی نے (ج) یہود نے (د) کفار و مشرکین نے

۴- درج ذیل خالی جگہوں کو درست الفاظ سے پر کریں۔

۱- صبر کا لغوی معنی ________ ہے۔

۲- اے ایمان والو! تم صبر اور ________ کے ذریعے مدد طلب کرو۔

۳- ________ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

۴- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے صبر کریں جیسے اولوالعزم ________ نے کیا۔

۵- اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ________ میری چادر ہے۔

PERFECT24U.COM

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

روزمرہ معمولات میں کن کن کاموں پر صبر کیا جاسکتا ہے، مضمون لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۵۶ اور ۱۵۵ کو تختہ سیاہ پر خوش خط لکھ کر اس کی روشنی میں صبر و تحمل کو واضح کریں اور عام زندگی سے مثالیں دیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۳۔ اخلاص وتقویٰ

اخلاص کا مفہوم

جو نیک کام بھی کیا جائے دنیاوی غرض، نمود ونمائش اور شہرت یا معاوضہ کے غرض کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا جائے اسی کو اخلاص کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ (سورۃ الزمر: آیت نمبر ۳)

ترجمہ: تو اللہ کی عبادت کر خالص کرتے ہوئے اطاعت گزاری کو اسی کے لیے۔ ہوشیار ہو کر سنو! اللہ تعالیٰ کے لیے خالص اطاعت گزاری ہے

PERFECT24U.COM

یعنی اللہ کی اطاعت میں اللہ کے سوا اور کسی کو شریک نہ بنایا جائے نہ کسی مخلوق کو اور نہ ہی کسی نفسانی غرض کو۔

قرآن پاک میں تقریباً سات مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (سورۃ البیّنۃ: آیت ۵)

ترجمہ: اطاعت گزاری کو اللہ کے لیے خالص کر کے۔

ہم جو کام بھی کرتے ہیں اس کی دو شکلیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک تو اس کی مادی صورت ہوتی ہے یعنی ظاہری اور جسمانی دوسری اس کی روحانی صورت ہوتی ہے جس کا تعلق ارادہ اور نیت سے ہوتا ہے کسی بھی عبادت یا کام کا اجر نیت کی موجودگی کے بغیر نہیں ہوتا۔ اسی لیے اخلاص کے بغیر اسلام میں نہ تو عبادت قبول ہوتی ہے اور نہ ہی اخلاق و معاملات عبادت کہلائے جاسکتے ہیں۔

NOT FOR SALE
perfect24u.com

perfect24u.com

تقویٰ کا مفہوم:

تقویٰ کے لفظی معنی ہیں بچنا، پرہیز کرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں تقویٰ دل کی اُس کیفیت کا نام ہے جس کے حاصل ہونے سے گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو بخوشی پورا کرنا اور پر اُس کام سے بچنا جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہو تقویٰ یا پرہیز گاری کہلاتی ہے۔

تقویٰ کا تعلق دل سے ہے کیونکہ دل ہی میں اچھے اور برے اعمال کی تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے:

> اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا (مسلم، کتاب البرّ والصلۃ، حدیث: ۶۵۴۱)

تقویٰ یہاں ہے۔

اور یہ کہہ کر دل کی طرف اشارہ فرمایا کیونکہ دل ہی تمام نیکیوں کا محرک ہے اور وہی مذہب کی جان اور دین داری کی روح ہے۔

PERFECT24U.COM

قرآن مجید کی روشنی میں تقویٰ و اخلاص:

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران: ۱۰۲)

ترجمہ: اے مومنو اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جس طرح کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

قرآنِ مجید میں ایک دوسری جگہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۰﴾ (الاحزاب:۷۰)

ترجمہ: اے مومنو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

اس طرح ایک دوسری جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن:۱۶)

PERFECT24U.COM

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے ڈرو جتنی تم میں استطاعت ہو۔

یہ وہ پہلی آیت ہے جو مفہوم و مراد کو واضح کرتی ہے کہ کماحقہ ڈرنے سے مراد استطاعت کے مطابق ڈرنا ہے۔

قرآن مجید میں ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴿۲﴾ وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (الطلاق:۲،۳)

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اس طرح ایک اور جگہ پر اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔

اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّكُمۡ فُرۡقَانًا وَّيُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۲۹﴾ (الانفال:۲۹)

ترجمہ: اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو (حق و باطل) میں فیصلہ کرنے والی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

PERFECT24U.COM

اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰٮكُمۡ ؕ (الحجرات:۱۳)

ترجمہ: بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

پھر ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۱﴾ (آل عمران:۳۱)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ترجمہ: کہہ دیجئے اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث شریف کی روشنی میں تقویٰ و اخلاص:

اخلاص و تقویٰ اخلاقی بلندی کا آخری زینہ ہے۔ تاہم ہم پر یہ بات لازم ہے کہ ہم کسی کے ساتھ بھی اچھا سلوک کریں یا کوئی نیکی کا کام کریں تو وہ صرف اس نیت سے کیا جائے کہ ہمارا خالق اور مالک ہم سے راضی ہو وہ ہم پر اپنی رحمت فرمائے اور اپنی ناراضگی اور غضب سے ہمیں محفوظ رکھے۔ حدیث مبارک ہے:

> عن ابنِ مسعود رضی اللّٰه عنه انَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه واله وسلم
> کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (رواہ مسلم)

PERFECT24U.COM

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت و تقویٰ، عفت و پاکدامنی اور لوگوں سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنا چاہیے انسان ہر وقت مکارم اخلاق کا محتاج رہتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر کاربند رہے اس کی پکڑ سے ڈرتا رہے اور اس کی رحمت کا امیدوار رہے آدمی کو کبھی اپنے عمل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ سے ان صفات مذکورہ کا سوال کیا کرتے تھے۔ حالانکہ کائنات کے تمام لوگوں سے کہیں زیادہ جاننے والے تھے۔

ایک اور حدیث مبارک ہے:

> عَنْ اَبِی طَرِیْفٍ عَدِی بْنِ حَاتِمِ الطَّائِیْ رضی اللّٰه عنه قَالَ سَمِعْتُ
> رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمُ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ ثُمَّ رَأٰی اَتْقٰی
> لِلّٰهِ مِنْهَا فَلْیَاْتِ التَّقْوٰی (رواہ مسلم)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ترجمہ: سیدنا ابو طریف عدی بن حاتم طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی بات پر قسم کھالے اور پھر وہ اس سے زیادہ تقویٰ والی بات دیکھے تو وہ تقویٰ کو اختیار کرلے۔ (مسلم)

اخلاص وتقویٰ اور اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی اخلاص وتقویٰ کی اعلیٰ مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ نبوت کے اعلان سے قبل بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قسم کی برائیوں اور اخلاقی کمزوریوں سے بچے ہوئے تھے جبکہ تمام عرب معاشرہ اخلاقی برائیوں، شراب نوشی، قمار بازی اور دیگر اخلاقی عیوب میں گھرا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بچپن میں بھی ہر قسم کی لغو اور بیہودہ باتوں سے دور تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت کے اعلان سے قبل زیادہ تر وقت غارِ حرا میں عبادت اور غور وفکر میں مصروف رہتے۔

نبوت کے اعلان کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام زندگی خود بھی اللہ کا خوف رکھا اور اپنی امت کو بھی اسی کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات میں مکمل برابری اور مساوات کا سلوک فرماتے اور اس میں دراصل اللہ کا خوف اور اللہ کی خوشنودی ہی مقصد تھی۔ ہمیشہ سادہ خوراک کو ہی ترجیح دی اگر چاہتے تو زمین وآسمان کے تمام خزانے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہوتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقویٰ اختیار فرماتے ہوئے فقر کو پسند فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے فوت ہو گئے تو بھی اللہ کا خوف اور اخلاص ہی تھا جس کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر فرمایا اور اپنی امت کو بھی غم میں بہترین اسوہ فراہم فرمایا۔

اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ نے کلی مغفرت کا اعلان فرمایا پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیادہ اخلاص ومحبت سے عبادت کرتے حتیٰ کہ پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔ اللہ کے ڈر اور اخلاص ہی کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی غلاموں کے ساتھ برا سلوک نہ فرماتے تھے بلکہ ان کو ہلکا سا جھڑکتے بھی نہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانوں کو برابر سمجھتے چنانچہ حجۃ الوداع کے موقع پر بھی فرمایا کہ کسی گورے کو کالے پر کسی کالے کو گورے پر کوئی برتری نہیں اور برتری صرف تقویٰ کے باعث ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زندگی کا ہر کام ہر عبادت ہر معاملہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول میں انجام دیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی خود کو ان تمام چیزوں سے مستثنیٰ نہیں فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

بچوں کے ساتھ بھی انتہائی پیار اور رواداری کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی سربلندی کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے رحم وشفقت کا دلی مظاہرہ فرماتے۔

دینِ اسلام کی تبلیغ میں اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام کفارِ مکہ کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، تقویٰ اور اخلاصِ نیت ہی تھی کہ کبھی بھی تبلیغِ اسلام سے پیچھے نہ ہٹے بلکہ اور زیادہ خلوص سے اس فریضہ کی انجام دہی میں دن رات مصروف رہتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کی سربلندی کے لیے جہاد فرماتے اور اپنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی بھی جہاد سے مبرا نہیں فرماتے تھے بلکہ جنگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اگلی صف میں ہوتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ بہادر ہم کسی کو نہ پاتے تھے بلکہ بعض اوقات صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوٹ میں ہو کر چھپتے تھے۔ یہ بہادری اور جانثاری دراصل اخلاص اور تقویٰ ہی کی عمدہ مثالیں ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا:

PERFECT24U.COM

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ (الانعام:۱۶۲)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما دیجیے میری نماز اور میری عبادات، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر بھر اس پر عمل کر کے دکھایا۔

اللہ کے لیے پرہیزگاری، ڈر اور نیت کا اخلاص کے مظاہر تمام زندگی میں روشن مثالوں کے ساتھ بھرے پڑے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ انتہائی بھلائی سے پیش آتے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ صرف پیغام کو پہنچا دینا ہی ہے۔

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قیامت کے دن شفاعت کے حوالے سے فرمایا کہ قیامت کے دن میدانِ حشر میں سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا اور میں فخر نہیں کرتا۔ میرے ہاتھ میں

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

لواءِ حمد (حمد کا جھنڈا) ہوگا اور میں فخر نہیں کرتا۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اگر چہ اپنے رتبہ کا پتہ ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصل بندگی کا اظہار فرمایا اور بتلادیا کہ یہ سب چیزیں باعث فخر وغرور نہیں بلکہ باعثِ بندگی رب ہے اور رب کی عطا ہیں اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لیے مخصوص ہیں۔ لیکن یہ تمام چیزیں اخلاص وتقویٰ کو اور زیادہ بڑھانے والی ہیں نہ کہ انہیں ختم فرمانے والی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جذبۂ صدق اور اخلاص کو پسند فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو بتا دیا کہ ہر نیکی چاہے وہ کتنی بڑی یا کتنی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو، اخلاص اور تقویٰ کے بغیر اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی وقعت نہیں۔

بندے کا اپنے رب سے تقویٰ یہ ہے کہ وہ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے اس کے غضب ناراضگی اور مواخذے سے بچنے کی کوشش کرتا رہے اور وہ اس طرح ممکن ہے کہ وہ اسکی اطاعت والے کام بجا لائے۔ اس میں ہم تمام مسلمانوں کو ایک سبق یہ ملتا ہے کہ خشیت ایک مسلسل عمل ہے اور دائمی بچاؤ اور احتیاط کی ضرورت ہے یعنی ہمیں تقویٰ کو اس طرح سمجھنا چاہیے جیسے کانٹے دار راستہ ہو اور وہاں سے گزرنے کے لیے کتنی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کہیں دامن الجھ نہ جائے پس یہی طریق حیات ہے۔ اس میں کانٹے ہیں شبہات کے، کہیں شہوات کے، کہیں خوف کے تو کہیں وساوس کے۔ ان تمام سے بچتے ہوئے ہمیں تقویٰ اختیار کرنا چاہیے۔

PERFECT24U.COM

تقویٰ کا استعمال غالب طور پر محرمات سے اجتناب پر ہوتا ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم پہچانیں کہ کس چیز سے بچنا ہے۔ ہم پر یہ بات لازم ہو جاتی ہے کہ اگر ہم دنیاوی زندگی اور آخرت دونوں میں کامیابی چاہتے ہیں تو ہم مکمل اخلاص و تقویٰ کے ساتھ اللہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے کو اپنائیں اور اللہ باری تعالیٰ کے احکامات کو خلوص دل سے بجا لائیں۔ راہِ نجات کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ اخلاص اور تقویٰ کا کیا مفہوم ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں لکھیں۔

ii۔ اسوۂ رسول کی روشنی میں تقویٰ کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

iii۔ عبادات اور تقویٰ واخلاص کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ اللہ کے لیے دین کو خالص کرنے سے کیا مراد ہے؟

ii۔ ہم جو کام بھی کرتے ہیں ان کی کتنی شکلیں ہوتی ہیں؟

iii۔ تقویٰ کی کیفیت کہاں پیدا ہوتی ہے؟

iv۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بچپن کہاں گزارا؟

v۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا جینا، مرنا اور عبادات کس کے لیے خالص کر رکھی تھیں؟

۳۔ خالی جگہ پر کریں۔

i۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ________ خوراک کو ترجیح دیتے۔

ii۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ________ سے عبادت کرتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں ورم فرما جاتے۔

iii۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی غلاموں سے ________ نہ فرماتے تھے۔

iv۔ دین کی تبلیغ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ________ کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔

v۔ کسی گورے کو کالے پر اور کسی ________ کو گورے پر کوئی برتری نہیں۔

vi۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ________ میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اس پر فخر نہیں کرتا۔

vii۔ ہر نیکی چاہے وہ کتنی چھوٹی یا بڑی ہو ________ کے بغیر اس کی کوئی وقعت نہیں۔

۴۔ درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اچھے اعمال بجالانے کو کہتے ہیں۔

(ا) صبر (ب) ریاکاری (ج) اخلاص (د) عدل

ii۔ تقویٰ کا تعلق ہوتا ہے۔

(ا) ہاتھ سے (ب) زبان سے (ج) لباس سے (د) دل سے

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

iii- اللہ تعالیٰ کے نزدیک برتری کا معیار ہے۔

(ا) ذات (ب) رنگ (ج) علاقہ (د) تقویٰ

iv- اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے محبت کرتا ہے۔

(ا) اللہ تعالیٰ (ب) انسان (ج) جن (د) فرشتہ

v- یقیناً میری نماز، عبادات، جینا اور مرنا صرف ________ کے لیے ہے۔

(ا) آخرت کے لیے (ب) دنیا کے لیے (ج) حکومت کے لیے (د) اللہ تعالیٰ کے لیے

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

طلبہ / طالبات کے گروپ بنا کر سبق میں موجود تقویٰ کے متعلق آیاتِ قرآنی کے چارٹ بنوائے جائیں۔

PERFECT24U.COM

ہدایات برائے اساتذہ

سیرتِ طیبہ میں سے مختلف واقعات اور ان میں اسوۂ رسول پر روشنی ڈالیں اور بتائیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا کوئی واقعہ اخلاص و تقویٰ سے خالی نہیں ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۴۔ عدل و احسان

عدل کا مفہوم:

عدل کا لغوی معنی پھیرنا، برابر کرنا، افراط و تفریط یعنی کمی بیشی سے بچنے کے لیے کسی چیز کو برابر حصوں میں تقسیم کرنا ہے۔ جب کہ اصطلاح میں عدل کا مفہوم یہ ہے کہ حق دار کو اس کا پورا پورا حق دیا جائے۔

احسان کا مفہوم:

احسان کا مطلب کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یا کسی کام کو عمدگی سے کرنا ہے۔ اصطلاح میں کسی کو اس کے حق سے زائد دینا یا برائی کے مقابلے میں کسی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور بدلہ لے سکنے کے باوجود کسی کو معاف کر دینا بھی احسان کہلاتا ہے۔

قرآن کی روشنی میں عدل واحسان کی اہمیت:

PERFECT24U.COM

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی مقامات پر عدل و احسان کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (سورۃ النحل: ۹۰)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ (سورۃ المائدہ: ۴۲)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اسی طرح فرمایا:

وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (سورۃ البقرہ: ۱۹۵)

ترجمہ: اور احسان کرو بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عدل کرنے کو تقویٰ کا قرب قرار دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ (سورۃ المائدہ: ۸)

PERFECT24U.COM

ترجمہ: عدل کرو، کیونکہ یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

عدل و احسان سیرت طیبہ کی روشنی میں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ عدل اور احسان فرمانے والے تھے۔ نبوت سے قبل بھی آپ کے فیصلے عدل و انصاف پر مبنی تھے۔

تعمیر کعبہ کے وقت قریش مکہ میں حجر اسود کی تنصیب پر جب جھگڑا پیدا ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عادلانہ کردار کے ذریعے معاملہ خوش اسلوبی سے یوں ختم فرمایا کہ حجر اسود کو اپنے مبارک ہاتھوں سے ایک بڑی چادر پر رکھا اور ہر قبیلے کے سردار کو اسے کونوں سے پکڑ کر مقررہ مقام تک لے جانے کو کہا اور پھر اپنے مبارک ہاتھوں سے اسے اس کے مقام پر لگا دیا۔

ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک میں کھجور کی ایک سوکھی شاخ تھی جس سے اس کے چہرے پر

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

خراش آ گئی۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھ سے بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاف کردیا۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آپ کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھتے تھے بلکہ اگر نادانستہ بھی کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تکلیف پہنچتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدل کے تقاضے پورے فرماتے۔

عدی بن حاتم طائی اپنی قوم کا سردار تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی خبر سن کر وہ بھاگ کر شام چلا گیا۔ ایک جنگ کے دوران اس کی بہن گرفتار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں لائی گئی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر احسان فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر احسان فرمائے گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے خوراک، چادر اور سواری دے کر اس کی قوم کے قافلے کے ساتھ روانہ فرمادیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس احسان سے متاثر ہو کر اس نے اپنے بھائی عدی بن حاتم طائی کو اسلام لانے کا مشورہ دیا جو بعد میں مسلمان ہوگیا۔

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تلوار درخت سے لٹکا کر درخت کے سائے میں سو رہے تھے۔ ایک کافر نے موقع پا کر درخت سے تلوار اتاری اور ہوا میں لہرا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پر جلال لہجے میں فرمایا: میرا اللہ۔ یہ سنتے ہی تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی تلوار ہوا میں لہراتے ہوئے پوچھا کہ تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے تو وہ رونے اور معافی مانگنے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال احسان کا مظاہرہ فرماتے ہوئے اسے معاف فرمادیا۔

PERFECT24U.COM

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ قرآن کی روشنی میں عدل و احسان کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

ii۔ سیرت طیبہ کی روشنی میں عدل و احسان کی وضاحت کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ عدل کا مفہوم کیا ہے؟

ii۔ احسان کا اصطلاحی مطلب بیان کریں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

iii۔ عدل سے کون سی اہم صفت کا قرب حاصل ہوتا ہے؟

iv۔ حجر اسود کی تنصیب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا کردار ادا فرمایا؟

v۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی سے احسان کا کوئی ایک واقعہ نقل کریں۔

۳۔ خالی جگہ پر کریں۔

i۔ اللہ تعالیٰ ________ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ii۔ عدی بن حاتم اپنی قوم کا ________ تھا۔

iii۔ مالِ غنیمت کی تقسیم کے دوران آپؐ کے دستِ مبارک میں ________ تھی جس سے ایک شخص کے چہرے پر خراش لگ گئی۔

iv۔ ________ اپنی قوم کا سردار تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی خبر سن کر بھاگ کر شام چلا گیا۔

v۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے احسان فرماتے ہوئے عدی بن حاتم کی بہن کو خوراک، چادر اور ________ دے کر اس کی قوم کے قافلے کے ساتھ روانہ فرما دیا۔

PERFECT24U.COM

vi۔ بدلہ لینے کی قوت کے باوجود کسی کو ________ بھی احسان کہلاتا ہے۔

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

عدل کو سمجھنے کے لیے ایک ترازو کا ماڈل بنائیے اور اسے کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔ اسی طرح چند پھل کاٹ کر ان کی منصفانہ تقسیم کریں اور احسان کر کے دکھائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

عدل و احسان کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پروردہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے زندگی کے واقعات طلبہ کو سنا کر ان کی دلچسپی بڑھائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۵۔ حسنِ معاشرت

مفہوم:

حسن کا مطلب اچھائی، خوبصورتی اور عمدگی ہے جبکہ معاشرت کا مطلب مل جل کر اکٹھے زندگی بسر کرنا ہے۔ حسنِ معاشرت کا مطلب یہ ہے کہ معاشرے میں رہنے والے تمام افراد ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی، اچھائی اور غمگساری کا معاملہ کر کے زندگی بسر کریں۔

معاشرے میں امیر، غریب، مرد، عورت، بچے، جوان اور بوڑھے ہر قسم کے افراد رہائش پذیر ہوتے ہیں۔ اسلام ان سب کو آپس میں باہمی محبت، بھائی چارے اور اتفاق و اتحاد کے ساتھ مل جل کر رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ (سورۃ المائدہ: ۲)

PERFECT24U.COM

ترجمہ: اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔

قرآنِ کریم میں تمام مسلمانوں کو آپس میں صلح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ (سورۃ الحجرات: ۱۰)

ترجمہ: مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں پس دو بھائیوں کے درمیان صلح کروا دیا کرو۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

سیرت طیبہ کی روشنی میں حسنِ معاشرت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنِ معاشرت کے لیے ارشاد فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ اور سلامت ہوں۔

عام طور پر حسنِ معاشرت میں خرابی کا باعث بننے والے امور زبان یا ہاتھ سے سرزد ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کے درست استعمال پر حسنِ معاشرت کی بنیاد رکھی ہے۔ تاکہ معاشرے کے اندر پیار، محبت، ایثار اور خلوص کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔" (مسلم)

غزوۂ بدر میں تین تین مجاہدوں کے لیے ایک ایک اونٹ تھا۔ چنانچہ حضرت علی المرتضٰی اور ابولبابہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر کے ساتھی تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اترنے کی باری آتی تو دونوں عرض کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ اتریں ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدلے پیدل چلتے ہیں۔ مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں تمہاری نسبت اجروثواب سے زیادہ بے نیاز نہیں ہوں۔

PERFECT24U.COM

گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قسم کی صورتحال میں عدل ومساوات کو ہی پسند فرماتے اور اسی پر عمل کرتے تھے اور اپنے دینی بھائیوں سے خود کو ممتاز کرنا پسند نہ فرماتے تھے۔

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فحش کہنے والے نہ تھے اور نہ کسی پر لعنت فرمانے والے اور نہ ہی گالی دینے والے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی سرزنش بھی فرماتے تو یوں ارشاد فرماتے:

"اسے کیا ہوا۔ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔"

ایک سفر کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ کھانے کے لیے ایک بکری ذبح کرلو۔ ایک نے کہا اس کا ذبح کرنا میرے ذمے ہے۔ دوسرے نے کہا، کھال اتارنا میرے ذمے ہے۔ ایک اور بولا پکانا میرے

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ذمے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، لکڑیاں چن کر لانا میرے ذمہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے عرض کیا کہ یہ کام ہم خود ہی کر لیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم کر سکتے ہو لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اپنے آپ کو تم سے ممتاز کروں کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو پسند نہیں فرماتا جو اپنے ساتھیوں سے ممتاز بنتا ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکڑیاں جمع کر کے لائے۔

ایک دفعہ نجاشی شاہ حبشہ کا وفد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذاتِ خود ان کی خدمت کے لیے کھڑے ہوگئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے عرض کیا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے خدمت کے لیے کافی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے اپنے ملک میں ہمارے اصحاب کی عزت کی تھی۔ اس لیے مجھے یہی پسند ہے کہ اس عزت افزائی کا بدلہ میں خود دوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کی دلجوئی کے لیے کبھی کبھی خوش طبعی فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھوٹے بھائی جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آتے تو ان کے ہاتھ میں ایک چڑیا ہوتی تھی جس سے وہ کھیلا کرتے۔ اتفاقاً وہ چڑیا مرگئی۔ اس کے بعد جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش طبعی سے فرماتے:

PERFECT24U.COM

يَا اَبَا عُمَيْرُ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ (ترمذی)

ترجمہ: یعنی اے ابو عُمیر! وہ چڑیا کہاں گئی؟

صحابیٔ رسول سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک عجمی غلام کو برا بھلا کہہ دیا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کردی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوذر! تم میں جاہلیت ہے۔ وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے تم کو ان پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے جو تمہارے موافق نہ ہو اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو چومتے اور پیار کرتے تھے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چوم رہے تھے کہ اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو کہا کہ میرے تو دس لڑکے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو نہیں چوما۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔"

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں پر بہت شفقت فرماتے اگر آپ نماز کی حالت میں کسی بچے کی آواز سنتے تو اس کی ماں کی مشقت کے خیال سے نماز میں تخفیف فرماتے۔

مکہ مکرمہ میں غلہ یمامہ سے آیا کرتا تھا۔ سیدنا ثمامہ بن اُثال یمامی اسلام لا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ آئے تو مشرکین نے انہیں اسلام لانے پر برا بھلا کہا۔ اس پر ثمامہ نے کہا کہ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت کے بغیر غلہ کا ایک دانہ بھی تم تک نہ پہنچے گا۔ جب غلہ بند ہو گیا تو قریش میں قحط پڑ گیا۔ انہوں نے تنگ آ کر صلہ رحمی کا واسطہ دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ یہ بندش اٹھا دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

غرض یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام زندگی اپنے ہاتھ اور زبان مبارک سے کسی کو نقصان نہ پہنچایا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاشرے کے تمام افراد کو حسن معاشرت اپنانے کی محبت دلائی اور طریقہ سکھایا۔ ہمیں چاہیے کہ اسوۂ رسول اپنا کر ہم بھی اپنے معاشرے کو اخوت، محبت اور رواداری کا گہوارہ بنائیں۔

مشق

PERFECT24U.COM

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حسنِ معاشرت کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

ii۔ "اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ساتھیوں سے ممتاز بنتا ہے" اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں تحریر کریں۔

iii۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں، عورتوں اور غلاموں کی کس طرح دلجوئی فرمایا کرتے تھے واقعات کی روشنی میں تحریر کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ حسنِ معاشرت سے کیا مراد ہے؟

ii۔ مومنوں کے درمیان اخوت سے متعلقہ قرآنی آیت با ترجمہ لکھیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

iii۔ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسا پایا؟

iv۔ جب یمامہ سے غلہ کی آمد بند ہوگئی تو قریش نے کیا کیا؟

v۔ نجاشی کے اکرام کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح دیا؟

۳۔ کالم "الف" کو کالم "ب" سے ملائیں۔

	الف	ب
i۔	جو غلام تمہارے موافق نہ ہو	اس پر رحم نہیں کیا جاتا
ii۔	جو رحم نہیں کرتا	اس کی پیشانی خاک آلود ہو
iii۔	اسے کیا ہوا۔	اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو
iv۔	حقیقی مسلمان وہ ہے	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق سفر تھے۔
v۔	سیدنا علی اور ابو لبابہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما	جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ اور سلامت ہوں۔

PERFECT24U.COM

۴۔ درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ حُسن کا مطلب ہے۔

(ا) اچھائی (ب) برائی (ج) بدلہ (د) برابری

ii۔ مؤمنین آپس میں ہیں۔

(ا) رشتے دار (ب) بھائی بھائی (ج) دوست (د) ہمسائے

iii۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔

(ا) نیکی میں (ب) تقویٰ میں (ج) نیکی وتقویٰ کے کاموں میں (د) تعلیم میں

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

iv۔ ابو عمیر بھائی تھا۔

(ا) سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
(ب) سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
(ج) سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
(د) سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

v۔ ثمامہ بن اُثال کا تعلق تھا۔

(ا) بحرین سے (ب) یمن سے (ج) مدینہ سے (د) یمامہ سے

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

طلبہ/طالبات مل کر حسنِ معاشرت پر کوئی پروگرام تیار کر کے منعقد کریں۔

PERFECT24U.COM

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ طلبہ/طالبات کے حسن معاشرت قائم کرنے کے لیے ان کے کردار کی اہمیت قرآن وسنت کی روشنی میں اجاگر کریں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۶۔ اندازِ گفتگو

گفتگو انسان کی سیرت، کردار، خیالات اور علمیت کا آئینہ ہوتی ہے۔ بول چال میں آواز کا اتار چڑھاؤ، لب و لہجہ اور الفاظ کا چناؤ سننے والے پر اہم اثرات مرتب کرتا ہے۔ شائستہ گفتگو آداب زندگی میں سے ایک اہم ادب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق عظیم کا ایک نہایت اہم پہلو آپ کا شیریں بیان اور حکیمانہ انداز گفتگو ہے اللہ تعالیٰ نے رہتی دنیا تک کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ کو اسوۂ حسنہ بنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو دین کی تبلیغ اور مکارمِ اخلاق سکھانے کے لیے اس طرح صادر ہوتی کہ لوگ دین میں غیر معمولی کشش محسوس کرتے تھے۔ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ

PERFECT24U.COM

ترجمہ: مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب میں مبعوث فرمائے گئے جہاں کے لوگوں کو اپنی زباندانی، فن تقریر اور شاعری پر اس قدر فخر تھا کہ وہ دوسرے علاقوں کے لوگوں کو عجمی یعنی "گونگا" کہتے۔ خطابت اور تقریر نبوت کا نہایت اہم عنصر ہے۔

قرآن کریم میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعا بیان کی گئی ہے۔ فرمایا:

"اے اللہ میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات سمجھیں" (سورۃ طٰہٰ: ۲۷، ۲۸)

نرم و شیریں گفتار:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ٹھہر ٹھہر کر، نرم اور شیریں لہجے میں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گفتگو فرماتے تو ایک ایک فقرہ نکھرا ہوا، چنا ہوا ہوتا اور اس قدر واضح ہوتا کہ سننے والے اگر یاد رکھنا چاہیں تو بآسانی یاد رکھ سکیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اہم الفاظ کی تکرار:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحیثیت معلم اور داعی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ سادہ اور واضح ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سننے والے کے بہتر فہم، سمجھ اور توجہ دلانے کے لیے ایک بات کو تین تین دفعہ بھی دہرایا کرتے۔ یہ عمل اپنی امت پر رحمت اور شفقت کے باعث بھی تھا کیونکہ امت پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سننا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے۔

بلند آواز:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز نہ تو اتنی پست ہوتی کہ کوئی سن نہ سکے اور نہ ہی ایسی تیز کہ کانوں کو تکلیف پہنچائے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند تھی حتیٰ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۃ اللہ میں قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے تو میں اسے گھر میں سن لیتی تھی۔

عمدہ گفتگو:

PERFECT24U.COM

مدینہ منورہ کو ہجرت کے سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بوڑھی خاتون حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیمے کے پاس تھوڑی دیر قیام کیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو کی عمدگی کو اس طرح بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو گویا موتیوں کی لڑی جیسی پروئی ہوئی تھی۔ یعنی بامقصد الفاظ ایک ترتیب میں آپس میں جڑے ہوئے ہوتے۔ ان میں کوئی فالتو بے مقصد گفتگو یا خیال نہ ہوتا۔

بامقصد گفتگو:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ تر خاموش رہتے اور جب گفتگو فرماتے تو وہ بامقصد ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی گفتگو کے دوران کسی کی عیب جوئی، دل شکنی اور خوشامد کے الفاظ ادا نہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لہجہ فخر وغرور اور تکبر کے اظہار سے پاک ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی گفتگو کا آغاز سلام سے فرماتے۔ ہر ایک کی خیر خواہی فرماتے۔ گفتگو کے دوران چہرے پر ہلکا سا تبسم رہتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو دلوں کو بدل دینے والی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ادب سے، خاموش ہو کر اور سر جھکا کر اس طرح

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

سنتے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چپ ہو جاتے تو پھر وہ آپس میں بات چیت کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ وہی بات کرتے جس سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کو تین چیزوں سے بالکل دور فرما رکھا تھا۔ پہلی بے مقصد بحث ومباحثہ، دوسری ضرورت سے زیادہ بات چیت کرنا اور تیسری جو بات مطلب کی نہ ہو اس میں پڑنا۔

بات بات پر شور مچانا اور منہ سے برے کلمات نکالنا ناپسند فرماتے تھے۔ کبھی بھی کسی بولنے والے کی بات درمیان سے نہ کاٹتے اور نہ ہی کسی کی توہین فرماتے تھے۔ چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی شکر کے کلمات ادا فرماتے رہتے تھے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے ملنے کی اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے قبیلہ کا اچھا آدمی نہیں لیکن جب وہ خدمت میں حاضر ہوا تو نہایت نرمی سے گفتگو فرمائی۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تعجب سے سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اسے اچھا نہیں سمجھتے تھے پھر اس نرمی اور محبت سے بات چیت کیوں فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا وہ شخص ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا جلنا چھوڑ دیں۔

PERFECT24U.COM

غصہ کے مواقع پر بھی لہجے میں سختی نہ ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی اپنے دشمنوں کے لیے بددعا کے کلمات نہ نکالے۔ ہمیشہ راست گوئی کی۔ یہی وجہ تھی کہ اسلام دن بدن پھیلتا چلا گیا۔

جوامع الکلم کا استعمال:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند الفاظ میں وسیع معانی بیان کر دیا کرتے۔ یوں لگتا گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریا کو کوزے میں بند فرما دیا ہے۔ ان پر مغز باتوں کو جوامع الکلم کا نام دیا گیا ہے۔ چند جوامع الکلم یہ ہیں مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> اِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِیْنَۃٌ وَاِنَّ الْکِذْبَ رِیْبَۃٌ (ترمذی، دارمی)

ترجمہ: بے شک سچ بولنا اطمینان کا ذریعہ اور جھوٹ بولنا پریشانی کا سبب ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (بخاری)

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

خطابت نبوی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت سادہ طریقہ پر خطبہ دیا کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی البدیہ خطبہ ارشاد فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیحت کی باتوں کو تو عام فقروں میں ادا فرماتے لیکن جب بات کو زیادہ مؤثر بنانا ہوتا تو اپنے خطبوں کا آغاز سوال کی صورت میں شروع فرماتے۔ مثلاً غزوہ حنین میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے سامنے جو خطبہ دیا وہ اول سے آخر تک سوال و جواب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختلف حیثیتیں تھیں اور ان کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرز بیان پر پڑتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داعی اسلام، فاتح، واعظ، امیر الجیش، قاضی اور پیغمبر تھے۔ اختلاف حیثیت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خطابت اور بیان میں نہایت تنوّع پیدا کر دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گفتگو سے منع فرمایا جس سے لوگوں کی دل آزاری ہو۔ اپنی زبان کی حفاظت کرنے والے شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی ضمانت دی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بہترین گفتگو کے ذریعے ہمارے لیے مثال قائم فرما دی ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ اسوۂ رسول کی روشنی میں اچھی بات کریں۔ ہمیشہ بامقصد اور مفید گفتگو کریں فضول اور برے کلمات سے بچیں تاکہ ہماری گفتگو کے ذریعے آپس میں میل جول اور معاشرے میں خوشگوار تعلقات بڑھیں۔

PERFECT24U.COM

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندازِ گفتگو کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ نوٹ لکھیں۔

ii۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو کے اہم نکات لکھیں۔ نیز بامقصد گفتگو پر روشنی ڈالیں۔

iii۔ جوامع الکلم سے کیا مراد ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خطابت کی خوبیاں لکھیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ انسان کی گفتگو کس چیز کا آئینہ ہے؟

ii۔ ٹھہر ٹھہر کر اور واضح الفاظ میں بات کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

iii۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بات کو تین تین بار کس لیے دہراتے تھے؟

iv۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر کس طرح اثر انداز ہوتی تھی؟

v۔ کیا غصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرزِ گفتگو کو بدلتا تھا؟

۳۔ درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیحت کی باتوں کو ادا فرماتے

(ا) مختصر فقروں میں (ب) عام فقروں میں (ج) خاص فقروں میں (د) آسان فقروں میں

ii۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے

(ا) طویل (ب) سادہ (ج) مختصر (د) مشکل

iii۔ عجمی کا معنی ہے۔

(ا) گونگا (ب) بہرا (ج) نابینا (د) لنگڑا

PERFECT24U.COM

iv۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے سفر کے دوران ملاقات ہوئی تھی۔

(ا) ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (ب) ام عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

(ج) ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (د) ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

v۔ ہلاک کرتا ہے۔

(ا) سچ (ب) جھوٹ (ج) عفو و درگزر (د) قصاص

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

گفتگو کے آداب پر مضمون تحریر کریں اور اخبار یا رسالہ میں شائع ہونے کے لیے بھجوائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

کمرۂ جماعت میں آدابِ گفتگو پر مذاکرہ کا اہتمام کروائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۷۔ گھریلو زندگی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خانگی زندگی:

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیرونی اور خانگی زندگی کے عمل کو سرانجام دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص خاص وسائل اور اسباب مہیا فرمادیے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایسی دو جماعتیں موجود تھیں جنھوں نے اس ضروری فرض کو ایسی خوش اسلوبی اور احتیاط کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچادیا کہ ساری دنیا کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام زندگی اور خلوت و جلوت کی ایک مکمل تصویر، رشد و ہدایت کے لیے موجود ہے۔ پہلی جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تھی اور دوسری جماعت اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنھن کی تھی جنھوں نے من و عن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حالات، معمولات اور معاملات خلوت بلا تکلف امت کے سامنے پیش فرما دیے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مبارک کا یہ روشن شعبہ بھی شرافتِ انسانیت کے حصول کے لیے واضح ہوجائے۔

ازدواجی معاملات اور معمولات:

PERFECT24U.COM

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازواجِ مطہرات کے حقوق میں پوری مساوات و عدل ملحوظ رکھتے تھے۔ کسی طرح کا فرق نہ کرتے تھے۔ رہی محبت تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ یا اللہ! جس کا مجھے اختیار ہے اس کی تقسیم تو میں نے مساوی طور پر کردی لیکن جو بات میرے بس میں نہیں ہے اُس پر مجھے ملامت نہ کیجئے گا (اختیاری چیز سے مُراد معاملات و معاشرت اور غیر اختیاری بات سے مُراد محبت و میلانِ طبع ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرتا ہو اور میں اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ تم سب سے بہتر سلوک کرتا ہوں۔ نمازِ عصر پڑھ کر ازواجِ مطہرات میں ایک ایک کے پاس جاتے اور ذرا ذرا دیر ٹھہرتے، پھر جس کی باری ہوتی وہیں رات بسر فرماتے، تمام ازواجِ مطہرات وہیں جمع ہوجاتیں۔ عشاء تک مجلس رہتی۔ پھر نمازِ عشاء کے لیے مسجد میں تشریف لے جاتے اور واپس آکر سو رہتے۔ ازواج رخصت ہوجاتیں۔ نمازِ عشاء کے بعد بات چیت کرنی ناپسند فرماتے۔ بچھونے میں کوئی التزام نہ تھا کبھی معمولی بستر پر، کبھی کھال پر، کبھی چٹائی پر اور کبھی زمین پر آرام فرماتے۔

سنن و نوافل زیادہ تر گھر ہی میں ادا فرماتے۔ اذانِ صبح ہی کے ساتھ فجر کی دو رکعات سنت نہایت اختصار کے ساتھ ادا فرماتے لیکن فرائض کی دو رکعتوں میں عموماً طویل سورتیں پڑھتے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

سادگی :

ازواجِ مطہرات کی تعداد ایک زمانہ میں 9 تک پہنچ گئی جن میں بعض ناز و نعمت میں پلی تھیں اور اکثر معزز گھرانوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس لیے ان کا قدرتی میلان غذا ہائے لطیف اور لباس ہائے فاخرہ کی طرف ہوسکتا تھا۔ چونکہ فتوحات کی کثرت مدینہ میں مال و زر کے خزانے لٹا رہی تھی لیکن پھر بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات کی طرح ان کو بھی دنیوی سامانِ تعیش کا خوگر نہیں بنایا بلکہ ہر موقع پر روک ٹوک کی۔ اس بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام خاندان کی زندگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا اعلیٰ ترین مظہر بن گئی۔ ازواج مطہرات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو محبت تھی اس کا اظہار کبھی دنیا دارانہ طریقہ سے نہیں ہوتا تھا چنانچہ انہوں نے جب اچھے کھانے اور اچھے لباس کی خواہش ظاہر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ایلاء (وقتی قطع تعلق) کرلیا۔ تمام ازواج میں آپ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سب سے زیادہ محبوب تھیں لیکن یہ محبت رنگین لباسوں اور سنہرے زیوروں کی صورت میں کبھی ظاہر نہیں ہوئی۔ تمام بیبیوں کا جو لباس تھا وہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی تھا۔ چنانچہ وہ خود فرماتی ہیں:

ہم تمام بیبیوں کے پاس صرف ایک ایک جوڑا کپڑا تھا۔ (بخاری جلد ا صفحہ ۴۵)۔

اگر کبھی اس کے خلاف ان کے بدن پر دنیوی آرائش کے اثرات ضرورت سے زیادہ نظر آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو منع فرماتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے سونے کے کنگن پہنے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اگر کنگن ورس یا زعفران سے رنگ کر پہنتیں تو بہتر ہوتا"۔ تمام اہل و عیال و خانوادۂ نبوت کو ممانعت تھی کہ وہ پر تکلف و ریشمی لباس اور سونے کے زیور استعمال کریں۔ آپ ان سے فرمایا کرتے تھے کہ "اگر تم کو اس کی تمنا ہے کہ یہ چیزیں جنت میں ملیں تو دنیا میں ان کے پہننے سے پرہیز کرو"۔

PERFECT24U.COM

ایثار و حقوق :

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہوگئے تو آپ نے اپنی بیبیوں سے اس کی اجازت چاہی کہ میرے گھر میں آپ کی تیمارداری کی جائے ان سب نے اجازت دے دی۔

اس سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیبیوں کے پاس رہنے میں عدل فرماتے تھے۔ اگرچہ ایک قول میں آپ پر عدل واجب نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ اگر شوہر ایک کی باری میں دوسری کے گھر رہنا

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

چاہے تو رات والی سے اجازت حاصل کرے۔ تیسرے یہ کہ بی بی کو بھی مناسب ہے کہ ایسے امور میں شوہر کی راحت کی رعایت کرے۔

رفیق اعلیٰ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شدت مرض کی حالت میں سیدنا عبدالرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو ان کے پاس تازہ مسواک تھی۔ آپؐ نے ان کی طرف دیکھا۔ میں نے خیال کیا کہ آپ کو اس کی خواہش ہے۔ میں نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے لے کر اس کو چبایا اور اس کو صاف کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دی۔ آپؐ نے خوب اچھی طرح مسواک کی (جیسے کبھی مسواک کرنے کی عادت تھی) پھر اس کو میری طرف بڑھایا۔ مسواک آپؐ کے ہاتھ سے گر گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف نظر اُٹھائی اور دعا کی:

> اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی (اے اللہ! رفیق اعلیٰ سے ملا دے) مشکوٰۃ

PERFECT24U.COM

اور اس کے بعد آپؐ وفات پا گئے۔ حدیث کی مشہور کتاب صحیح بخاری کے ''باب وفات النبیؐ'' کے مطابق وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جوابات لکھیں:

i. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے ساتھ حسن معاشرت پر نوٹ لکھیں۔

ii. ازواج مطہرات کے درمیان عدل وانصاف کے بارے میں آپ اللہ تعالیٰ سے کیا فرمایا کرتے؟

iii. نماز عصر ادا کرنے کے بعد آپ کونسا اہم فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے؟

iv. ازواج مطہرات کی سادہ طرز زندگی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

v. آپؐ نے ازواج مطہرات کو سادہ زندگی بسر کرنے کے بارے میں کیا ترغیبات دیں؟

vi. مرض الوفات میں آپؐ نے ازواج مطہرات کے درمیان کیا عدل کیا؟

vii. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا واقعہ تفصیل سے قلمبند کیجیے۔

PERFECT24U.COM

۲۔ خالی جگہ پُر کریں۔

i. قرآن مجید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات کو ______ المومنین قرار دیا ہے۔

ii. تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے ______ کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرتا ہو۔

iii. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنن ونوافل زیادہ تر ______ ہی میں ادا فرماتے۔

iv. ازواجِ مطہرات کی تعداد ایک زمانہ میں ______ تک پہنچ گئی تھی۔

v. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ______ پڑھ کر ازواج مطہرات کے گھروں کو تشریف لے جاتے۔

۳۔ درست جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

i. تمام ازواج مطہرات کے پاس جوڑا تھا۔

(ا) ایک ایک (ب) دو دو (ج) تین تین (د) چار چار

ii. آپؐ اکثر پانچ وقت نمازوں کی سنتیں پڑھتے

(ا) خانہ کعبہ میں (ب) گھر میں (ج) مسجد میں (د) صفہ میں

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

iii. آپؐ ازواج مطہرات کے حقوق میں فرماتے۔

(ا) یکسانیت (ب) تفاوت (ج) عدل (د) تکلف

iv. مرض الوفات میں آپؐ کے پاس تشریف لائے۔

(ا) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (ب) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

(ج) سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (د) سیدنا علی رضی اللہ عنہ

v. آپؐ بات چیت کرنا ناپسند فرماتے بعد از

(ا) نمازِ فجر (ب) طلوعِ آفتاب (ج) نمازِ عشاء (د) نمازِ تہجد

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوش طبعی اور حُسنِ معاشرت پر مبنی کوئی واقعہ تحریر کریں۔

PERFECT24U.COM

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ و طالبات کو سکول لائبریری (کتب خانہ) لے جا کر انھیں سیرت النبیؐ کے موضوع پر لکھی گئی مختلف کتابوں کے پڑھنے کی ترغیب دیں تاکہ اسوۂ حسنہ کو اپنا کر دنیا و آخرت میں کامیاب و کامراں ہوں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

باب چہارم

اخلاق و آداب

ا۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

مفہوم:

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اصطلاح دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ''امر'' کا معنی ہے ''حکم دینا'' اور ''المعروف'' کا معنی ہے نیکی۔ یعنی نیکی کا حکم دینا۔ جبکہ نہی عن المنکر میں نہی کا معنی ہے روکنا، باز رہنا اور ''المنکر'' سے مراد ہے برائی یا ناپسندیدہ بات چنانچہ اس کا مطلب ہوا، برائی، ناپسندیدہ بات اور بُرے عمل سے روکنا۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی قرآن وحدیث کی روشنی میں فضیلت و اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

PERFECT24U.COM

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ (آل عمران: ۱۱۰)

ترجمہ: تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لیے وجود میں لائی گئی ہے۔ تم نیکی کی تلقین کرتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا مسلمان امت کا فریضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ (آل عمران: ۱۰۴)

ترجمہ: اور تم سے ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہیے جو نیکی کی دعوت دے، اچھائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ایک انفرادی فریضہ بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ ہر ایک شہری کو خود بھی چاہیے کہ وہ اس پر عمل کرے اور ایک اسلامی ریاست کا فرض بھی ہے کہ وہ اس فریضہ کے نفاذ کے لیے عملی جدوجہد کرے۔ ذرائع ابلاغ کا درست استعمال کرے تاکہ اسلامی معاشرہ غیر اسلامی رویوں اور بے حیائی سے پاک ہو جائے۔ اس کے علاوہ معاشرے کے دوسرے معاملات لین دین، تجارت، معاہدے وغیرہ اسلامی تعلیمات کے مطابق طے پاسکیں۔ آج کی اسلامی ریاست کا ایک اہم فرض یہ ہے کہ وہ میڈیا اور ذرائع ابلاغ کو برائیوں کی روک تھام اور نیکیوں کی اشاعت کے لیے استعمال کرے۔

انفرادی سطح پر معاشرے میں موجود ہر شخص کو اس بات کا پختہ ارادہ کرنا چاہیے کہ وہ نیکیوں کو پھیلانے کی کوشش کرے گا اور برائیوں کا قلع قمع کرنے میں کردار ادا کرے گا۔ علماء کرام بھی اس میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے خطبات اور مواعظ سے افراد کے ذہنوں کی آبیاری کریں تو لوگ اپنی رغبت سے نیکیوں کی طرف بڑھیں گے اور برائیوں سے نہ صرف خود بچیں گے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں گے۔ اگر معاشرے میں موجود ہر ایک شخص صرف اپنی ذات ہی کی ذمہ داری لے لے تو تمام معاشرہ سنور سکتا ہے اور یہ انفرادی عمل اجتماعی زندگی پر بھی بہترین مثبت اثرات کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

PERFECT24U.COM

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (سورۃ التحریم: ٦)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اہلِ خانہ کو آگ سے بچاؤ۔

اجتماعی سطح پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا صاحب اقتدار اور سیاسی طاقت رکھنے والے لوگوں کے پاس ہے۔ انہی لوگوں کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ (سورۃ الحج: ۴۱)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور نیکی کی تلقین کریں گے اور برائی سے روکیں گے۔

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنے کا فریضہ ایک مومن اور منافق کے درمیان پہچان کرا دیتا ہے۔ یہ ایک طرح سے جہاد کی قسم ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے۔"

قرآن کریم میں اسی حوالے سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تربیت دی کہ وہ نیکی اور تقویٰ کی باتوں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں اور برائی، گناہ اور ظلم کی باتوں میں ایک دوسرے کا ساتھ نہ دیں۔

PERFECT24U.COM

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مفہوم ہے کہ "جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام بجالاتے ہیں اور جو لوگ حکم عدولی کرتے ہیں۔ ان دونوں کی مثال اس قوم کی سی ہے جو ایک بحری جہاز میں سوار ہوں۔ ان میں سے کچھ لوگ جہاز کے اوپر والی منزل میں ہوں اور کچھ نچلی منزل میں۔ نچلی منزل والے لوگ پانی حاصل کرنے کے لیے اوپر منزل میں جاتے ہوں کیونکہ پانی جہاز کے اوپر والے حصے میں موجود ہے۔ نچلی منزل والے اگر یہ سوچ لیں کہ ہمارے بار بار اوپر جانے سے اوپر والے لوگوں کو تکلیف ہوگی اس لیے ہم جہاز کے پیندے میں سوراخ کر کے اپنے لیے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے لوگ ان ناسمجھ لوگوں کو منع نہ کریں کہ یہ جائیں اور ان کا کام تو جہاز ڈوب جائے گا اور دونوں فریق غرق ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کو منع کریں گے تو دونوں فریق تباہی سے بچ جائیں گے۔" اس حدیث مبارک سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

قول و عمل میں مطابقت:

اللہ تعالیٰ نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل بھیجے اور ان تمام نیک بندوں نے نہ صرف لوگوں کو نیکی کی طرف بلایا بلکہ اپنی پاکیزہ زندگیوں کو نمونہ کے طور پر سامنے پیش کر دیا۔ اور دینِ اسلام میں اس شخص کی مذمت کی گئی ہے جو دوسروں کو تو نیکی کی تلقین کرے اور خود اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾ (سورۃ الصف:٢)

ترجمہ: اے ایمان والو "تم وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں ہو۔"

چنانچہ دوسروں کو نیکی کی طرف بلانے سے پہلے، پہلا حق اپنی جان کا ہے لہٰذا خود بھی اس پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی دعوت دیں۔ معراج کی رات رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند ایسے واعظوں کو دیکھا جو دوسروں کو نیکی کی تلقین کرتے تھے اور خود کو بھول جاتے تھے۔ ان کا حال یہ تھا کہ ان کے ہونٹوں کو قینچیوں سے کاٹا جا رہا تھا۔ اس لیے ضروری امر یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ساتھ ہمیں خود بھی باعمل ہونا چاہیے۔

PERFECT24U.COM

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے آداب:

نیکی کی طرف بلانا اور برائیوں سے روکنا ایک اہم کام ہے۔ اس کے چند آداب ہیں جن کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ جو شخص امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے رہا ہے اسے چاہیے کہ وہ حکمت اور دانائی سے کام لے۔ انہی خوبیوں کے باعث مخالفین کو قائل کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ نیکی پھیلانے کی راہ میں آنے والی مشکلات، تکالیف اور پریشانیوں کے لیے تیار رہنا چاہیے اور یہ کام صبر و تحمل کے بغیر انجام نہیں دیا جا سکتا۔

۳۔ جو لوگ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا چاہیں انہیں اپنے کردار و سیرت میں پاکیزگی اور سچائی اختیار کرنی چاہیے۔

۴۔ جرأت اور بہادری کے ذریعے ہی کلمہ حق کو بلند کیا جا سکتا ہے۔ اور رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی کو افضل جہاد کہا ہے۔

۵۔ نیکیوں کی اشاعت اور برائیوں کا سدِ باب کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ عفو و درگزر کی خوبیاں اپنائیں تاکہ ان کی کوششیں انفرادی اور اجتماعی سطح پر کامیابی سے ہمکنار ہوں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

vii۔ علمائے کرام اپنے ________ اور مواعظ کے ذریعے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔

۴۔ درست جواب پر نشان لگائیں۔

i۔ سب سے بہترین امت ہے۔

(ا) سیدنا عیسیٰ کی (ب) سیدنا محمد ﷺ کی (ج) سیدنا موسیٰ کی (د) سیدنا نوحؑ کی

ii۔ معروف کا معنی ہے۔

(ا) برائی (ب) نیکی (ج) بدی (د) مشہور

iii۔ اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو بچاؤ۔

(ا) پانی سے (ب) سود سے (ج) ملاوٹ سے (د) آگ سے

iv۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

(ا) حکمت (ب) دینی علم (ج) جدید آلات (د) وقت کی پابندی

PERFECT24U.COM

v۔ امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی خوبی ہے۔

(ا) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (ب) سچ بولنا (ج) عدل وانصاف (د) ایفائے عہد

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی آیات کو ترجمے کے ساتھ یاد کریں اور اس پر مضمون تحریر کر کے اخبارات یا دینی رسالے کو بھجوائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

سیرت طیبہ سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی چند روشن مثالیں دے کر طلبہ کے علم میں اضافہ کی کوشش کریں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت قرآن کی روشنی میں بیان کریں۔

ii۔ احادیث میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت کے حوالے سے کیا بتایا گیا ہے؟

iii۔ قول و عمل میں مطابقت کس طرح سے پیدا کی جاسکتی ہے قرآن و سنت کی روشنی میں لکھیں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ امر بالمعروف کا مفہوم بتائیں۔

ii۔ نہی عن المنکر سے کیا مراد ہے؟

iii۔ ذرائع ابلاغ کو کس طرح درست طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے؟

iv۔ اسلامی تعلیمات میں ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے کو کیا قرار دیا گیا ہے؟

PERFECT24U.COM

v۔ معراج کی رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیکی پر خود عمل نہ کرنے والوں کو کس حال میں دیکھا؟

vi۔ حکمت و دانائی، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضے کی انجام دہی میں کیوں ضروری ہے؟

۳۔ خالی جگہ پر کریں۔

i۔ صبر و تحمل ________ کے فریضہ کی انجام دہی میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔

ii۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی انجام دہی کے لیے ________ و دانائی بنیادی جوہر ہے۔

iii۔ ظالم حکمران کے سامنے ________ کہنا افضل جہاد ہے۔

iv۔ نیکیوں کی اشاعت اور برائی کا سدِ باب کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ________ سے کام لے کر لوگوں کو معاف کرنا سیکھیں۔

v۔ المنکر سے مراد ________ ہے۔

vi۔ ہر شہری کو چاہیے کہ وہ پہلے خود بھی ________ پر عمل کرے اور پھر دوسروں کو اس کی تلقین کرے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۲۔ کسبِ حلال

مفہوم:

''کسب'' کمانے کو کہتے ہیں اور ''حلال'' کے معنی جائز اور درست کے ہیں۔ کسبِ حلال سے مراد ہے حلال طریقوں اور ذریعوں سے روزی کمانا۔

اسلامی تعلیمات میں کسبِ حلال کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کسبِ حلال کا حکم دیا اور انہیں حلال کھانے اور حرام سے بچنے کو کہا ہے۔ پاکیزہ رزق کے لیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

PERFECT24U.COM

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ (سورۃ البقرۃ: ۱۷۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دی ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کسب کے بعض ذریعوں کو ناجائز اور حرام فرمایا ہے۔ ارشاد ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ (سورۃ البقرۃ: ۱۸۸)

ترجمہ: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مال کی فروخت میں اسے کم تولنا یا کم ماپنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتا ہے اور ایسے لوگوں کے لیے جہنم میں ایک وادی مخصوص کی گئی ہے جس کا نام "ویل" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق جس شخص کا کھانا حرام ہو، لباس حرام ذرائع سے حاصل کیا ہوا ہو۔ وہ پراگندہ بالوں اور کٹے پھٹے حلیے میں اللہ کو پکارے اور یارب یارب کہے پھر بھی اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

ایک اور جگہ آپ نے فرمایا:

"سب سے بہتر کمائی وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھوں سے کما کر حاصل کرتا ہے۔"

حلال آمدنی کے ذرائع:

حلال ذرائع میں نیک نیتی کے ساتھ حلال چیزوں کے کاروبار مثلاً کھیتی باڑی، زمینی پیداوار، صنعت وحرفت، حلال طریقے سے حلال جانور کا شکار، تعلیم و تدریس، نوکری، طب، مزدوری، وراثت، تحائف، جائداد وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ چوری، رشوت، جوا، سٹہ بازی، حرام جانوروں کا شکار اور ان کی خرید وفروخت، شراب اور منشیات کا کاروبار اور سود کا کاروبار وغیرہ شامل ہیں۔

PERFECT24U.COM

اللہ تعالیٰ نے دھوکہ دہی، رشوت اور ظلم وزیادتی کے ذریعے حاصل کی ہوئی آمدنی کو حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح تمام جائز آمدنی بھی حرام ہو جاتی ہے، اگر اس میں بے ایمانی یا ناجائز منافع خوری، ملاوٹ، کم تول اور جھوٹی قسمیں کھانا، ذخیرہ اندوزی، عیب دار چیزیں بیچنا اور نمود ونمائش کے لیے کی گئی کمائی شامل ہو۔

کسب حلال انبیاء کی سنت:

تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے کسب حلال کر کے اپنی اپنی زندگی بسر کی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کھیتی باڑی کی، حضرت ادریس علیہ السلام نے کپڑے سی کر روزی کمائی، سیدنا نوح علیہ السلام بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے، سیدنا ہود علیہ السلام نے تجارت کی، سیدنا داؤد علیہ السلام لوہے کی زرہیں بناتے تھے جب کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکریاں چرائیں اور تجارت کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں نے حلال کما کر اپنی امتوں کو کسب حلال کی تعلیم دی۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

کسبِ حلال کی فضیلت اور فوائد:

حلال کمائی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد بھی لوگوں کو رزقِ حلال کی تلاش کا حکم دیا ہے۔ اور اس رزق کی تلاش کو اپنا فضل ڈھونڈنا قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (سورۃ الجمعۃ: ۱۰)

ترجمہ: پھر جب نماز (جمعہ) ہو چکے تو اللہ کے فضل (رزقِ حلال) کی تلاش میں زمین میں پھیل جاؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلال طریقے سے روزی کمانا ہر مسلمان پر فرض قرار دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسبِ حلال کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

PERFECT24U.COM

"کوئی اپنی رسی لے کر پہاڑ پر چلا جائے اور لکڑی کا بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد کر لے آئے اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اسے روزی دے دے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائے اور لوگوں کی مرضی کہ اسے دیں یا نہ دیں۔"

کسبِ حلال کے فوائد:

کسبِ حلال سے حاصل کردہ پاک کمائی پر پلنے والی اولاد نیک اور صالح ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنی کمائی صرف جائز کاموں میں صرف کرتا ہے اور ذہنی پریشانیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اس طرح معاشرے میں بہتری پیدا ہوتی ہے اور دولت ایک ہی جگہ سمٹ کر نہیں رہتی۔ اس کے برعکس حرام کمانے والے کا دل پتھر کا ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے دور چلا جاتا ہے۔ معاشرہ فساد کا شکار ہو کر دو طبقوں امراء اور غرباء میں بٹ جاتا ہے اور معاشرے میں انارکی پھیل جاتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر حال میں کسبِ حلال کو اپنا نصب العین بنایا جائے اور اس ضمن میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو پیشِ نظر رکھا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور رضا حاصل ہو۔ اسی ذریعے سے ہم دنیا میں عزت دار اور پسندیدہ کہلائے جا سکتے ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ قرآن وسنت کی روشنی میں کسبِ حلال کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

ii۔ کسبِ حلال کے حوالے سے انبیاء کی سنت کیا ہے؟ نیز حلال اور حرام ذرائع آمدنی کون کون سے ہیں؟

iii۔ کسبِ حلال کی فضیلت بیان کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ کسبِ حلال سے کیا مراد ہے؟

ii۔ حلال ذرائع سے کمائی ہوئی دولت کس طرح حرام ہو جاتی ہے؟

iii۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟

iv۔ کسبِ حلال کی فضیلت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی سے دو ارشادات نقل کریں۔

PERFECT24U.COM

v۔ کسبِ حلال کے فوائد لکھیں۔

vi۔ کس شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی؟

۳۔ کالم الف کو کالم ب سے ملا کر جملے بنائیں۔

	الف	ب
i۔	سیدنا ادریس علیہ السلام	ناحق مت کھاؤ
ii۔	آپس میں ایک دوسرے کا مال	لوہے کی تلواریں اور آلات جنگ بناتے تھے
iii۔	سیدنا داؤد علیہ السلام	کپڑے سیتے
iv۔	حلال ذرائع آمدنی	ناجائز آمدنی کے اثرات
v۔	فضول خرچی اور گمراہی	زمینی پیداوار، مزدوری
vi۔	سیدنا نوح علیہ السلام	بڑھئی کا کام کرتے تھے
vii۔	محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	تجارت کرتے تھے

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۴۔ درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ حرام لقمہ کھانے والے کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

(ا) ۲۰ دن تک (ب) ۳۰ دن تک (ج) ۴۰ دن تک (د) ۵۰ دن تک

ii۔ حضرت نوح علیہ السلام کرتے تھے۔

(ا) بڑھئی کا کام (ب) لوہار کا کام (ج) درزی کا کام (د) معمار کا کام

iii۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چرائیں۔

(ا) گائیں (ب) بھینسیں (ج) اونٹ (د) بکریاں

iv۔ محنت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا ہے۔

(ا) دوست (ب) ولی (ج) بندہ (د) فرمانبردار

v۔ حلال آمدنی کے ذرائع ہیں۔

(ا) چوری اور ذخیرہ اندوزی (ب) رشوت اور وراثت (ج) ملاوٹ اور تحفہ (د) کھیتی باڑی اور تجارت

PERFECT24U.COM

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

طلبہ/طالبات معاشرے میں اپنے اردگرد موجود لوگوں میں سے پانچ لوگوں کی کمائی کے مختلف ذرائع لکھیں اور آپس میں تبادلہ خیال کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

معاشرہ امراء اور غرباء میں کیونکر بٹ جاتا ہے؟ تفصیل سے طلبہ کو سمجھائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۳۔ حقوق العباد (یتیم، بیوہ، معذور، مسافر)

مفہوم:

حقوق العباد سے مراد انسانوں کے حقوق ہیں۔ حقوق العباد کی اقسام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق، اپنی جان کے حقوق، رشتہ داروں، اولاد، ہمسایوں، یتیم، بیوہ، معذور اور مسافروں کے علاوہ اہلِ اسلام اور غیر مسلموں کے حقوق شامل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

> خیر النّاسِ انفعُھُم لِلنّاسِ (المعجم الاوسط:۴:۲۲۳، رقم:۵۷۸۷)

ترجمہ: ''بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو''

PERFECT24U.COM

یتیم کے حقوق:

وہ کم سن بچہ جس کا باپ فوت ہو گیا ہو یتیم کہلاتا ہے۔ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے یتیموں کے حقوق کا تحفظ یوں فرمایا کہ اسلامی معاشرے کے ہر فرد کو رغبت دلائی کہ وہ یتیم کے سر پر محبت سے ہاتھ رکھے، اسے پیار کرے اور اس کے لیے فائدہ مند ہو اور اس کے مال و اسباب کی حفاظت کے ساتھ اس کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھے اور مناسب رشتہ دیکھ کر اس کی بیاہ کا انتظام کرے۔

دورِ جہالت میں عرب یتیموں کے ساتھ بدسلوکی کیا کرتے تھے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

> اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ (سورۃ الماعون:۱۔۲)

ترجمہ: کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو روز انصاف کو جھٹلاتا ہے سو وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

NOT FOR SALE
perfect24u.com

perfect24u.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں یتیموں کے حقوق کے متعلق مسلسل اخلاقی ہدایات دیتے رہے اور اسے اصل کامیابی قرار دیا ہے۔ اسی تعلیم کو قرآنِ پاک نے انسان کو غلامی سے نجات دلانے، بھوکوں کو کھانا کھلانے اور یتیموں کا پالنا بتایا ہے۔

مدینہ منورہ میں یتیموں سے متعلق اخلاقی ہدایات نے قانون کی صورت اختیار کرلی۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ (سورۃ النساء: ۲)

ترجمہ: اور یتیموں کا مال (جو تمہارے تحویل میں ہو) اُن کے حوالے کردو اور اُن کے پاکیزہ (اور عمدہ) مال کو (اپنے ناقص اور بُرے) سے نہ بدلو اور نہ اُن کا مال اپنے مال میں ملا کر کھاؤ کہ یہ بڑا سخت گناہ ہے۔

PERFECT24U.COM

چنانچہ اسلام نے یتیموں کو وراثت کا حق دلایا اور ان کے ولیوں کو بھی ضابطوں کا پابند بنایا۔ جہالت میں ولی یتیم لڑکیوں سے نکاح کر لیتے تھے تاکہ مال ان کے قبضے میں آجائے۔ اسلام نے اس برائی سے روکا۔ یتیموں کے مال کو بدیانتی اور اِسراف سے خرچ کرنے سے روکا اور ولیوں کو یہ ہدایت کی کہ یتیموں کو ان کے مال اس وقت حوالے کریں جب ان میں شعور آجائے۔ اسی طرح یتیموں کے وہ متولی جو صاحب جائیداد ہوں ان کے لیے یتیموں کی دیکھ بھال اور نگرانی کا معاوضہ لینا بھی منع فرما دیا گیا۔ اگر وہ تنگدست ہوں تو انہیں مناسب معاوضہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔ اور ان تمام تعلیمات کے ساتھ ہی ساتھ یہ جامع تعلیم بھی دی گئی:

وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ (سورۃ النساء: ۱۲۷)

ترجمہ: اور یہ کہ یتیموں کے لیے انصاف پر قائم رہو۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اسی طرح وہ یتیم جو صاحبِ جائیداد نہ ہوں، غریب اور مفلس ہوں ان کی مناسب دیکھ بھال اور امداد عام مسلمانوں پر فرض ہے۔

یتیم سے حسنِ سلوک کی فضیلت:

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتیوں میں سے ان نیک دل لوگوں کو اپنے برابر مقام دیا جو بے ولی و لاوارث یتیموں کے کفیل ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میں اور کسی یتیم کی کفالت کرنے والا، جنت میں دو انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے۔''

ایسا گھر جہاں یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک ہوتا ہو سب سے اچھا گھر قرار دیا گیا ہے اور سب سے بدتر گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہو یا اس کے حقوق سلب کیے جاتے ہوں۔

بیوہ کے حقوق:

PERFECT24U.COM

اسلام سے قبل پوری دنیا میں ایسی عورتیں جن کے شوہر مر جائیں ان کے ساتھ انتہائی ناروا سلوک کیا جاتا۔ کبھی انہیں وراثت کے طور پر تقسیم کیا جاتا۔ کبھی انہیں شوہر کی چتا کے ساتھ ہی جل کر مرجانے دیا جاتا یا پھر ساری عمر سوگ میں گزارنے کو کہا جاتا۔ غرض ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دے کر انہیں ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا جاتا۔

اسلام نے بیوہ عورتوں کو مندرجہ ذیل حقوق عطا کیے ہیں۔

۱۔ بیوہ عورتوں کے لامحدود سوگ کو صرف چند ماہ کے زمانے میں محدود کر دیا یعنی صرف چار مہینے دس دن کی عدت۔

۲۔ اسلام نے شوہر کی جائیداد میں بیوہ کا بھی حصہ رکھا۔

۳۔ بیوہ عورتوں کو دوسری شادی کی آزادی دی۔

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا قرار دیا۔

۵۔ وہ بیوہ عورتیں جو اپنے بچوں کو پالنے میں مشقت اٹھاتی ہیں ان کے بارے میں فرمایا کہ میں اور محنت مشقت کے سبب سے کالی پڑ جانے والی بیوہ قیامت کے دن مرتبہ میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے۔

۶۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوہ کی فضیلت میں فرمایا کہ:

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

"قیامت کے دن میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا تو دیکھوں گا کہ ایک عورت مجھ سے بھی پہلے اندر جانا چاہتی ہے، میں پوچھوں گا تو کون ہے تو وہ کہے گی کہ میں ایک بیوہ ہوں جس کے چند ننھے یتیم بچے تھے۔"

۷۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"بیوہ عورت اور مساکین پر خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کی مانند ہے۔"

معذور افراد کے حقوق:

اسلام نے صحت مند افراد کو معذور افراد کا مددگار اور سہارا بنایا ہے اور ان کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کی تعلیم دی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں باہمی ہمدردی اور باہمی تعاون کا درس دیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس حسنِ سلوک کے سب سے زیادہ مستحق معذور افراد ہیں۔

جہاد جیسے عظیم فریضہ کی ادائیگی سے معذور افراد کو مستثنیٰ کردیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

PERFECT24U.COM

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ (سورۃ الفتح: ۱۷)

ترجمہ: نہ تو اندھے پر گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے۔ (اگر وہ جہاد میں شریک نہ ہوں)

جہاد کی طرح حج بھی معذور افراد پر فرض نہیں ہے۔ عام اسلامی عبادات میں اللہ تعالیٰ نے معذور افراد یعنی جو کسی شرعی عذر کے باعث نماز ادا نہ کرسکیں یا وضو نہ کرسکیں یا غسل نہ کرسکیں انہیں رخصت دی ہے کہ وہ بیٹھ کر، لیٹ کر یا اشارے سے نماز ادا کرلیں اور وضو کی جگہ تیمم کرلیں۔

معذور افراد سے ہجرت جیسا فرض بھی معاف کر دیا گیا ہے۔ اسلام نے حکم دیا ہے کہ ایسے افراد کی خدمت اس طرح کی جائے کہ انہیں نہ تو کسی برے نام سے پکارا جائے اور نہ ہی انہیں ان القاب سے پکارا جائے جن سے ان کا اعتماد مجروح ہو۔ معذور افراد کے ساتھ تعاون اور ان کی رہنمائی کو صدقہ قرار دیا گیا ہے۔ رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ (صحیح بخاری)

ترجمہ: جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ (جامع ترمذی)

ترجمہ: آپ لوگوں کے لیے وہی چاہو جو تم اپنے لیے چاہتے ہو۔

PERFECT24U.COM

یعنی انسانوں کے لیے بھلائی اور رحم کے جذبات رکھنے سے ہی ایک انسان مسلمان بن جاتا ہے۔

ایک دفعہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک غیر مسلم بوڑھا اندھا شخص بھیک مانگ رہا ہے تو آپؓ نے اس سے اس کا سبب پوچھا اس نے جواب دیا کہ جزیہ ادا کرنے اور اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے اپنی عمر کے اس حصے میں بھیک مانگ رہا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے گھر لے گئے اور اسے کچھ دیا پھر بیت المال بھیجا اور کہلوایا کہ اس کو اور اس جیسے لوگوں کو دیکھو، اللہ کی قسم ہم انصاف نہیں کریں گے، اگر ہم اس کی جوانی کی کمائی تو کھالیں اور اس کے بوڑھے ہونے پر اس کی مدد چھوڑ دیں۔

خدمت خلق انسان کو سب سے افضل انسان بنا دیتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سب سے افضل انسان وہ ہے جو لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے۔"

معذور افراد کی مدد اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔"

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مسافروں کے حقوق:

مسافر کے حقوق کے حوالے سے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ (الروم:۳۸)

ترجمہ: اہل قرابت، محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق دیتے رہو۔

مسافر، سفر کے دوران اپنے گھر، وطن اور رشتہ داروں سے دور ہوتا ہے۔ مسافر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو ہمارے پاس بطور مہمان ٹھہریں دوسرے وہ جن کے ساتھ ہم شریک سفر ہوں۔ مسافروں کے حقوق درج ذیل ہیں:

۱۔ مسافر کا احترام کیا جائے ان کے ساتھ خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

۲۔ مسافر کے کھانے پینے اور آرام کا خیال کیا جائے۔

PERFECT24U.COM

۳۔ اس کے سامان کی حفاظت کی جائے۔

۴۔ مسافر کی معاشی مدد کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مصارف میں سے ایک مصرف ابن السبیل یعنی مسافر کا بھی قرار دیا ہے۔

۵۔ مسافر کو دعا کے ساتھ رخصت کرنا چاہیے۔

۶۔ سفر کے ساتھیوں کے ساتھ خوش دلی کا سلوک کرنا چاہیے۔

۷۔ سفر کے دوران ہر قسم کی بد اخلاقی اور جھگڑوں سے بچنا چاہیے۔

۸۔ سفر کے ساتھیوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور رواداری اور ایثار و قربانی سے کام لیا جائے۔

۹۔ مسافروں کے درمیان باہمی امداد و تعاون سے ایک دوسرے کی مشکلات اور ضروریات سے آگاہی ہوتی رہتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص کے پاس کوئی زائد سواری ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی سواری اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس شخص کے پاس زائد کھانا ہو تو اسے ان لوگوں کو دے دینا چاہیے جن کے پاس کھانا نہیں ہے۔"

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ اسلام میں یتیم کے حقوق کیا ہیں؟ تفصیل سے لکھیں۔

ii۔ اسلام نے بیوہ عورتوں کو کیا حقوق دیے ہیں؟

iii۔ معذور افراد کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

iv۔ مسافروں کے حقوق پر روشنی ڈالیں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ عرب معاشرے میں یتیموں کے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جاتا تھا؟

ii۔ حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟

iii۔ یتیم کی کفالت کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟

iv۔ دور جہالت میں بیوہ کے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جاتا تھا؟

PERFECT24U.COM

v۔ مسافر کو کس طرح رخصت کرنا چاہیے؟

vi۔ معذور کے ساتھ حسنِ سلوک کیوں ضروری ہے؟

۳۔ خالی جگہ پر کریں۔

i۔ اہلِ قرابت اور محتاجوں اور ________ کو ان کا حق دیتے رہو۔

ii۔ جس شخص کے پاس کوئی زائد سواری ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی ________ کسی ضرورت مند کو دے دے۔

iii۔ بہترین انسان وہ ہے جو دوسرے کو ________ پہنچائے۔

iv۔ صاحبِ جائیداد متولی یتیموں کی جائیداد کی دیکھ بھال اور نگرانی کا ________ نہ لے۔

v۔ بیوہ عورت اور ________ پر خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کی مانند ہے۔

vi۔ نہ تو اندھے پر ________ ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے۔

vii۔ معذور افراد سے ________ جیسا فرض بھی معاف کر دیا گیا ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

viii۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر ________ نہیں کیا جاتا۔

۴۔ درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ حقوق العباد سے مراد حقوق ہیں۔

(ا) مسلمانوں کے (ب) کافروں کے (ج) اللہ تعالیٰ کے (د) بندوں کے

ii۔ بہترین انسان وہ ہے جو دوسرے انسانوں کو

(ا) نفع پہنچائے (ب) مال دے (ج) وعظ و نصیحت کرے (د) تنگ کرے

iii۔ یتیم کی جمع ہے۔

(ا) تیموں (ب) یتامیٰ (ج) یُتمی (د) ایامیٰ

iv۔ بیوہ عورت کے سوگ کی مدت ہے۔

(ا) چار ماہ دس دن (ب) تین ماہ (ج) دو ماہ (د) چار ماہ

v۔ مہر حق ہے۔

PERFECT24U.COM

(ا) بیوی کا (ب) خاوند کا (ج) باپ کا (د) ساس کا

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

اپنے سکول میں یتیم بچوں / بچیوں کی فہرست تیار کریں اور ان کے ساتھ مالی تعاون کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

معاشرہ کس طرح معذور افراد کی مدد کرسکتا ہے؟ طلباء / طالبات کو تفصیل سے بتائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۴۔ کاروبار میں دیانت

دینِ اسلام زندگی کے ہر شعبے میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ دیگر زندگی کے معاملات کی طرح کاروبار کے معاملے میں بھی انسان کو ہر طرح کے احکامات دے دیے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ انسان کے لیے سب سے بہتر ذریعہ آمدنی مالِ غنیمت کے بعد اس کے ہاتھ کی کمائی ہے۔ اس کے بعد تجارت، زراعت اور ملازمت ہے۔ ضروری ہے کہ ایک مسلمان جو کاروبار بھی کرے اس میں دیانت داری سے کام لے جس کی اسے اسلام نے تاکید کی ہے۔

کاروبار میں دیانت داری کی اسلامی تعلیمات:

دیانت داری سے کاروبار میں برکت ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''میری امت کا نو حصے رزق تجارت میں ہے۔'' (المطالب العالیۃ ۴: ۲۲۰ حدیث ۱۴۴۷)

خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکریاں چرائیں اور تجارت بھی کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لین دین جن لوگوں سے بھی ہوتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاروبار میں دیانت داری کی تعریف کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجارت میں سوجھ بوجھ اور مال کی خرید و فروخت میں دیانت داری کو دیکھ کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔

PERFECT24U.COM

رزقِ حلال کی تلاش کو جہاد قرار دیا گیا ہے۔ دیانت داری سے کیے گئے کاروبار کی آمدنی رزقِ حلال ہوتی ہے اور ایسے شخص کی عبادات اور دعائیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تولو تو جھکا کر تولو اور ایک جگہ دھوکہ دہی کی مذمت میں فرمایا:

> مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا (ترمذی، کتاب البیوع حدیث: ۱۳۱۹)

ترجمہ: جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بازار میں غلے کا ایک ڈھیر دیکھا۔ آپ نے اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ داخل فرمایا تو آپ کو نمی محسوس ہوئی۔ آپ نے تاجر سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہؐ! اس پر بارش پڑ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکے کا سودا کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

کاروبار میں دیانت داری یہ ہے کہ تاجر اپنا مال بیچنے کی غرض سے جھوٹ نہ بولیں اگر کوئی ان کے پاس امانت رکھوائے تو خیانت نہ کریں اور اس کے مال کو نہ بدلیں۔ کاروبار میں وعدہ خلافی نہ کریں اور کسی کے حق کو غصب نہ کریں۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے ہر معاملے کی طرح کاروبار میں بھی نرم رویہ اختیار کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ کا ارشاد ہے:

"اللہ اس شخص پر رحم کرتا ہے جو خرید وفروخت اور تقاضا کرنے میں نرمی اختیار کرتا ہے۔"

کاروبار میں بددیانتی:

سیدنا شعیب علیہ السلام کی قوم کاروباری بددیانتی میں مبتلا تھی۔ ان کے بار بار سمجھانے پر بھی انہوں نے اپنے کم ناپنے، تولنے کی عادت کو نہ چھوڑا۔ اس کی سزا میں یہ لوگ ہلاک کر دیے گئے۔ مکہ مکرمہ کے اکثر تاجر اور بعض مدینہ منورہ کے تاجر بھی اسی برائی میں مبتلا تھے۔ ان کی نصیحت اور تربیت کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝١ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝٢
وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝٣ (سورۃ المطففین: ۱۔۳)

PERFECT24U.COM

ترجمہ: بربادی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے جب وہ لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں کاروباری دیانت کا سبق دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝٩ (سورۃ الرحمٰن: ۹)

ترجمہ: اور وزن کو ٹھیک رکھو انصاف کے ساتھ اور تول کو کم نہ کرو۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ناپ تول میں کمی کرنے والوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سپرد دو ایسے فرائض ہیں جن میں غفلت کی وجہ سے پچھلی قومیں ہلاک کر دی گئیں۔ وہ دو فرائض، صحیح ناپ تول کر دینا اور لینا ہیں۔ جو شخص بھی اپنی کمائی بڑھانے کے لیے جھوٹی قسمیں کھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ممکن ہے کہ جھوٹی قسم سے اسے عارضی فائدہ ہو لیکن حقیقت میں اس کی مستقل آمدنی یقیناً گھٹ جاتی ہے۔

ذخیرہ اندوزی بھی کاروباری بددیانتی کی ایک بڑی مثال ہے۔ ذخیرہ اندوزی کرنے والے کو گناہ گار قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

''جو شخص کسی خوراک کو چالیس دن تک ذخیرہ کرے تو وہ اللہ سے بری اور اللہ اس سے بری ہے۔'' (مسند احمد)

اسلامی کاروبار کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ تاجر فروخت کے وقت خریدار کو ان اشیاء کے عیوب بھی بتائے جنہیں وہ بیچنے لگا ہے۔

کاروبار میں امانت داری کے فوائد:

سچائی اور امانت داری پر کی گئی تجارت سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

PERFECT24U.COM

۱۔ امانت داری سے کی گئی تجارت سے حلال روزی کمانے کے ذرائع میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۔ جھوٹ اور بد دیانتی سے معاشی استحصال کو فروغ ملتا ہے جبکہ امانتداری سے کی گئی تجارت اور کاروبار سے معاشرے کی معاشی ترقی ممکن ہوتی ہے۔ افراد امانت اور سچائی کے اصولوں کو اختیار کرتے ہیں اور دھوکے اور بددیانتی سے اجتناب کرتے ہیں۔

۳۔ معاشرتی بدامنی کے خاتمے میں مدد ملتی ہے کیونکہ ہر شخص حلال ذرائع سے روزی کمانے میں مصروف عمل ہوتا ہے اور دوسروں کے اموال ناجائز اور حرام طریقے سے نہیں کھاتا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ کاروبار میں دیانت کے بارے میں اسلامی تعلیمات لکھیں۔

ii۔ کاروبار میں بددیانتی سے کیا مراد ہے؟

iii۔ کاروبار میں امانت داری کے فوائد لکھیں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایماندار تاجر کے لیے کیا فرمایا؟

ii۔ کاروبار میں نرم رویہ رکھنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان لکھیں۔

iii۔ کس پیغمبر کی قوم کاروبار میں بددیانتی کا ارتکاب کرتی تھی؟

iv۔ کن دو فرائض میں غفلت کے باعث پچھلی قومیں ہلاک کر دی گئیں؟

PERFECT24U.COM

v۔ ذخیرہ اندوزی کی مذمت حدیث کی روشنی میں تحریر کریں۔

vi۔ جھوٹ اور بددیانتی معیشت پر کیا اثر ڈالتی ہے؟

۳۔ درست الفاظ سے خالی جگہ پر کریں۔

i۔ امت مسلمہ کا ________ حصہ رزق تجارت میں ہے۔

ii۔ انسان کے لیے سب سے بہتر کمائی ________ ہے۔

iii۔ سیدنا خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ________ دیکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکاح کا پیغام دیا۔

iv۔ رزق حلال کی تلاش کو ________ قرار دیا گیا ہے۔

v۔ کاروبار میں دیانت داری یہ ہے کہ تاجر اپنا مال بیچنے کی غرض سے ________ نہ بولیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۴۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ رزق کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔

(ا) تعلیم میں (ب) کھیتی باڑی میں (ج) تجارت میں (د) صنعت وحرفت میں

ii۔ کاروباری بددیانتی میں مبتلا تھی۔

(ا) سیدنا شعیب علیہ السلام کی قوم (ب) سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم

(ج) سیدنا ہود علیہ السلام کی قوم (د) سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم

iii۔ ذخیرہ اندوزی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ بری ہوتا ہے۔

(ا) ۴۰ دن تک (ب) ۳۵ دن تک (ج) ۴۵ دن تک (د) ۳۰ دن تک

iv۔ کم تولنے والوں کے لیے ہے

(ا) وَیْلٌ (ب) فلاح (ج) اچھا بدلہ (د) نقصان

v۔ وہ ہم میں سے نہیں جس نے

(ا) جھوٹ بولا (ب) وعدہ خلافی کی (ج) دھوکہ دیا (د) ملاوٹ کی

PERFECT24U.COM

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

ایک ترازو لے کر مختلف اشیاء کا دُرست وزن کر کے ایک دوسرے کو دیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

کاروبار میں دیانت داری کی چند اچھی مثالیں طلبہ/طالبات کو سنائیں اور ان کی آراء پر تبادلہ خیال کریں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۵۔ نظم و ضبط اور قانون کا احترام

نظم و ضبط:

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور ان میں موجود انسان، نباتات، جمادات، حیوانات کی تخلیق کی اور ان سب کو نظم و ضبط اور قانونِ قدرت کا پابند بنایا ہے۔ نظم و ضبط سے مراد کچھ قاعدوں کے مطابق چلنا اور کام کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اس حساب سے دوسری تمام تر مخلوقات کے مقابلے میں انسان کی زندگی اور اس کی معلومات زیادہ باترتیب اور قواعد و قوانین کے پابند ہونی چاہییں تاکہ وہ نہ صرف دنیاوی زندگی کامیابی سے گزار سکے بلکہ اس کو اخروی زندگی میں بھی فلاح نصیب ہو جائے۔

کائنات کے نظام میں غور کریں تو پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام سیاروں اور ستاروں کو ایک خاص ترتیب اور نظم و ضبط کا پابند بنایا ہے۔ سورج اپنے مقررہ وقت پر نکلتا ہے اور روشنی پھیلاتا ہے پھر چاند اپنے وقت پر چاندنی بکھیرتا ہے اور تارے اس کے ساتھ چمکتے ہیں۔ سورج اور چاند کے حساب سے دن اور رات بنتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

PERFECT24U.COM

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ (سورۃ الرحمٰن: ۵)

ترجمہ: سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔

یعنی سورج اور چاند کے آنے جانے کے مقررہ اوقات ہیں۔ ان کے آنے اور جانے کے راستے مقرر ہیں اور یہی کائنات کا نظم و ضبط ہے۔ اسی نظم و ضبط اور قاعدے قانون کی پاسداری میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ﴿۸﴾ (سورۃ الرحمٰن: ۷۔۸)

ترجمہ: اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کیا کہ ترازو (سے تولنے میں) حد سے تجاوز نہ کرو۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

انسان کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے تمام حیوانات، نباتات، جمادات، افلاک اور نجوم کو قواعد وقوانین کا پابند بنایا ہے اوران کے پاس اختیار نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے افعال انجام دیں۔ سوائے انسان کے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا اور اسے اختیار دیا کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کرتے ہوئے اور قرآن وحدیث کی تعلیمات کو سمجھ کر قواعد وقوانین کی پابندی کرے اور اپنی زندگی کو نظم وضبط سے گزارے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بن سکے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہی بات سکھائی ہے کہ اگر وہ کائنات میں غور وفکر کرے گا تو اسے ہر چیز میں نظم وضبط اور قواعد وقوانین کی پابندی نظر آتی آئے گی۔ اور جس دن یہ نظم وضبط نہ ہوگا وہی دن قیامت کے ظہور کا ہوگا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝

(سورۃ القارعۃ: ۴۔۵)

PERFECT24U.COM

ترجمہ: اس دن انسان اڑتے ہوئے پتنگوں کی مانند ہو جائیں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی مانند اڑتے پھریں گے۔

زمین کے اندر کششِ ثقل ختم ہو جائے گی تو انسان زمین پر قدم رکھ کر چل نہیں سکیں گے بلکہ خلا میں اڑتے پھریں گے جیسا کہ پتنگے ہوں اور زمین کے اندر کے ہر قسم کے کاروبار معطل ہو جائیں گے اسی طرح پہاڑ جنھیں اللہ تعالیٰ نے کیلوں کی طرح زمین میں گاڑ رکھا ہے جب یہ ہل جائیں گے تو پوری زمین تھرتھراتی ہوئی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گی۔

عبادات میں نظم وضبط اور قانون کا احترام:

اللہ تعالیٰ نے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ جیسی عبادات کو بھی نظم وضبط کے ساتھ مقرر فرمایا ہے اور انسان کو یہ سکھایا ہے کہ کسی بھی کام کو کرنے کے لیے وقت اور قواعد وقوانین سے بے نیازی ممکن نہیں۔ مثلاً نماز کے اوقات اور اس کی رکعات اور شروط مقرر کردہ ہیں۔ اسلام عمل کا دین ہے اس نے نماز جیسے فرض کو دن رات میں پانچ مرتبہ فرض قرار دیا ہے اگر اس کے اوقات مقرر نہ ہوں تو انسان مستعدی سے ان فرائض کو انجام نہیں دے سکتا۔ اسی لیے ہر منظم، باقاعدہ اور دائمی عمل کے لیے اوقات کا مقرر ہونا ضروری ہے۔ جب انسان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو کسی کام کے کرنے کے لیے

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

چوبیس گھنٹوں کی مہلت ہے تو وہ ہمیشہ سستی اور کاہلی سے اس کام کو ایک وقت سے دوسرے پر ٹالتا جاتا ہے یہاں تک کہ دن ختم ہو جاتا ہے اور آخری گھڑی بھی گزر جاتی ہے لیکن جب کاموں کے اوقات مقرر ہوں تو ہر مقررہ وقت کے آنے پر انسان اپنے فرائض کو یاد رکھتا ہے اور تمام کام پابندی کیساتھ بلا ناغہ پورے ہو جاتے ہیں۔ یہی حال وقت پر نمازوں کے ادا کرنے میں ہے۔ اہل ایمان کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے، ان کو ہمیشہ پابندی سے ادا کرنے والے، اور ان کی نگرانی کرنے والے ہوتے ہیں۔

روزہ جیسی عظیم عبادت مخصوص ماہ اور مخصوص اوقات میں چند قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے ادا کیا جاتا ہے یعنی سحر سے افطار تک انسان کھانے پینے اور اس چیز سے رکا رہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے قانون اسلام نے روکا ہے۔ زکوٰۃ بھی خاص مقدار سے زیادہ مال ہونے کے بعد پورا سال گزرنے پر فرض ہوتی ہے۔ اور اس کے ادا کرنے میں قانون یہ ہے کہ جو آٹھ مصارف زکوٰۃ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتائے ہیں انہی پر خرچ کی جائے ورنہ ادائیگی نہ ہوگی۔ حج جیسی عظیم عبادت بھی سال بھر میں صرف ذوالحجہ کے مہینے کے مخصوص دنوں میں ہی فرض ہے۔ اس کا نظم و ضبط یہ ہے کہ ایک مخصوص لباس یعنی احرام میں کچھ چیزوں مثلاً گالی گلوچ، شکار اور خوشبو لگانے سے بچ کر اس فرض کو ادا کیا جاتا ہے۔ اگر ان قوانین اور نظم و ضبط کا خیال نہ رکھا جائے گا تو یہ فریضہ ادا نہیں ہوگا۔ چنانچہ ہر مسلمان کو نظم و ضبط کا خیال رکھنا چاہیے۔

PERFECT24U.COM

طلبہ کی زندگی میں نظم و ضبط اور قانون کے احترام کی اہمیت:

ایک طالب علم کی زندگی میں نظم و ضبط اور قانون کے احترام کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ طالب علم اپنے تمام کاموں کے اوقات مقرر کر لے۔ وقت پر سوئے، وقت پر جاگے، وقت پر سکول جائے، اپنے یونیفارم، بالوں اور جوتوں کا خیال رکھے۔ اسی طرح سکول کے اندر کے قواعد و قوانین کا احترام کرنا، توجہ سے تعلیم حاصل کرنا، اپنے اساتذہ کا کہا ماننا، سکول کے قوانین کی پابندی کرنا، کمرہ جماعت میں حاضر رہنا وغیرہ یہ سب نظم و ضبط اور قانون کے احترام ہی سے ممکن ہے۔

اسکول کے علاوہ گھر اور گھر سے باہر بھی صفائی کا خیال رکھنا، آلودگی سے بچنا اور بچانا، قطار بنانا اور دوسروں کی حق تلفی نہ کرنا۔ اسی طرح کام اور ملازمت کی جگہوں میں جاتے وقت اوقات کار کی پابندی کرنا اور اپنے فرائض کی مکمل ادائیگی کرنا بھی نظم و ضبط ہے۔ نظم و ضبط اور قوانین کا احترام نہ صرف ایک شخص کی انفرادی زندگی میں اہمیت رکھتا ہے بلکہ اجتماعی زندگی کی فلاح و ترقی کا دارومدار بھی اسی پر ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

قانون کا احترام:

قواعد وضوابط کو قانون کہتے ہیں۔ معاشرے میں موجود ہر فرد پر ان کی پابندی لازم ہے۔ ورنہ بے شمار خرابیاں اور برائیاں پھیلنے کے امکانات بڑھتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے امن و آشتی بڑھتی ہے۔ اس قانون میں ہر شخص کو یکساں درجہ حاصل ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے زمین میں فساد کرنے سے روکا ہے اور فرمایا ہے:

لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ (سورۃ البقرۃ: ۱۰)

ترجمہ: زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔

زمین میں فساد پھیلانا دراصل قوانین کی پابندی اور احترام نہ کرنا ہے۔

PERFECT24U.COM

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قوانین کے احترام کی مثالیں:

اللہ تعالیٰ نے کائنات کے نظام کو قائم رکھنے کے لیے سب سے پہلے عدل کا حکم دیا ہے پھر احسان کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے واسطے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کو آمادہ رہو، اور لوگوں کی عداوت تمہارے لیے اس جرم (کے ارتکاب) کا باعث نہ ہو کہ (معاملات میں) انصاف نہ کرو (نہیں ہر حال میں) انصاف کرو کہ (شیوۂ) انصاف پرہیز گاری سے قریب تر ہے (سورۃ المائدہ: ۸)

ایک مرتبہ قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا۔ قریش کے سرداروں کو اپنی بے عزتی کا خوف ہوا تو انہوں نے جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سفارش کو کہا۔ جب انہوں نے اس عورت کی سفارش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تم سے پہلی امتیں اسی لیے ہلاک ہوگئیں کہ ان میں سے جب کوئی باعزت شخص جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور کمزور شخص جرم کرتا تو اسے سزا دی جاتی اللہ تعالیٰ کی قسم اگر فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔"

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قانون کی پاسداری اور احترام کی ایک مثال صلح حدیبیہ ہے۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب سیدنا ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار سے بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ گئے تو کفار کے انہیں واپس مانگنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں واپس فرما دیا اگرچہ ابھی یہ قانون زبانی طے ہوا تھا لکھا نہیں گیا تھا۔

زبان سے کلمہ حق نکالنا بھی قانون کا احترام ہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اور اس کو ہاتھ سے مٹانے کی طاقت رکھتا ہو تو ہاتھ سے مٹا دے ورنہ زبان سے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے، لیکن یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

قوانین معاشرے کے تمام افراد کے لیے ایک جیسے ہونے چاہییں اور کسی کو بھی قانون سے بالاتر نہیں سمجھنا چاہیے۔

ہمیں مسلمان اور اچھے پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے اسلامی اصولوں اور قوانین کی پابندی اور احترام کرنا چاہیے۔ اسی میں ہی ہماری دنیا اور آخرت کی نجات ہے۔

مشق

PERFECT24U.COM

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ نظم وضبط سے کیا مراد ہے؟ قرآن مجید سے نظم وضبط کی مثالیں دیں۔

ii۔ اسلامی عبادات کس طرح ہمیں نظم وضبط اور قانون کا احترام سکھاتی ہیں؟ وضاحت کریں۔

iii۔ طلبہ کی زندگی میں نظم وضبط اور قانون کے احترام کی کیا اہمیت ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ قانون کسے کہتے ہیں؟

ii۔ قانون کے احترام سے کیا مراد ہے؟

iii۔ زمین میں فساد سے کیا مراد ہے؟

iv۔ پچھلی امتیں کس گناہ کی پاداش میں ہلاک کی گئیں؟

v۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قانون کا احترام کس طرح کرنا سکھایا؟

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ اللہ تعالیٰ نے نظم و ضبط کا پابند بنایا ہے۔

(ا) انسانوں کو (ب) نباتات و جمادات کو (ج) حیوانات کو (د) تمام کائنات کو

ii۔ ترازو میں بے اعتدالی ہے۔

(ا) نظم و ضبط سے انحراف (ب) قوانین کی پاسداری سے انحراف

(ج) عہد سے انحراف (د) مندرجہ بالا سب چیزوں سے انحراف

iii۔ قیامت کے دن انسان اڑتے پھریں گے۔

(ا) مکھیوں کی مانند (ب) روئی کی مانند (ج) ذروں کی مانند (د) پتنگوں کی مانند

iv۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو زمین کے لیے بنا رکھا ہے۔

(ا) کیلیں (ب) کھونٹیاں (ج) ہتھوڑیاں (د) کانٹے

v۔ اوقات مقرر کرنے سے انسان اپنے کام انجام دیتا ہے۔

(ا) سستی سے (ب) بے دلی سے (ج) مستعدی سے (د) خلوص سے

PERFECT24U.COM

vi۔ اہلِ ایمان کی خصوصیت ہے کہ وہ

(ا) نماز کی پابندی کرنے والے ہوتے ہیں (ب) نماز کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں

(ج) نماز کی نگرانی کرنے والے ہوتے ہیں (د) یہ تینوں خصوصیات رکھتے ہیں۔

vii۔ روزہ میں سحر و افطار کی پابندی

(ا) سنت ہے (ب) ضروری ہے (ج) پسندیدہ ہے (د) اچھی ہے

viii۔ حج کے دوران نہیں کرنا چاہیے

(ا) گالی گلوچ (ب) لین دین (ج) تجارت (د) سفر

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۴۔ درست الفاظ سے خالی جگہ پر کریں۔

i۔ سورج اور ________ حساب سے ہیں۔

ii۔ قیامت کے دن لوگ ________ کی مانند ہوں گے۔

iii۔ تمام عبادات ________ سکھاتی ہیں۔

iv۔ اور زمین میں ________ مت پھیلاؤ۔

v۔ قبیلہ ________ کی عورت نے چوری کی تھی۔

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

ہر طالب علم اپنے لیے نظم و ضبط کی روشنی میں نظام الاوقات مقرر کرے اور اس کی پابندی کرے۔

PERFECT24U.COM

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ/ طالبات کو سکول کے قواعد و ضوابط اور نظام الاوقات سے آگاہ کریں اور ان کی آراء لیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۶۔ اتحادِ ملی

مفہوم:

لفظ "اتحاد" عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مطلب ہے "ایک ہونا" اور "ملی" ملت سے بنا ہے یعنی ایک امت یا ایک قوم اور اتحادِ ملی سے مراد امتِ مسلمہ کا ایک ہونا اور اس کی بنیاد اسلام کے نظریاتی بنیادوں پر استوار ہونا ہے۔

قرآن مجید میں تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (سورۃ الحجرات: ۱۰)

ترجمہ: بلاشبہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

لفظ اخوت کا معنی بھائی چارہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے نعمت قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

PERFECT24U.COM

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ
قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا (سورۃ آلِ عمران: ۱۰۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے مگر اس نے تمہارے دلوں میں محبت و الفت ڈال دی اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔

امتِ مسلمہ کا تصور اس حدیث مبارک سے بھی اچھی طرح واضح ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"باہمی شفقت و مہربانی میں تم اہلِ ایمان کو ایک جسد کی مانند دیکھو گے اگر اس کے جسم کا ایک عضو دکھ میں مبتلا ہو تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔"

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

باہمی اتحاد اور وحدت و یگانگت بھی اخوت کے تقاضوں میں سے ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ وحدت اور یگانگت کے راستوں پر چلیں۔ اسی اتحاد اور اتفاق کو امتِ مسلمہ کی روح قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آلِ عمران: ۱۰۳)

ترجمہ: تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

اتحاد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے بتایا گیا کہ اگر مسلمان اتحاد کو چھوڑ دیں گے تو وہ کمزور پڑ جائیں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور آپس میں تنازع نہ کرو پس تمہارے اندر کمزوری واقع ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی''

(سورۃ الانفال: ۴۶)

PERFECT24U.COM

تمام اسلامی عبادات مسلمانوں کے اندر اتحاد و اتفاق بڑھانے کی ترغیب دیتی ہیں۔ مثلاً نماز، زکوۃ، روزہ، حج سب کی ادائیگی اتحاد و اتفاق اور یگانگت کی ترویج کا باعث بنتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ تمام اخلاقی تعلیمات جو اسلام کا خاصہ ہیں وہ مسلمانوں کو نیک ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ہونے کا درس دیتی ہیں۔

امتِ مسلمہ کا اتحاد و اتفاق وقت کی اہم ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم بھی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پیارے وطن پاکستان کو ترقی یافتہ بنانے کے لیے اسلامی اصولوں پر چلیں اور ہم میں سے ہر ایک اس نیک کام کی ابتدا اپنے گھر سے کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا (سورۃ الحجرات: ۹)

ترجمہ: اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اتحادِ ملی کے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن وسنت کے احکامات کو ہر وقت پیشِ نظر رکھیں اور لسانی، جغرافیائی اور علاقائی تعصبات سے بالاتر ہو کر سوچیں۔ نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث مبارک ذہن میں رکھیں کہ

"ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو قوت پہنچاتا ہے۔"

اس حدیث کی رُو سے ہر مسلمان کو دوسرے مسلمانوں کا دست و بازو بننا چاہیے اور ان کے ہر دکھ درد میں شریک ہونا چاہیے۔ اگر امت مسلمہ ان اصولوں پر عمل پیرا رہے تو اغیار کے ہتھکنڈوں سے بچ سکتی ہے۔

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ اتحادِ ملی کیوں ضروری ہے؟ دلائل دیں۔

ii۔ تمام عبادات اتحاد کا سبق دیتی ہیں۔ کس طرح؟ وضاحت کریں۔

iii۔ قرآنی آیات کی روشنی میں اخوت اور اتحادِ ملی پر مضمون لکھیں۔

PERFECT24U.COM

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ اتحاد کس زبان کا لفظ ہے؟ اس کا معنی بتائیں۔

ii۔ اخوت سے کیا مراد ہے؟

iii۔ امت مسلمہ کے تصور کو واضح کرنے کے لیے ایک حدیث لکھیں۔

iv۔ اگر مسلمانوں کے درمیان تنازع ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

v۔ امتِ مسلمہ کا اتحاد کیوں ضروری ہے؟

۳۔ خالی جگہ پر کریں۔

i۔ اگر مومنوں میں سے کوئی دو ________ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔

ii۔ اسلامی عبادات مثلاً نماز ________ زکوٰۃ، حج اتحادِ ملی کا درس دیتی ہیں۔

iii۔ اور آپس میں تنازع نہ کرو پس تمہارے اندر ________ واقع ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

iv۔ تمام مسلمان ________ ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

v۔ باہمی شفقت و مہربانی میں تم اہلِ ایمان کو ایک ________ کی مانند دیکھو گے۔

vi۔ تم سب مل کر اللہ کی ________ کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔

vii۔ اخوت کا معنی ________ ہے۔

viii۔ بھائی چارہ ایک ________ ہے۔

ix۔ پاکستان کو ________ بنانے کے لیے اسلامی اصولوں پر چلیں۔

۴۔ درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ اتحاد کا لفظ ہے۔

(ا) عربی کا (ب) فارسی کا (ج) اردو کا (د) فرانسیسی کا

ii۔ اخوت کا معنی ہے۔

(ا) دوستی (ب) بھائی چارہ (ج) رشتہ داری (د) برادری

iii۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو تھامنے سے مضبوط ہوتا ہے۔

(ا) ملک (ب) عدل (ج) معاشرہ (د) اتحادِ ملی

iv۔ اسلام کے آنے سے قبل لوگ آپس میں تھے۔

(ا) بھائی (ب) دوست (ج) خیر خواہ (د) دشمن

v۔ اختلافات کی صورت میں بھائیوں کے درمیان کروا دو۔

(ا) لڑائی (ب) صلح (ج) فساد (د) تینوں غلط ہیں

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

ہر طالب / طالبہ سبق میں موجود چاروں قرآنی آیات کو باترجمہ خوش خط لکھے۔

ہدایات برائے اساتذہ

معلم پاکستان میں علاقائیت، لسانیت اور فرقہ واریت کے مہلک اثرات سے طلباء کو آگاہ کرے۔

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۷۔ جہاد

جہاد کا لفظ جہد سے نکلا ہے جس کے لفظی معنی ہیں کسی کام کے لیے کوشش و محنت کرنا اور اپنے مقصد تک پہنچنے کے لیے اپنی ساری طاقت لگا دینا۔ مسلمان کا یہ جہاد کسی اور مقصد کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی غرض سے ہوتا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین پر پوری طرح عمل کرنے اور اسے دوسرے بندوں تک پہنچانے کے لیے وہ سب کچھ کر ڈالا جائے جو انسان کے بس میں ہے اور اپنی پوری قوتیں اس مقصد کے حصول میں لگا دی جائیں۔ جو شخص جہاد میں حصہ لیتا ہے اسے مجاہد کہتے ہیں۔

جہاد کی اہمیت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے نہ جہاد کیا اور نہ اس کے دل میں جہاد کا خیال آیا وہ منافقت کی ایک حالت پر مر گیا۔ جہاد میں ایک مسلمان اپنا مال، اپنا وقت، اپنی صلاحیت اور بالآخر اپنی جان بھی دین کی حفاظت اور سربلندی کے لیے صرف کر دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ بظاہر یہ جہاد ایک ناگوار بات لگتی ہے لیکن یہ تم پر لازم قرار دے دی گئی ہے۔ (البقرۃ: ۲۱۶) ارشاد فرمایا کہ پوری طرح اللہ کے دین اور اس کی فرمانبرداری کی راہ ہموار کرنے کے لیے ضروری ہے کہ "فتنہ" کی حالت ختم ہو جائے۔ فتنہ کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے راستے میں روڑے اٹکائے جائیں، لوگوں کو اسلام کی پیروی کا حق نہ دیا جائے اور انہیں اپنے حقیقی مالک کی بندگی سے روکا جائے۔ یہ ایسا ظلم ہے جس سے بڑا کوئی ظلم نہیں ہوسکتا۔ یہ قتل سے بھی بڑا ظلم ہے۔ کیونکہ قتل کے ذریعے سے تو انسان کو محض چند روز زندگی سے محروم کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی کو اطاعت الٰہی سے روکا جائے اور پروردگار حقیقی کا بندہ بننے کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کی جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اصل زندگی تباہ کر دی گئی اور اسے آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کی بے پایاں نعمتوں سے محروم کر دیا گیا۔

PERFECT24U.COM

جہاد کے مقاصد:

۱۔ پوری دنیا میں دینِ اسلام کے عادلانہ نظام کو نافذ اور غالب کرنے کے لیے دعوتِ اسلام کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے طاقت استعمال کی جائے گی۔ اس کو اقدامی جہاد کہتے ہیں اور یہ فرضِ کفایہ ہے۔

۲۔ اپنے دفاع اور حفاظت کے لیے: یعنی جب کوئی دوسرا آپ پر حملہ کرے تو اپنے دین اور اسلامی ریاست کی حفاظت کے لیے ہتھیار اٹھائے جائیں۔ اس کو دفاعی جہاد کہتے ہیں اور یہ فرضِ عین ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۳۔ فتنہ دفع کرنا: یعنی جب انسان پر ظلم کیا جائے، اللہ کے بندوں کو اپنے بنائے ہوئے قوانین کی غلامی پر مجبور کیا جائے، بندوں تک ان کے مالک حقیقی کا دین نہ پہنچنے دیا جائے اور دعوتِ دین کے قانونی راستے بند کر دیے جائیں تو برائی، زیادتی اور "فتنے" کو ختم کرنے کے لیے طاقت استعمال کی جائے۔

۴۔ مظلوموں کی مدد کے لیے: اسی طرح اگر کہیں مسلمانوں پر ظلم کیا جارہا ہو تو انہیں ظالموں کے پنجے سے نجات دلانے کے لیے بھی جہاد ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

"اے مسلمانو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے کس مردوں، عورتوں اور بچوں کی حمایت میں نہیں لڑتے جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور اپنے اللہ سے دعا کر رہے ہیں کہ ہمیں ظالموں کی اس بستی سے نکال اور ہمارے لیے اپنے ہاں سے کوئی حامی اور مددگار بھیج"

۵۔ عہد شکنی: اگر دشمن عہد شکنی کرے تو سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۲ میں ان سے جنگ کا حکم ہے۔

مجاہدین کی فضیلت:

PERFECT24U.COM

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت تلواروں کے سایے میں ہے یعنی حصول جنت بغیر جہاد کے مشکل ہے۔ جو شخص اسلام کے لیے اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا جان دے دے اسے شہید کہتے ہیں اور اسلام میں شہید کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ اسے "مردہ" کہنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ فرمایا گیا کہ وہ زندہ ہے۔ اپنے پروردگار کے پاس سے "رزق" پارہا ہے۔ البتہ تمہیں اس کی زندگی کا شعور نہیں ہے۔

جہاد کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مالی قربانی بھی ضروری ہے۔ اسے اسلام نے مالی جہاد قرار دیا ہے۔ جو لوگ جہاد میں شامل ہونے کے لیے اپنے گھر بار چھوڑ کر اللہ کی راہ میں نکلے ہوئے ہیں ان کے گھر والوں کی دیکھ بھال بھی ضروری ہے۔ کسی بھی مشکل وقت میں ان کی مدد کی جائے۔ ان کے مسائل حل کیے جائیں۔ اور ان کی جان، مال، عزت اور جائیداد کی حفاظت کی جائے۔

جو خوش نصیب مسلمان جہاد میں شہادت کا مرتبہ حاصل کرلیں ان کے خاندان کی دیکھ بھال تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ ان کے گھر والوں کی کفالت، ان کے کھانے پینے، لباس، علاج اور مکان کا بندوبست کیا جائے۔ ان کے بچوں کی تعلیم، تربیت اور تمام تعلیمی ضروریات کا انتظام کیا جائے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں کسی مجاہد کو سامان بہم پہنچایا یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی اچھی طرح خبرگیری کی اس نے بھی جہاد میں حصہ لیا۔''

جہاد جاری رہے گا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جہاد قیامت تک جاری رہے گا''۔ دنیا کے مختلف حصوں میں آج بھی جہاد ہورہا ہے۔ بے شمار مجاہدین اسلام آج بھی اپنے دین کی حفاظت، ظلم سے نجات، آزادی کے حصول اور اپنے مظلوم بھائیوں کی امداد کے لیے جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لے رہے ہیں۔

طلباء کے فرائض:

بطور ایک طالب علم ہم اگر اس جہاد میں عملاً شامل نہیں ہو سکتے لیکن جہاد کی تیاری کے سلسلے میں مالی امداد تو مہیا کرسکتے ہیں۔ مجاہدین وشہدا کے گھر والوں کی خدمت اور دیکھ بھال میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ہم اپنے ملک کی ترقی اور اسلام کی اشاعت کے لیے زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر علم حاصل کریں تاکہ اسلام کی سربلندی اور اشاعت میں عملی طور پر حصہ دار بن سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن، سنت اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گہرا مطالعہ کریں اور ملک وملت کی عزت وترقی کے لیے سائنسی علوم کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں اس طرح اپنی علمی استعداد اور وسائل حیات میں اضافہ کریں۔ نیز جسمانی طور پر بھی اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ تندرست وتوانا بنائیں۔ لیکن بنیادی مقصد محض اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے کے بجائے اسلام اور ملک وملت کی خدمت ہونا چاہیے۔

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

۱۔ جہاد فی سبیل اللہ کا مفہوم بیان کریں۔

۲۔ جہاد کے مقاصد بیان کریں۔

۳۔ طلباء جہاد میں کس طرح حصہ لے سکتے ہیں؟

۴۔ فتنہ کا مفہوم اور اس کی حقیقت بیان کریں۔

۵۔ مجاہدین کی فضیلت بیان کریں۔

۶۔ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) جہاد ---------- تک جاری رہے گا۔

(ب) مسلمان اللہ تعالیٰ کی ---------- کے لیے جہاد کرتا ہے۔

(ج) جو شخص جہاد میں حصہ لیتا ہے اسے ---------- کہتے ہیں۔

(د) جو شخص جہاد میں مارا جائے اسے ---------- کہتے ہیں۔

(ہ) جس نے مجاہد کے گھر والوں کی خبر گیری کی اس نے بھی ---------- میں حصہ لیا۔

(ز) شہید کو ---------- کہنے کی اجازت نہیں۔

PERFECT24U.COM

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

دنیا کے جن حصوں میں مسلمان آزادی اور حق خودارادیت کے حصول کے لیے جہاد کر رہے ہیں ان کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ جماعت کو گروپوں میں تقسیم کر کے ہر گروپ مختلف ممالک کی جدوجہد آزادی کا مطالعہ کر کے مضمون تیار کرے اور سکول میگزین یا مناسب رسائل و اخبارات میں اشاعت کے لیے بھجوائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

باب پنجم

مشاہیر اسلام

۱۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ابتدائی حالات:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے اعلان سے پانچ برس قبل پیدا ہوئیں۔ ان کی پیدائش کے بارے میں روایات میں اختلاف ہے۔ کچھ روایات کے مطابق آپؓ بعثت نبوی سے ایک سال پہلے پیدا ہوئیں اور بعض روایات میں آپؓ کا سال پیدائش، بعثت نبوی کا سال ہی بتایا گیا ہے۔

PERFECT24U.COM

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھوٹی صاحبزادیاں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ اس میں اختلاف ہے کہ ان میں زیادہ کم عمر کون ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل کا سلسلہ:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی امتیازی شان یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل کا سلسلہ صرف آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جاری ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے شیر خوارگی کی عمر میں ہی انتقال فرما گئے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بیٹیوں میں سے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں عبد اللہ بن عثمان پیدا ہوئے لیکن شیر خوارگی میں ہی فوت ہو گئے۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی، سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں علی پیدا ہوئے لیکن وہ بھی بچپن میں ہی انتقال فرما گئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی امامہ بنت ابی العاص پیدا ہوئیں ان کی نسل بھی ختم ہو گئی۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے القاب:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کئی القاب ہیں مثلاً الزہراء (تازہ پھول کی طرح پاکیزہ) بتول (اللہ کی سچی بندی) بضعۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کا ٹکڑا) سیدۃ نساء العالمین (تمام دنیا کی عورتوں کی سردار) سیدۃ نساء الجنۃ (جنتی عورتوں کی سردار) طاہرہ، مطہرہ، راضیہ، مرضیہ اور زاکیہ۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بچپن:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچپن ہی سے بہت سنجیدہ تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت میں سادگی، ذہانت اور عقل مندی نمایاں تھی۔ ایک دفعہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ماجدہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسی رشتہ دار کی شادی تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی تمام بیٹیوں کے لیے اچھے کپڑے اور زیور بنوائے لیکن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سادہ لباس ہی کو ترجیح دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قیمتی اور زرق برق لباس کی بجائے سادگی پسند تھی۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت ذہین تھیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حافظہ بھی بہت تیز تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کچھ بھی اپنے والد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتیں، انہیں اپنے حافظے میں محفوظ فرما لیا کرتیں۔

PERFECT24U.COM

بعثت نبوی کے دسویں سال سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات پا گئیں۔ پرخلوص والدہ کی وفات نے نوعمر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت متاثر کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت غمگین رہنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ چنانچہ تبلیغ دین کی مصروفیات کے باوجود وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے وقت نکالتے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تسلی دیتے اور نہایت محبت و شفقت کا اظہار فرماتے تھے اور انہیں بہترین نصیحتیں فرمایا کرتے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلانیہ دعوتِ دین کا آغاز فرمایا تو کفار مکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سخت تکالیف دینے لگے۔ کفار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہوں میں خار بچھاتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خاک ڈالتے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ کفار مکہ میں سے کسی ایک نے ابوجہل کے کہنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پتہ چلا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوڑ کر آئیں اور

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ اوجھڑی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک سے ہٹائی۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکالیف دیکھ کر بہت پریشان اور بے قرار ہوتیں۔ ایسی حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی دلجوئی فرماتے اور تسلی دیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے:

"میری بیٹی گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ تمہارے باپ کو اکیلا نہیں چھوڑے گا۔"

مدینہ منورہ کی طرف ہجرت:

کفارِ مکہ کی مسلمانوں کو دی جانے والی اذیت رسانیاں دن بدن بڑھتی جا رہی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمانے کا حکم دے دیا۔ ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے اہل وعیال کو لانے کے لیے مکہ مکرمہ بھیجا۔ اس طرح سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مدینہ منورہ کی طرف اپنے خاندان کے ہمراہ ہجرت فرمائی۔

PERFECT24U.COM

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شادی:

جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پندرہ سال ساڑھے پانچ مہینے کی ہوئیں تو ۳ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نکاح سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرما دیا۔ اس وقت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک ۲۱ سال تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی کو معمولی سا جہیز دیا اس میں ایک بستر، ایک تخت، چمڑے کا ایک تکیہ، ایک مشکیزہ، مٹی کے دو برتن، ایک چکی، ایک پیالہ، دو چادریں اور ایک جائے نماز شامل تھیں۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رخصت ہو کر سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آ گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک برتن میں پانی منگوایا، اس میں اپنے مبارک ہاتھ ڈال کر سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سینے اور بازوؤں پر چھڑکا۔ پھر دعا فرمائی اور واپس تشریف لے گئے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چال، ڈھال اور عادات میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے گھر کے کام کاج کے دوران بھی ذکر الٰہی میں مشغول رہتی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ کی راہ میں کسی سائل کو محروم نہ فرماتی تھیں۔

قبیلہ بنی سلیم میں سے ایک بوڑھے شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آ کر مسلمان ہو گئے۔ وہ بہت محتاج تھے۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں لے کر دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گھر گئے تاکہ ان کے کھانے کا بندوبست ہو سکے مگر ہر جگہ سے معذرت کی گئی۔ پھر انہیں لے کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر دستک دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

"اللہ کی قسم، آج گھر میں سب کو تیسرا فاقہ ہے۔ دونوں بچے بھوکے سوئے ہیں لیکن آپ کو خالی ہاتھ نہ جانے دوں گی۔ یہ میری چادر شمعون یہودی کے پاس لے جائیے ان سے کہیں کہ اس کے بدلے کچھ اناج دے دیں"

شمعون نے کچھ اناج دے کر چادر بھی واپس کر دی اور مسلمان ہو گئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اناج پیس کر روٹیاں تیار کر دیں تو سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کچھ کھانا بچوں کے لیے رکھنے کا مشورہ دیا تو جواب دیا:

"جو چیز میں اللہ کی راہ میں دے چکی ہوں وہ میرے بچوں کے لیے جائز نہیں ہو سکتی۔"

PERFECT24U.COM

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنگوں میں بھی شریک ہوتی تھیں۔ مجاہدوں اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ غزوہ احد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شیر خوار بچے حضرت حسن کو گود میں لے کر میدان جنگ میں آتی تھیں۔ اسی طرح غزوہ احزاب میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خندق کھودنے میں مصروف تھے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھانا بنا کر پیش کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالِ غنیمت کا صرف پانچواں حصہ پاس رکھ کر باقی مجاہدوں اور عام مسلمانوں میں تقسیم فرما دیتے پھر اپنا حصہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مشورہ دیا کہ گھر کے کام کاج کرتے کرتے آپ کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے لیے کوئی خادم یا خادمہ مانگ لیں۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی تکالیف بیان کر کے ایک خادمہ کی درخواست کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار فرماتے ہوئے کہا کہ ابھی مجھے اصحاب صفہ کا انتظام بھی کرنا ہے۔ پھر وہ رات کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

تشریف لائے اور فرمایا کہ میں اس سے بہتر چیز بتاتا ہوں وہ یہ کہ تم نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمد اللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو اور رات سونے سے پہلے ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ اس عمل سے تمہاری تھکاوٹ دور ہو جائے گی اور یہ عمل تمہارے لیے لونڈی اور غلام رکھنے سے بھی بہتر ہوگا۔ ان تسبیحات کو تسبیحاتِ فاطمہ کہا جاتا ہے۔

اس واقعہ سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صبر اور سعادت مندی کا پتہ چلتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سکھائی گئیں یہ تسبیحات مسلمانوں کے لیے برکت اور رحمت کے حصول کا بھی ذریعہ بن گئیں۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خبر گیری کے لیے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آٹا گوندھ رہی ہیں اور ذکر الٰہی بھی کرتی جاتی ہیں۔ ان کے لباس پر کئی پیوند تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

"فاطمہ! دنیا کی تکالیف کا صبر سے مقابلہ کرو اور آخرت کی ابدی مسرت کا انتظار کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بہترین اجر دے گا۔"

PERFECT24U.COM

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔ جب کھانا رکھ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روٹی پر تھوڑا سا گوشت رکھ کر فرمایا، یہ فاطمہ کو بھیج دو وہ کئی دن سے فاقہ میں ہے۔

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے کچھ دن پہلے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ان سے ملنے کے لیے تشریف لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتہائی محبت و شفقت سے اُسے اپنے پہلو میں بٹھایا پھر ان کے کان میں سرگوشی فرمائی جسے سن کر وہ آبدیدہ ہو گئیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کان میں ایسی بات فرمائی جسے سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوش ہو گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس واقعے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ پہلی دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے وفات کی خبر دی تھی جس پر میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ اہلِ بیت میں سے سب سے پہلے تم ہی مجھے آ کر ملو گی اور یہ کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو، یہ سن کر میں مسکرانے لگی۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد:

اللہ تعالیٰ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چھ بیٹے، بیٹیاں عطا فرمائی تھیں، جن کے نام یہ ہیں۔ سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا، یعنی یہ کل تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ ان میں سے ایک بیٹا اور بیٹی یعنی سیدنا محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچپن میں ہی انتقال فرما گئے۔

وفات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت غمگین اور اداس رہتیں حتیٰ کہ ۳ رمضان المبارک ۱۱ھ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی وفات فرما گئیں۔ (بحوالہ صحیح بخاری باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ رقم الحدیث 4462) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد وفات پائی۔ اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک انتیس سال تھی۔

جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے سیدہ اسماء بنت عمیس سے فرمایا کہ میں چاہتی ہوں کہ میرا جنازہ پردہ میں لے جایا جائے۔ اس پر سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا کہ وہ لوگ جنازہ کی چارپائی پر درخت کی شاخیں ڈال کر اس پر کپڑا ڈال دیتے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس طریقہ کو پسند فرمایا اور کہا کہ میری وفات ہو جائے تو تم اور سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل کر مجھے غسل دینا۔ چنانچہ اسی طرح کیا گیا۔ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں پردہ میں رات کو دفن کیا جائے اس لیے ایسا ہی کیا گیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اٹھارہ احادیث نبویہ مروی ہیں۔

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت پر جامع تبصرہ کریں۔

ii۔ مدینہ منورہ ہجرت کرنے سے قبل سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی پر روشنی ڈالیں۔

iii۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کس طرح ہوئی؟

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل کا سلسلہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چلا۔ وضاحت کریں۔

ii۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کون کون سے القاب دیے گئے ہیں؟

iii۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جہیز کیا تھا؟

iv۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مرتبہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کان میں کیا سرگوشی فرمائی تھی؟

PERFECT24U.COM

v۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کے نام بتائیے۔

vi۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کب ہوئی؟

vii۔ سیدہ فاطمہ نے اپنے جنازہ اور غسل کے متعلق کیا تاکید فرمائی تھی؟

۳۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعثت کے اعلان سے قبل پیدا ہوئیں۔

(ا) چھ سال قبل (ب) سات سال قبل (ج) ایک سال قبل (د) پانچ سال قبل

ii۔ زہراء کا مطلب ہے۔

(ا) اللہ کی سچی بندی (ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کا ٹکڑا

(ج) جنتی عورتوں کی سردار (د) تازہ پھول کی طرح پاکیزہ

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

iii۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات پا گئیں۔

(ا) بعثت نبوی کے نویں سال (ب) بعثت نبوی کے دسویں سال

(ج) بعثت نبوی کے گیارہویں سال (د) بعثت نبوی کے بارہویں سال

iv۔ ایک کافر نے کس کے کہنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر اوجھڑی رکھ دی۔

(ا) ابولہب کے کہنے پر (ب) ابوجہل کے کہنے پر

(ج) ابوحکم کے کہنے پر (د) عبدالعزیٰ کے کہنے پر

v۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل وعیال کو مدینہ منورہ لانے کے لیے بھیجا

(ا) سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ب) سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ج) سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (د) سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

اپنے معاشرے میں ہونے والی شادی کی تقریبات کا جائزہ لیں کہ ان میں کون سے لوازمات غیر اسلامی ہیں تحریر کرکے اپنے استاد محترم کو دکھائیں۔

PERFECT24U.COM

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ / طالبات سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی پر مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا جائے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب:

محمد بن قاسم کا پورا نام امیر عماد الدین محمد بن قاسم ثقفی تھا۔ وہ طائف کے شہر میں ۷۵ ہجری، ۶۹۴ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام قاسم تھا اور وہ بصرہ کے گورنر تھے۔ ابھی محمد بچپنے میں ہی تھے کہ ان کے والد فوت ہو گئے۔ معاشی حالات بہتر نہ ہونے کے باعث وہ اعلیٰ تعلیم بھی حاصل نہ کر سکے تھے۔ لڑکپن کی عمر سے ہی وہ دمشق کی فوج میں ملازم ہو گئے۔ اور اپنی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے فوج میں اعلیٰ عہدوں پر فائز کیے گئے۔ آپ مشرقی صوبوں کے گورنر حجاج بن یوسف کے بھتیجے تھے۔ یہ اموی خلیفہ ولید اول کا دور تھا۔

شخصیت وکردار:

محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ صرف چودہ سال کی عمر میں ہی فوج کے اعلیٰ عہدوں پر ترقی کر گئے تھے۔ وہ ایک ذہین منتظم اور ایک مدبر جرنیل تھے۔ ان کے اندر فطرتی طور پر پھرتی اور جوشیلا پن تھا۔ وہ پیدائشی قائدانہ صلاحیتیں رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک بہترین عربی شاعر، محب وطن، سیاستدان اور اعلیٰ درجے کے منتظم تھے۔ ان کی ذہانت اور خود اعتمادی کے باعث صرف سترہ سال کی عمر میں ہی وہ ایک عظیم جرنیل بن چکے تھے۔ وہ ایک عظیم عرب فاتح تھے۔

ولید اول کے دور میں جب حجاج بن یوسف کو مشرقی صوبوں کا گورنر بنایا گیا تو اس وقت حجاج کی فوجی کاروائیوں کے نتیجے میں کچھ لوگ باغی ہو کر سندھ میں آ کر پناہ گزین ہو گئے۔ راجہ داہر جو اس وقت سندھ کا حکمران تھا اس نے حجاج کے باغیوں کی واپسی کے مطالبے کے باوجود انہیں اپنے پاس پناہ گزیں رکھا۔ حجاج بن یوسف نے پے در پے سندھ پر فوجی حملے کروائے لیکن صورتحال قابو میں نہ آئی پھر اس نے اپنے بھتیجے محمد بن قاسم کی کمان میں ایک فوج بھیجی۔ محمد بن قاسم نے سراج کے راستے سے سندھ کی جانب چڑھائی کی۔

سندھ کی فتح:

اسلامی تاریخ کے مطابق سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں پہلی دفعہ ہندوستان تک پہنچنے کی کوشش کی گئی تھی، لیکن یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔ اسی طرح سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں سیدنا عبد اللہ ابن عمر سیستان کو فتح

perfect24u.com
PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE

perfect24u.com

کر کے مکران یعنی موجودہ بلوچستان تک آ گئے اور انہوں نے سندھ کا بھی ایک حصہ فتح کر لیا تھا لیکن یہ علاقہ بنجر اور سیم زدہ تھا۔ اس لیے اسے چھوڑ دیا۔

آٹھویں صدی کے آغاز میں سندھ پر حملہ کرنے کے پیچھے کئی عوامل کارفرما تھے۔ مثلاً ایران کی مہم کے دوران میں سندھ کے حکمرانوں نے مسلمانوں کے خلاف اپنے فوجی دستے بھیجے تھے۔ حجاج بن یوسف سے بغاوت کرنے والے کچھ لوگ سندھ میں پناہ گزین ہو گئے تھے اور ایک بڑی اور فوری وجہ یہ تھی کہ سندھ کی ایک بندرگاہ دیبل پر سندھ کے قزاقوں نے مسلمانوں کے ایک بحری بیڑے کو لوٹ لیا جو کہ آٹھ جہازوں پر مشتمل تھا۔ اس بحری بیڑے میں کچھ عرب مسلمانوں کی بیٹیاں اور ان کے اموال تھے اور یہ سب کچھ خلیفہ کے پاس آ رہا تھا کہ دیبل کی بندرگاہ پر قزاقوں نے اسے لوٹ لیا اور عورتوں اور مردوں کو قید کر لیا گیا۔

چنانچہ اب کی بار حجاج بن یوسف نے اپنے بھتیجے محمد بن قاسم کی کمان میں فوج بھیجی۔ وہ سب سے پہلے مکران پہنچا یہاں کے گورنر نے اس کی بھرپور فوجی مدد کی۔ چنانچہ اب اس کی فوج میں غیر مسلموں کی بھی ایک بڑی تعداد شامل ہو گئی۔ یہ لوگ سندھ کی حکومت، جغرافیہ اور راجہ داہر کے بارے میں بہت کچھ جانتے تھے۔ اس کے علاوہ حجاج بن یوسف نے محمد بن قاسم کو چھ ہزار فوجی سپاہی جن کے ساتھ جنگ کا سامان وافر تھا بھیجے۔ اس فوج میں گھوڑے، اونٹ اور ان کے علاوہ جدید آلاتِ حرب میں پانچ منجنیقیں بھی شامل تھیں۔ منجنیق کے ذریعے دشمن کے قلعوں پر بھاری پتھر آسانی برسائے جا سکتے تھے۔ سب سے بڑی منجنیق کا نام ''عروس'' تھا۔

PERFECT24U.COM

۷۱۲ عیسوی میں محمد بن قاسم اپنی افواج کے ساتھ دیبل پہنچا۔ یہاں برہمنوں اور راجپوتوں کا شدید پہرہ تھا۔ مسلمان فوج اور دیبل کے محافظوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ پھر محمد بن قاسم نے ''نیرون'' جسے اب حیدر آباد کہا جاتا ہے کا رخ کیا۔ اس کے بعد سہون اور پھر سیسام کی طرف چلا۔ اس کے بعد اسے ''راوار'' میں نہ صرف ہندو راجاؤں بلکہ راجہ داہر سے بھی مقابلہ کرنا پڑا۔ لیکن یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ ''راوار'' کی عظیم فتح کے بعد محمد بن قاسم ''برہمن آباد'' کی طرف بڑھا پھر ''ملتان'' اور ملتان سے ''سکا'' پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس طرح راجہ داہر کی پوری سلطنت مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی۔ اور ۷۱۶ عیسوی میں محمد بن قاسم نے برصغیر پاک و ہند میں اسلام کا پرچم لہرا دیا۔

ملتان کے بعد محمد بن قاسم نے دیپالپور جو کہ دریا کے کنارے ایک بڑا قلعہ تھا کو بھی فتح کر لیا۔ پھر یہاں سے قنوج کی سرحد کو پہنچ گیا۔ یہاں کے شہزادوں اور راناؤں نے اسلام کی اطاعت قبول کر کے خراج و محصول ادا کرنا قبول کر لیا۔ ملتان میں محمد بن قاسم کو بہت بڑا خزانہ ہاتھ لگا جس میں بے پناہ مال و دولت کے علاوہ سونا شامل تھا۔ یہ سب مال و متاع اس نے دیبل کی بندرگاہ کے ذریعے عراق روانہ کر دیا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

سندھ میں اسلامی حکومت:

محمد بن قاسم نے اپنی فتوحات کے دوران عظیم اسلامی روایات پر عمل کیا۔ لشکرِ اسلام نے ہندوؤں کے مندروں اور عبادت گاہوں کو بالکل بھی نقصان نہ پہنچایا۔ وہ لوگ جنہوں نے ان کی اطاعت قبول کر لی تھی ان کے علاقوں کو تباہ نہ کیا اور نہ ہی لوگوں کو قتل کیا۔ اس رواداری کے باعث کئی لوگ مسلمان ہو گئے۔

حجاج بن یوسف کے فرمان کے مطابق محصول اور ٹیکس دینے والے لوگوں کو حق زندگی دیا گیا۔ مسلم حاکموں نے سندھ کے نظام کو نہ بدلا اور لوگوں کو ان کے اعلیٰ عہدوں پر برقرار رکھا۔ بلکہ انہی کے تجربات سے اور اثرورسوخ سے فائدہ اٹھایا۔ ٹیکس اور جزیہ پر برہمن افسروں کو مقرر کیا۔

سندھ کی برہمن ہندو حکمران عوام سے دلچسپی اور ہمدردی کا کوئی جذبہ نہ رکھتے تھے اسی باعث مقامی لوگوں نے اور چھوٹی ذاتوں نے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔

محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ اور اس کے مقرر کردہ حاکموں اور گورنروں نے اپنے علاقوں میں مساجد اور اس کی آمدنی کے ذرائع بھی پیدا کیے۔ عدالتیں قائم کی گئیں اور قاضی مقرر کیے گئے۔ محمد بن قاسم کے اکثر سپاہیوں نے سندھ میں شادیاں کر لیں اور برسوں تک ہندو اور عرب مسلمان سندھ میں دوستانہ انداز اور امن کے ساتھ رہتے رہے۔ نئے دین اور ثقافت نے اس جگہ ایک نئی تہذیب کو رواج دیا۔

PERFECT24U.COM

محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات:

محمد بن قاسم ابھی دیگر فتوحات جاری رکھنا چاہتے تھے لیکن اسی دوران میں حجاج بن یوسف کا انتقال ہو گیا۔ خلیفہ ولید بن عبد الملک کی وفات کے بعد اس کی جگہ سلیمان بن عبد الملک خلیفہ بن گیا۔ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک اور حجاج بن یوسف کے درمیان جھگڑا تھا اور اسی مخالفت کی وجہ سے اس نے حجاج کے مقرر کردہ تمام گورنروں کو عہدوں سے ہٹا دیا اور انہیں قید خانے میں ڈال دیا۔ محمد بن قاسم بھی ان قیدیوں میں سے ایک تھا۔ محمد بن قاسم اسی قید کے دوران انتقال فرما گئے۔ جبکہ ابھی ان کی عمر صرف بائیس سال ہی تھی۔ سندھ باب الاسلام میں یہ خبر انتہائی دکھ اور رنج کا باعث بنی۔ اس کے حسن سلوک سے متاثر عوام زار و قطار روئے۔ سندھ کی تاریخ میں محمد بن قاسم کی شخصیت ہمیشہ روشن مینار کی طرح جگمگاتی رہے گی۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

ii۔ کن واقعات کے باعث سندھ کی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا؟

iii۔ سندھ کی فتح پر نوٹ لکھیں۔

iv۔ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی لکھیں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کون تھے؟

ii۔ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کس عمر میں اور کس جگہ واقع ہوئی؟

PERFECT24U.COM

iii۔ حجاج بن یوسف کون تھا؟

iv۔ راجہ داہر کون تھا؟

v۔ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی فوج کے پاس کتنی منجنیقیں تھیں؟ سب سے بڑی منجنیق کا نام لکھیں۔

vi۔ سندھ کس خلیفہ کے عہد میں فتح ہوا؟

vii۔ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کا طرزِ حکومت کیسا تھا؟

۳۔ خالی جگہ پر کریں۔

i۔ محمد بن قاسم ________ کے شہر میں ۷۵ ہجری میں پیدا ہوئے۔

ii۔ ________ کی عمر میں وہ دمشق کی فوج میں ملازم ہو گئے۔

iii۔ حجاج بن یوسف ________ کے گورنر تھے۔

iv۔ ________ کے زمانے میں پہلی دفعہ ہندوستان تک پہنچنے کی کوشش کی گئی۔

v۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ________ نے سیستان کو فتح کیا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

vi۔ سندھ کا علاقہ بنجر اور __________ تھا۔

vii۔ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی فوج میں __________ فوجی شامل تھے۔

۴۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی کمان میں فوج سب سے پہلے پہنچی۔

(ا) سندھ میں (ب) مکران میں (ج) سیستان میں (د) اروڑ میں

ii۔ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی فوج میں سب سے بڑی منجنیق کا نام تھا۔

(ا) عرس (ب) عریس (ج) عروسہ (د) عروس

iii۔ دیبل میں شدید پہرہ تھا۔

(ا) راجاؤں کا (ب) راناؤں کا (ج) برہمنوں کا (د) چھوٹی جاتیوں کا

iv۔ خلیفہ ولید بن عبد الملک خلیفہ تھا

(ا) عباسی (ب) فاطمی (ج) اموی (د) علوی

PERFECT24U.COM

v۔ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے "نیرون" فتح کیا جسے بعد میں ______ کا نام دیا گیا۔

(ا) قاسم آباد (ب) جیکب آباد (ج) حیدر آباد (د) کریم آباد

سرگرمی برائے طلبہ/طالبات

"محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم مسلمان فاتح" کے موضوع پر تقریر تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

سندھ میں اسلام کی آمد اور مسلمان فاتحین کے حسنِ سلوک پر طلبہ/طالبات کی معلومات بڑھائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

بو علی سینا

تعارف اور حالات زندگی:

بو علی سینا ایک نامور حکیم، ماہر حیاتیات و طبیعیات تھے۔ ان کا پورا نام شیخ حسین بن عبد اللہ بن علی سینا تھا۔ وہ ۹۸۰ء کو بخارا کے ایک قصبے "خرثین" میں پیدا ہوئے۔ ان کے نام کے ساتھ "سینا" کا جزو ان کے آباء و اجداد کے نام پر تھا۔ ان کی پیدائش کے کچھ عرصے بعد ان کا خاندان بخارا آ گیا۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم رواج کے مطابق حاصل کی۔ یہاں انہوں نے قرآن حفظ کیا اور بہت سی کتب پڑھیں۔ دس برس کی عمر تک اتنا علم حاصل کر لیا تھا کہ لوگ حیرت کا شکار ہو جاتے تھے۔

ابتدائی تعلیم:

بو علی سینا کے والد علم وفن کو دوست رکھنے والے تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو ایک ریاضی دان محمود مساح کے سپرد کیا جو پیشہ کے اعتبار سے سبزی فروش تھے۔ ان سے تعلیم و تربیت کے دوران ہی علم وفن کے ایک بڑے استاد جو فلسفہ اور منطق کے ماہر تھے ابو عبد اللہ ناتلی بخارا آئے چنانچہ آپ کے والد نے انہیں ان کے پاس تعلیم کے لیے بھیجنا شروع کر دیا۔

PERFECT24U.COM

ابو عبد اللہ ناتلی ایک مشہور اور قابل فلسفی تھے لیکن وہ اپنے شاگرد کی ذہانت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ انہی کے زیر سایہ بو علی سینا نے "اقلیدس" اور "مجسطی" مشہور فنی کتابوں کی تعلیم حاصل کی۔ شاگرد کے ذوق اور ذہانت کے غیر معمولی جوہر دیکھ کر استاد نے انہیں کتابیں خود سے پڑھ کر سمجھنے کی تلقین کی۔ بو علی سینا نے جب خود سے فلسفہ اور منطق کی کتب کا مطالعہ کیا تو وہ اپنی کوشش اور مطالعے سے ان نکات کو بھی سمجھ گئے جنہیں ان کے استاد نہ سمجھا پائے تھے۔ اس دوران انہوں نے ہر مسئلہ کا حل نکالنے سے پہلے وضو کر کے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی آپ جب بھی کسی مسئلے پر غور و فکر کرتے تو وہ مسئلہ خود بخود ان کی سمجھ میں آ جاتا اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے علم کے دروازے ان پر کھلتے چلے گئے۔

فلسفہ کے بعد بو علی سینا نے علم طب کی طرف توجہ دی۔ یہاں بھی انہوں نے طب سے متعلقہ کتب کا مطالعہ خود ہی کیا اور طب کے ماہر ہو گئے حتیٰ کہ اپنا مطب کھول لیا اور دور دور سے علماء و فضلاء بھی ان سے استفادہ کے لیے آنے لگے۔

علمِ طب کے بعد انہوں نے علم فقہ کا مطالعہ شروع کر دیا اس وقت ان کی عمر صرف سولہ سال تھی۔ انہوں نے مطالعے کی رفتار اور بھی تیز کر دی اور منطق اور فلسفے کی کتب کو پھر سے پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ پوری پوری رات کتب کے مطالعے میں مصروف

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

رہتے اور دن کو بھی مطالعہ کرتے تھے۔ مطالعے میں جتنے بھی مسائل انہیں پیش آتے تو وہ نماز کے بعد دعا مانگتے یہاں تک کہ مسئلہ کا حل ان پر واضح ہو جاتا۔ ایک مرتبہ ایک کتاب کا مطالعہ کرنے کے باوجود انہیں کتاب سمجھ میں نہ آئی۔ انہوں نے اس کتاب کو چالیس مرتبہ پڑھا حتیٰ کہ اس کتاب کے مضامین اور مسائل انہیں حفظ ہوگئے لیکن پھر بھی ان کی سمجھ میں نہ آسکے۔ ایک روز انہوں نے مشہور فلسفی ابونصر فارابی کی ایک کتاب خریدی اس کا مطالعہ کیا تو ان کے تمام مسائل حل ہوگئے۔

بوعلی سینا کے علم وفضل کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تھی۔ ایک مرتبہ سلطان نوح بن منصور ساسانی بہت سخت بیمار ہو گیا، مختلف حکیموں نے علاج کیا مگر شفاء نہ ہوئی۔ چنانچہ بوعلی سینا کو بھی علاج کے لیے بلایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بادشاہ کو شفاء ہوگئی۔ اور اس نے خوش ہو کر بوعلی سینا کو اپنے دربار میں شامل کر لیا۔ بادشاہ نے بوعلی سینا کو شاہی کتب کے مطالعے کی اجازت بھی دے دی اس طرح بوعلی سینا نے کتب خانے سے بھرپور استفادہ کیا اور تقریباً تمام علوم وفنون میں مہارت حاصل کرلی۔

سلسلہ تصنیف وتالیف:

PERFECT24U.COM

بوعلی سینا نے فلسفہ، منطق، علم طب، علم فقہ کے علاوہ شعر وادب اور دیگر موضوعات پر بھی کتب لکھیں۔ بعض کتب آپ نے عزیز واقارب کی فرمائش پر بھی لکھیں۔ مثلاً آپ کے ہمسائے میں ایک علم عروض کے ماہر رہتے تھے انہوں نے بوعلی سینا سے علم عروض کے فن پر کتاب لکھنے کو کہا۔ آپ نے نہ صرف کتاب انہیں لکھ کر دی بلکہ اس کا انتساب بھی انہی کے نام پر کر دیا۔

اسی طرح آپ نے فقہ کی کتاب "الحاصل والمحصول" جو کہ بیس جلدوں پر مشتمل تھی کو ایک فقیہ کے کہنے پر لکھا۔

بوعلی سینا کی اصل شہرت کا سبب ان کی دو کتابیں ہیں۔

۱۔ القانون فی الطب

۲۔ کتاب الشفاء

القانون فی الطب:

القانون فی الطب علم تشریح الاعضا، منافع الاعضاء اور علم العلاج پر مشتمل ایک بہترین اور مستند کتاب ہے۔ یہ

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی پہلی جلد میں جسمانی اعضاء اور ان کے وظائف کی مکمل تفصیل ہے۔ جبکہ کتاب کی دوسری جلد میں دواؤں کے خواص ، جڑی بوٹیوں کے اثرات ، خواص اور تجربات بتائے گئے ہیں۔ تیسری اور چوتھی جلد میں انسان کو لاحق ہونے والے امراض بیان کیے گئے ہیں جبکہ آخری جلد میں مختلف بیماریاں اور ان کا علاج بتایا گیا ہے۔

کتاب الشفاء:

کتاب الشفاء میں بوعلی سینا نے علم کیمیا پر مشاہدات، تجربات اور نظریات بیان کیے ہیں اس کے علاوہ فلسفہ ، حکمت اور فن موسیقی پر بھی مضامین لکھے ہیں۔ اس کے علاوہ علم ریاضی اور علمِ حیاتیات پر بھی مضامین لکھے ہیں۔

بوعلی سینا نے ہر موضوع اور ہر علم پر کتابیں تحریر کیں۔ ان کتابوں کی تعداد سو سے زیادہ ہے۔ ان کی کتابوں میں لسان العرب ، مقالہ فی الاجرام السماویہ ، کتاب البروالاثم ، کتاب النجاۃ ، کتاب الارصادالکلیہ ، کتاب المجموع وغیرہ شامل ہیں۔

علم کیمیا میں بوعلی سینا کا نظریہ یہ تھا کہ کسی بھی دھات کو کیمیاوی عمل کے ذریعے سونے میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔
بوعلی سینا ایک ماہر نفسیات بھی تھے۔ فن طب میں علم النفس کو سب سے پہلے بوعلی سینا نے ہی متعارف کروایا۔ بوعلی سینا کے مطابق انسانی جذبات کا تعلق دل کی بناوٹ سے ہے۔ دشمنی، بزدلی اور بخیلی وغیرہ کو طبی طریقوں سے دور کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے روشنی کی رفتار اور اس کی حد کا نظریہ پیش کیا۔

یورپ میں بوعلی سینا کی کتب کی پذیرائی:

یورپ نے بوعلی سینا کی کتب کی بہت زیادہ قدر کی۔ ان کی کتب کو عربی سے یورپی زبانوں میں ترجمہ کر کے اسے طب، کیمیا اور طبعیات میں بھرپور استعمال کیا۔ اور ایک عرصہ تک القانون فی الطب یورپ کے طبی کالجوں کے نصاب میں شامل رہی۔ اس کتاب کے لاطینی اور فرانسیسی میں بھی تراجم کیے گئے۔ جدید طب کی بنیاد اسی کتاب پر رکھی گئی ہے۔ بوعلی سینا کی کتب تقریباً آٹھ صدیوں تک یورپ کی درسگاہوں میں پڑھی جاتی رہی ہیں۔

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

عادات و اخلاق:

بو علی سینا نہایت عمدہ عادات و اخلاق کے مالک تھے۔ وہ ایک مستقل مزاج اور جفاکش انسان تھے۔ وہ سنجیدہ اور مضبوط ارادے کے مالک تھے۔ انہیں علم و فن سے گہری دلچسپی تھی آپ دن رات کتب کے مطالعے میں مصروف رہتے۔ وہ ایک خاموش طبع اور قناعت پسند انسان تھے۔ امراء اور بادشاہوں سے تعلق رکھنے کے باوجود انہوں نے حرص و طمع کو کوئی جگہ نہ دی اور نہ ہی کبھی عیش و عشرت کے حصول کی خواہش کی۔ تمام عمر مطالعہ اور تصنیف میں مشغول رہے۔ اگرچہ وہ بادشاہوں کے قریب رہے مگر ہمیشہ باوقار رہے۔

وفات:

بو علی سینا کی وفات مرض قولنج سے ہوئی۔ مرض الموت میں مبتلا ہونے کے باوجود وہ ذرا نہ گھبرائے۔ سب سے پہلے غسل کر کے جسمانی طہارت حاصل کی اور توبہ و استغفار شروع کر دی۔ گھر میں موجود تمام مال و دولت کو فقیروں اور حاجت مندوں میں تقسیم کر دیا اور غلاموں کو آزاد کر دیا اور شب و روز قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف رہتے یہاں تک کہ پیغام اجل آ گیا۔ موت کے وقت اس کی عمر ۵۸ سال تھی۔ اپنی وفات سے پہلے انہوں نے اپنے دوست سلطان ابو سعید صوفی کو وصیت کی کہ

PERFECT24U.COM

"اے میرے عزیز دوست یہ میری وصیت یاد رکھنا اول و آخر اللہ تعالیٰ کو ہی یاد رکھو۔ نماز پڑھتے ہوئے نہایت ادب سے کھڑے ہو۔ نماز سب سے بہتر حرکت ہے اور روزہ سب سے زیادہ سکون اور اطمینان بخشنے والا ہے سب سے زیادہ فائدہ مند نیکی صدقہ دینا ہے اور سب سے زیادہ ضائع ہونے والا عمل ریا کاری اور نمود و نمائش ہے۔ اے دوست یاد رکھو! بحث و مباحثہ میں مشغول رہنے سے نفس کا زنگ دور نہیں ہو سکتا۔ بہترین عمل وہ ہے جو خلوص نیت سے کیا جائے اور بہترین نیت وہ ہے جو صحیح علم سے پیدا ہو۔ غذا صاف، سادہ اور صرف اتنی مقدار میں ہونی چاہیے کہ زندگی باقی رہے۔ عبادات کی پابندی میں خلل نہ آئے، ہمیشہ جسمانی عبادت کی پابندی کرنی چاہیے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i۔ بوعلی سینا کا تعارف اور حالات زندگی کے بارے میں لکھیں۔

ii۔ بوعلی سینا کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں مفصل نوٹ لکھیں۔

iii۔ بوعلی سینا کی تصنیف و تالیف کی تفصیل لکھیں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ بوعلی سینا کا نام کیا تھا؟

ii۔ بوعلی سینا کس وجہ سے مشہور ہوئے؟

iii۔ بوعلی سینا نے کن اساتذہ سے علم وفن کی تعلیم حاصل کی؟

iv۔ بوعلی سینا نے کس مرض میں وفات پائی؟

v۔ بوعلی سینا نے کس سلطان کا علاج کیا؟

vi۔ بوعلی سینا کی دو مشہور کتابوں کے نام لکھیں۔

vii۔ القانون فی الطب کس علم کی کتاب ہے۔

viii۔ کتاب الشفاء کا موضوع کیا ہے؟

ix۔ بوعلی سینا نے اقلیدس اور مجسطی کی کتب کس مشہور فلسفی سے پڑھیں؟

۳۔ خالی جگہ پر کریں۔

i۔ بوعلی سینا ایک نامور حکیم، ماہر ________ وطبیعات تھے۔

ii۔ ان کے نام کے ساتھ ________ کا جزو ان کے آباء و اجداد کے نام پر تھا۔

iii۔ ________ برس کی عمر میں وہ بہت زیادہ علم حاصل کر چکے تھے۔

iv۔ بوعلی سینا نے ریاضی دان ________ سے علم ریاضی کی تعلیم حاصل کی۔

v۔ فلسفہ کے بعد بوعلی سینا نے ________ کی طرف توجہ دی۔

vi۔ علم فقہ کے مطالعہ کے وقت ان کی عمر صرف ________ تھی۔

perfect24u.com
PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE
perfect24u.com

perfect24u.com

vii۔ کسی بھی قسم کے مسئلہ کے حل کے لیے بوعلی سینا __________ کے بعد دعا مانگتے۔

viii۔ بوعلی سینا نے علم عروض پر کتاب اپنے __________ کے کہنے پر کی۔

ix۔ بوعلی سینا کی کتب کی تعداد قریباً __________ کے قریب ہے۔

x۔ بوعلی سینا کی کتب __________ صدیوں تک یورپ میں پڑھائی جاتی رہیں۔

۴۔ درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ بوعلی سینا کا اصل نام تھا۔

(ا) احمد (ب) حسین (ج) علی (د) حسن

ii۔ ابوعبداللہ ناتلی ایک تھا۔

(ا) فقیہ (ب) مفسر (ج) محدث (د) فلسفی

iii۔ نوح بن منصور کا علاج کیا۔

(ا) بوعلی سینا نے (ب) فارابی نے (ج) ابوعبداللہ ناتلی نے (د) کندی نے

PERFECT24U.COM

iv۔ الحاصل والمحصول کا تعلق ہے۔

(ا) حدیث سے (ب) تفسیر سے (ج) فلسفہ سے (د) فقہ سے

v۔ ”کسی بھی دھات کو کیمیاوی عمل کے ذریعے سونے میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا“ نظریہ ہے۔

(ا) بوعلی سینا کا (ب) فارابی کا (ج) ارسطو کا (د) جابر بن حیان کا

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

طلبہ / طالبات بوعلی سینا کے علاوہ بھی پانچ مسلمان سائنسدانوں کے نام پڑھیں اور ان کے کارنامے جاننے کی کوشش کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ / طالبات کو مسلم علماء و سائنسدانوں کے حالاتِ زندگی پر مضامین لکھنے کو دیں اور ان کی اشاعت کا اہتمام کریں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کا اصل نام قطب الدین احمد تھا۔ ولی اللہ کا خطاب انہیں ان کے والد گرامی کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ آپ کے والد کا نام شاہ عبد الرحیم تھا۔ وہ اپنے زمانے کی ایک بزرگ شخصیت اور بہت بڑے عالم دین تھے۔ شاہ ولی اللہ ۲۱ فروری ۱۷۰۳ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنے والد سے پندرہ سال کی عمر میں ہی اپنی ابتدائی رسمی تعلیم مکمل کر لی۔ وہ اس قدر ذہین اور محنتی طالب علم تھے کہ اپنی تعلیم کے اختتام کے فوراً بعد ہی وہ مدرسہ رحیمیہ میں بطور استاد مقرر ہوئے۔ اپنے والد شاہ عبد الرحیم کی وفات کے بعد ہی آپ نے وہاں تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور تقریباً بارہ سال تک اس فریضہ کو بخوبی انجام دیتے رہے۔

حج کی ادائیگی:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۳۰ء میں حج کی ادائیگی اور مزید تعلیم کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ خوش قسمتی سے وہاں انہیں اپنے زمانے کے بہترین علماء سے علم حاصل کرنے کا موقع ملا۔ مدینہ منورہ میں وہ شیخ ابو طاہر بن ابراہیم کے پاس تعلیم و تربیت حاصل کرتے رہے۔ حرمین میں قیام اور علم و تربیت نے ان کی قابلیت اور روشن ضمیری میں اور اضافہ کر دیا۔ تقریباً چودہ ماہ حجاز مقدس میں رہنے کے بعد ۹ جولائی ۱۷۳۲ء کو دہلی واپس آ گئے اور ایک دفعہ پھر سے مدرسہ رحیمیہ سے منسلک ہو گئے۔

PERFECT24U.COM

تصنیف و تالیف کتب:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زیادہ تر کتب عربی اور فارسی زبانوں میں تصنیف کیں تا کہ پڑھے لکھے لوگ انہیں سمجھیں اور آگے پھیلا سکیں اور عام لوگوں میں بھی انہیں مقبول بنائیں۔ انہوں نے ایک استاد اور معلم کی حیثیت سے اپنا پیغام پر امن طریقے سے پھیلایا۔ انہوں نے تقریباً پچاس کے قریب کتب لکھیں۔

کتب کی تصنیف کے ساتھ ساتھ انہوں نے علماء کی تربیت کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ اور دہلی میں اپنے مدرسہ کی چند اور شاخیں کھولیں۔ اس طرح سے ان کے تصورات اور تعلیمات کے لیے نشر و اشاعت کی راہیں مزید ہموار ہوتی چلی گئیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

شخصیت و دینی خدمات:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ایک غیر متنازعہ عالم دین اور محدّث تھے۔ وہ قرآن و حدیث کے علوم میں گہری سمجھ، وسعت نظر اور گہرا مطالعہ رکھتے تھے۔ انہوں نے حقیقت پسندی سے اسلامی تعلیمات کو سمجھا اور سمجھایا۔ وطن کے اندر کی صورت حال نے انہیں سخت متاثر کیا اور انہوں نے وقت کی نزاکت کو سمجھا کہ اب مناسب ترین وقت ہے کہ نئے سرے سے اسلام کی تشریح کی جائے اور خود مسلمانوں کے اندر اسلامی اقدار اور روایات کو مقبول بنایا جائے۔

۳۸-۱۷۳۷ء میں انہوں نے روایتی علماء کی بیزاری کے باوجود قرآن مجید کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا۔

سیاسی خدمات:

برصغیر میں مسلمانوں کے سیاسی غلبہ کی تنزلی نے بہت سے مسلم رہنماؤں کو اصلاحِ معاشرہ کی طرف راغب کیا۔ وہ شخصیت جس نے پہلے پہل مسلمانوں کی قوت کی تباہی کے اسباب کی طرف توجہ دلائی وہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ وہ ایک تعمیری سوچ رکھنے والے مفکر تھے۔ ان کے خیال کے مطابق کسی قوم کی تعمیر نو کے لیے حکومت ایک لازمی ذریعہ ہے۔

PERFECT24U.COM

اپنی زندگی کے دوران شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم معاشرے کے اندر روح پھونکنے یا مغل سلطنت کو تباہی سے بچانے کی بھرپور کوشش کی۔ مسلمان احمد شاہ ابدالی اور نجیب الدولہ کی سربراہی میں مرہٹوں پر قیامت بن کر ٹوٹے۔

آپ کی تعلیمات نے برصغیر میں موجود خطرات کے ساتھ ساتھ مستقبل میں آنے والے خطرات سے بھی مسلمانوں کو آگاہ کر دیا تھا۔ مسلم معاشرے پر آنے والے خطرات کا احساس دلانے کے لیے انہوں نے احمد شاہ ابدالی کو لکھا:

"اللہ تعالیٰ کی مشیت آپ سے تقاضا کرتی ہے کہ آپ عافیت کی زندگی ترک کر دیں، تلوار کھینچ لیں اور اس وقت تک اسے نیام میں نہ ڈالیں جب تک دین صادق اور کفر کے درمیان حد فاصل قائم نہ ہو جائے۔ کفار سزا نہ پا جائیں اور دوبارہ سر اٹھانے کے قابل نہ رہیں۔"

نجیب الدولہ، احمد شاہ (بادشاہ افغانستان) کے پنج ہزاری منصب دار تھے وہ اسلام اور مسلمانوں کے لیے اپنے اندر بے پناہ ولولہ اور ہمدردی رکھتے تھے۔ اسی لیے شاہ ولی اللہ نے انہیں مرہٹوں اور جاٹوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا۔ انہوں نے اس کے علاوہ اور بھی مسلم ریاستوں اور امراء سے برصغیر کے مسلمانوں اور اسلامی حکومت کے احیاء اور استقامت کے

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

لیے درخواست کی۔ اور یہ انہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ احمد شاہ ابدالی نے ۱۷۶۱ء میں پانی پت میں مرہٹوں سے جنگ کر کے انہیں شکست فاش دے دی۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اور جانشین:

شاہ ولی اللہ ۱۷۶۲ء میں شاہ عالم ثانی کے دور میں وفات فرما گئے۔ موصوف کی وفات کے نصف صدی کے اندر ہی وہ تمام خطرات ابھر آئے جن سے آپ نے اپنی زندگی میں ہی خبردار کر دیا تھا۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کے چار بیٹے شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر اور شاہ عبدالغنی میں سے شاہ عبدالعزیز کو ان کی تحریک کا قائد تسلیم کر لیا گیا۔ انہوں نے امتِ مسلمہ کو زوال سے نکالنے کے لیے فوری طور پر فتویٰ دیا کہ اب مسلمان چپ چاپ رہ کر ہر قسم کا رویہ تقدیر سمجھ کر سہنا بند کر دیں۔ انہوں نے اپنے بعد شاہ اسماعیل شہید، مولانا عبدالحی اور سید احمد شہید جیسے افراد چھوڑے جنہوں نے شاہ ولی اللہ کے نصب العین کو ہمیشہ آنکھوں کے سامنے رکھا۔

PERFECT24U.COM

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتب و تصنیفات:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن، حدیث، فقہ اور تفسیر کے موضوعات پر کثیر کتب تصنیف کیں۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حجۃ اللہ البالغہ ۲۔ خیر کثیر ۳۔ المصفٰی

۴۔ تفہیمات الٰہیہ ۵۔ قول جمیل ۷۔ فیوض الحرمین

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک نے مسلمانوں کے اندر دو قومی نظریے کو جنم دیا۔ انگریزوں نے آپ کے حامیوں کو ہر ممکن طریقے سے کچلنے کی کوشش کی لیکن پھر بھی مسلمانوں نے ہندوؤں اور اپنے درمیان فرق کو سمجھ ہی لیا۔ آپ ہی دراصل دو قومی نظریے کے بانی تھے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

ii۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ابتدائی تعلیم کس سے حاصل کی اور آپ نے کونسی دینی خدمات انجام دیں؟

iii۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی خدمات کو تفصیل سے ذکر کریں۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام کیا تھا؟

ii۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

iii۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کس عمر میں مدرسہ رحیمیہ میں درس و تدریس کا آغاز کیا؟

iv۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجاز مقدس میں کتنا عرصہ قیام کیا اور کیوں؟

PERFECT24U.COM

v۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے نجیب الدولہ کو خط میں کیا لکھا؟

vi۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کس زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا؟

vii۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف کے نام لکھیں۔

vii۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کن علوم کے عالم تھے؟

۳۔ خالی جگہ پر کریں۔

i۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام ____________ تھا۔

ii۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک نے مسلمانوں کے اندر ____________ کو جنم دیا۔

iii۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ میں شیخ ____________ کے پاس تعلیم و تربیت حاصل کی۔

iv۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ تر کتب عربی اور ________ زبانوں میں تصنیف کیں۔

v۔ مدرسہ رحیمیہ کی چند ذیلی شاخیں ____________ میں کھولی گئیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۴۔ درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i۔ مغل سلطنت کو تباہی سے بچانے میں کامیاب نہ ہوئے۔

(ا) شاہ عبدالرحیم (ب) شاہ ولی اللہ (ج) شاہ نجیب الدولہ (د) شاہ عبدالقادر

ii۔ شاہ ولی اللہ کی وفات ہوئی۔

(ا) ۱۷۶۲ء میں (ب) ۱۷۶۳ء میں (ج) ۱۷۶۴ء میں (د) ۱۷۶۵ء میں

iii۔ شاہ ولی اللہ کی مشہور کتاب کا نام ہے۔

(ا) مکاشفۃ القلوب (ب) کشف المحجوب (ج) حجۃ اللہ البالغۃ (د) تفہیمات

iv۔ شاہ عبدالرحیم نے مدرسہ ______ کی بنیاد رکھی۔

(ا) نعیمیہ (ب) بخاریہ (ج) سراجیہ (د) رحیمیہ

v۔ شاہ ولی اللہ ایک عالم دین ______ تھے۔

(ا) واعظ (ب) مفکر (ج) قاضی (د) لیڈر

vi۔ برصغیر میں مسلم رہنماؤں کو اصلاح معاشرہ کی طرف راغب کیا۔

(ا) انگریزوں نے (ب) اسلامی اقدار کی تنزلی نے

(ج) ہندوؤں کے سلوک نے (د) سیاسی غلبہ کی تنزلی نے

PERFECT24U.COM

سرگرمی برائے طلبہ / طالبات

طلبہ / طالبات کو لائبریری لے جا کر شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کا تعارف کرائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

اساتذہ طلبہ / طالبات کو پاکستان بننے سے قبل کی مسلم مفکر شخصیات کا تعارف پیش کریں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مصنفین کے بارے میں

مسز نوشابہ کھوکھر

آپ گزشتہ دس سال سے درس و تدریس میں مشغول ہیں۔ آپ نے ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ آج کل آپ یونیورسٹی آف فیصل آباد، فیصل آباد میں عربی زبان و ادب میں پی ایچ ڈی کر رہی ہیں۔ آپ نے کئی سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں تدریس عربی اور اسلامیات کے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔ آپ کو درس و تدریس اور تعلیم و تحقیق سے گہری وابستگی ہے۔ درسی کتب کے حوالے سے آپ کی یہ کاوش قابل ستائش ہے۔ اس کتاب میں شامل کردہ مواد کو بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آج کل آپ اسلام آباد ماڈل کالج برائے خواتین اسلام آباد میں فرائض منصبی ادا کر رہی ہیں۔

PERFECT24U.COM

مسٹر ندیم احمد

آپ گزشتہ تیرہ سال سے درس و تدریس میں مصروف ہیں۔ آپ نے ایم اے عربی زبان و ادب اور ایم اے اسلامیات کی ڈگریاں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کیں۔ تحقیق اور تدریس سے گہری دلچسپی ہے۔ آج کل آپ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول فیصل آباد میں تدریس عربی و اسلامیات کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com